دجال - امام مہدی

اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام



سید سبط سکندر نقوی حنفی نقشبندی مجددی

دجال - امام مہدی

اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام



سکندر نقشبندی

نام کتاب: دجال۔ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
تالیف: سکندر نقشبندی
ٹیلیفون: (001) 647 890 1317
sikander.naqshbandi@gmail.com
www.eislamicbooks.com
سرورق: سید حماد الرحمان - ٹورنٹو کینیڈا
پروف ریڈنگ: محترم امیر قادر ۔ مسی ساگا ۔ کینیڈا
تعداد:
سنِ طباعت: 2021ء
قیمت:

قارئین سے گذارش

کتاب کی پروف ریڈنگ میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو معذرت قبول فرمائیں اور نشاندھی فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست کی جاسکے۔ جزاکم اللہ خیراً

کتاب ملنے کیلئے رابطہ

مختار احمد (کراچی پاکستان) 0300-2380285
نفیس الحسن جیلانی (کراچی پاکستان) 0300-3512712
عبدالرشید خان (ورجینیا امریکہ) (001) 703-785-4737
منور نقوی (سڈنی آسٹریلیا) 0614-2490-4151
قیصر نقوی (ٹورنٹو کینیڈا) (001) 647-898-4640
سید عباد الرحمان (کیلگری AB کینیڈا) (001) 403-926-5171

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
i۔	تقریظ	
ii۔	عرض مؤلف	14
iii۔	مقدمہ	18
iv۔	مہدی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے	21
1۔	حضرت مہدی اور ملتِ جعفریہ	25
2۔	کیا دو مہدی تشریف لائیں گے؟	29
3۔	حضرت مہدی کس لئے آئیں گے	30
4۔	فتنے	33
5۔	حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات	36
6۔	مدینہ منورہ میں آگ کا نکلنا	37
7۔	پندرہ خصلتوں کا ارتکاب	38
8۔	پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا	40
9۔	مساجد کو سجانے کا بیان	40
10۔	سود عام ہو جائے گا	41
11۔	منافق بھی قرآن پڑھیں گے	41

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار

☆☆☆☆☆

تقریظ

مبلغِ اسلام، شیخ طریقت حضرت خواجہ مفتی ریحان ضیاء دامت برکاتہٗ

(فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور)

(خلیفہ مجاز حضرت صوفی مقبول احمد نقشبندی مدظلہٗ)

نحمد ہ و نصلی علی رسولہٖ الکریم و علی آلہٖ اصحابہٖ اجمعین

اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو مبعوث کیا اور ان کے ذریعہ سے امت کی راہنمائی فرمائی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ سے امت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے اسباب میسر آئے۔

جہاں آپ نے امت کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنے کی راہنمائی فرمائی وہاں اس راستے کے رہزنوں کی نشاندہی اور پیش آنے والے فتنوں سے بھی آگاہی فراہم کی ہے۔

یہ کتاب اس پہلو سے فتنوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ ہمارے بزرگ سکندر صاحب عزیز سلمہٗ نے بڑی محنت سے اس میں وہ احادیث جمع کی ہیں جنہیں دجال اور امام مہدی کے بارے میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں اور اس کتاب میں ان کی نشانیوں کے جن سے ان کو پہچانا جا سکے راہنمائی ملتی ہے۔

خاص کر کے حضرت مہدی کے بارے میں جو غلط تصور شیعہ حضرات نے پیش کیا ہے اس کا رد کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو خاص و عام کے لئے نفع بخش بنائے اور اللہ تعالیٰ سکندر صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(مفتی) ریحان ضیاء عفی عنہ
کیلگیری ۔ کینیڈا

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُ هٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤمِنُ

بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

اَنْفُسَنَاوَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مِنْ يَّهْدِ هِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ

لَهٗ وَ مِنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِ ىَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَ هٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّد نَا

وَسَنَدَ نَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُ هٗ وَ رَسُوْلُهٗ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ☆

اَمَّا بَعْدُ

فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ ۰

(صحیح بخاری)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰل اِبْرَاهِيْمِ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ☆

موجودہ دورانتہائی پُرفتن دور ہے، تمام دنیا کے مسلمان طرح طرح کے فتنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ مسلمان آج جتنے خطرناک حالات سے دوچار ہیں شاید اس سے پہلے کبھی ایسے نہ تھے۔ مسلمانوں پر اقتصادی، اعتقادی، علمی و عملی، ظاہری و باطنی حملوں کی یلغار ہے۔ سب سے خطرناک وہ فتنے ہیں جن کا تعلق اعتقادات سے ہے۔ ان میں دجال، امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق انتہائی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ کچھ لوگ تو یکسر ان کی آمد کا یا ان کی حقیقت کا انکار کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کے بعض اہل علم ان سے متعلق طرح طرح کے ایسے فلسفے پیش کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔

حق و باطل کا معرکہ قیامت تک چلتا رہے گا، خروج دجال انہی معرکوں میں سے ہوگا کہ ایک طرف مٹھی بھر مسلمان محصور ہوں گے اور دوسری طرف اس دور کا سب سے بڑا فتنہ اپنے لاؤلشکر کے ساتھ ان کا محاصرہ کئے ہوئے ہوگا۔ فتنہ دجال مسلمانوں کے لئے بہت بڑا فتنہ ہوگا، حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں فتنہ دجال سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا۔

اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ان کی اصل حقیقت قرآن، احادیث و سنت رسول ﷺ اور اقوالِ صحابہ کی روشنی میں پیش کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو سرخرو کرے، صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق عقائد رکھنے اور صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دجال کے خروج اور ظہور کا انتظار کئے بغیر اپنی اصلاح کرنے کی فکر نصیب فرمائے اور ہمارے دلوں کے فساد کی اصلاح فرما دے اور ہمیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

قارئین سے ایک گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب سے صحیح معنی میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کا سرسری مطالعہ نہ کریں۔ اس میں بعض جگہ قارئین کو لگے گا کہ مضمون کی تکرار ہے یعنی یہ غلطی سے نہیں ہے بلکہ قصداً رکھا گیا ہے تاکہ بات قارئین کی اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عطا، اس کے محبوبِ کبریا ﷺ کی محبت اور میرے شیخ طریقت پروفیسر ڈاکٹر حافظ منیر احمد خان دامت برکاتہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہیں اور جو خامیاں ہیں ان میں میری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے اور حقیقی معنوں میں دین کی سمجھ دے اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنا دے۔ آمین

﴿ وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَإِلَيۡهِ أُنِيۡب ﴾

(سورۃ ھود ۔ ۸۸)

اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

طالب دعا
سکندر نقشبندی (عفی عنہٗ)
یکم رمضان المبارک 1442ھ بروز بدھ
بمطابق 14/ اپریل 2021ء
کیلگیری ۔ کینیڈا
Tel: (001) 647 890 1317

Email: sikander.naqshbandi@gmail.com

مقدمہ

قیامت کا آنا ایک حقیقی امر ہے اور مسلمانوں کے ایمان کا لازمی جزء ہے۔ اس کے وقت کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے '' ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے'' دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ یسئلونک عن الساعہ ایان مرسٰھا. فیم انت من ذکراھا الیٰ ربک منتھٰھا ﴾ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کی منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے حدیث مبارکہ سے بھی یہ ثابت ہے کہ قیامت کے قائم ہونے کا علم اللہ کے رسول ﷺ کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبرائیل میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے چوتھا سوال پوچھا کہ بتایئے قیامت کب قائم ہوگی؟ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا! اس کے بارے میں پوچھا جانے والا، پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ قیامت کے قائم ہونے کے وقت کا علم نہ جاننے میں دونوں برابر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے بارے میں کچھ علامات بیان فرمائیں ہیں۔ ان میں بعض علاماتِ صغریٰ کہلاتی ہیں اور کچھ علاماتِ کبریٰ۔ علاماتِ صغریٰ معمول اور عادت کے مطابق ظاہر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے،

مثلاً لونڈیاں اپنی مالکوں کو جنیں گی اور لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلائیں گی، جب ننگے بدن تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ عالی شان عمارات پر شیخیاں بگھاریں گے تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ علم کم ہو جائے گا جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہو جائے گی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد اس حد تک بڑھ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر صرف ایک مرد نگران ہوگا۔ ان علامتوں کے ظاہر ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کی اس کے فوراً بعد قیامت آ جائے گی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری بعثت علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کی بعثت کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں اور اللہ جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

اس کے علاوہ بعض علامات کو علاماتِ کبریٰ کہا گیا ہے۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ نے ایک روایت میں دس علامتوں کا ذکر کیا ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ لوگ کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا قیامت کا: آپ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دس علامتیں نہ دیکھ لو۔

آپ ﷺ نے ان دس علامات کو بیان فرمایا:

۱۔ دھواں

۲۔ دجال

۳۔ دابۃ الارض

۴۔ سورج کا مغرب سے نکلنا

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول

۶۔ یاجوج وماجوج کا نکلنا

۷، ۸، ۹۔ زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا
(ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا عرب میں)

۱۰۔ ان سب کے آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کو محشر میں پہنچا دے گی۔ (مسلم شریف)

قیامت کی علامات میں امام مہدی کا ظہور اور ان کی خلافت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتداء میں نماز کا پڑھنا وغیرہ بھی شامل ہے۔ امام مہدی کا ظہور ان دس علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے ہوگا۔

حضرت امام سفارینیؒ لکھتے ہیں کہ قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں امام مہدی کا ظہور ہے۔

مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے تو بے شمار ہیں ان میں چند کے نام جو معلوم ہوسکے درج ذیل ہیں:

۱۔ ملا محمد اٹکی (ذکریوں کا مہدی)

۲۔ علی محمد باب (بہائی فرقہ کا مہدی موعود)

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی (قادیانی مرزائیوں کا مہدی، انہیں ایک دعویٰ سے تسلی نہیں ہوئی تو یہ کہا کہ حضرت عیسیٰؑ اور آخری نبی بھی یہی ہیں، اس کے علاوہ اور بھی دعوے ہیں)

۴۔ ریاض احمد گوہر شاہی (انجمن سرفروشانِ اسلام والوں کا مہدی)

۵۔ مہدی احمد بن کمال بلخی

۶۔ حمدان بن اشعث

۷۔ عبیداللہ مہدی

۸۔ حسین بن زکرویہ

۹۔ ابوسعید حسن بن بہرام جنابی قرمطی

۱۰۔ ابوطاہر سلیمان قرمطی

۱۱۔ سید محمد جونپوری (انڈیا)

۱۲۔ محمد بن عبداللہ تومرت

۱۳۔ محمود واحد گیلانی

۱۴۔ ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن ہاشم

۱۵۔ عبدالعزیز طرابلسی

۱۶۔ سید محمد نور بخش (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی)

۱۷۔ جلال الدین اکبر (مغل بادشاہ)

۱۸۔ احمد بن عبداللہ سلجاسی (اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی)

۱۹۔ احمد بن علی محیراثی

۲۰۔ محمد مہدی ازمکی

۲۱۔ محمد بن عبداللہ کرد (کردستانی)

۲۲۔ شہباز (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۲۳۔ صاف بن صیاد

۲۴۔ مختار بن ابو عبید ثقفی

۲۵۔ حارث کذاب

۲۶۔ مغیرہ بن سعید

۲۷۔ بیان بن سمان

۲۸۔ ابو منصور عجلی

۲۹۔ صالح بن ظریف

۳۰۔ بہاء فریدی زوزائی

۳۱۔ اسحاق اخرس

۳۲۔ استاد سیس

۳۳۔ ابو عیسیٰ اسحاق

۳۴۔ حکیم مقنع خراسانی

۳۵۔ عبداللہ بن میمون

۳۶۔ بابک بن عبداللہ

۳۷۔ احمد بن کیال

۳۸۔ علی بن محمد خارجی

۳۹۔ ابو سعید حسین بن بہرام

۴۰۔ ذکرویہ بن ماہر

۴۱۔ یحییٰ بن ذکرویہ

۴۲۔ علی بن فضل

۴۳۔ حامیم بن من اللہ

۴۴۔ محمد بن علی منصور

۴۵۔ عبدالعزیز باسندی

۴۶۔ ابو الطیب احمد بن حسین

۴۷۔ ابو علی منصور

۴۸۔ نوید کامرانی

۴۹۔ اصغر بن ابو الحسین

۵۰۔ ابو عبداللہ بن شباس

۵۱۔ حسن بن صباح

۵۲۔ رشید الدین ابوالحشر

۵۳۔ ابن ابی زکریہ

۵۴۔ حسین بن حمدان

۵۵۔ ابوالقاسم احمد بن قسی

۵۶۔ علی بن حسن شمیم

۵۷۔ عبدالحق بن سبعین

۵۸۔ احمد بن عبداللہ متشم

۵۹۔ عبداللہ راعی شامی

۶۰۔ اویس رومی (اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی)

۶۱۔ احمد بن بلال

۶۲۔ حاجی محمد فرہی

۶۳۔ بایزید ملحد

۶۴۔ احمد بن عبداللہ ساجماسی

۶۵۔ سباتائی سیوی

۶۶۔ محمد بن عبداللہ کرد

۶۷۔ میر محمد حسین مشہدی

۶۸۔ مرزا علی محمد

۶۹۔ ملا محمد علی

۷۰۔ زرین تاج

۷۱۔ مومن خون

۷۲۔ مرزا یحییٰ نوری

۷۳۔ بہاءالدین نوری

۷۴۔ محمد احمد مہدی سوڈانی

۷۵۔ شیخ عبداللہ نیازی (اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی)

حضرت مہدی اور ملت جعفریہ

یہ بات درست ہے کہ ملتِ جعفریہ بھی امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ جس مہدی کی آمد یا غار سے خروج کا نظریہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق وہ کوئی اور نہیں حضرت مہدی ہی ہیں جو دنیا میں عظیم انقلاب لے کر آئیں گے لیکن یہ دیکھنا ہوگا کہ جو پیشین گوئیاں رسولِ کریم ﷺ نے ان کے بارے میں کی ہیں وہ ان پر پوری اترتی ہیں یا نہیں۔ اس سلسلہ میں تقابلی جائزہ احادیث کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔

مہدی اہل اسلام کی نظر میں

۱۔ ان کا نام محمد ہوگا۔ (جامع ترمذی)

۲۔ باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔
(مصنف ابن ابی شیبہ)

۳۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔
(الاشراط الساعۃ للبرزنجی)

۴۔ وہ خلافت حاصل کرنے کو ناپسند کریں گے۔ (ابوداؤد)

۵۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔ (ابوداؤد)

۶۔ امام مہدی مدینہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوں گے۔ (نورالابصار)

۷۔ امام مہدی حسنی سید ہوں گے۔
(ابوداؤد)

۸۔ امام مہدی کے ساتھ کوئی خط و کتاب یا کوئی غیبتِ صغریٰ و کبریٰ کا معاملہ نہیں ہوگا۔

مہدی کا رافضی نظریہ

۱۔ اصول کافی میں باب ہے ''باب النھی عن لاسم'' کہ ان کا نام لینا منع ہے۔
(اصول کافی)

۲۔ ان کے والد کا نام حضرت حسن عسکری ہے۔

۳۔ ان کی والدہ کا نام نرجس ہے۔
(تاریخ ائمہ)

۴۔ وہ حکومت سازی کے لئے ہی آئیں گے۔ (چودہ ستارے)

۵۔ امام مہدی غار سے خروج کریں گے۔
(چہاردہ معصوم)

۶۔ امام مہدی سرمن رائے (عراق) جسے اب سامرہ کہتے ہیں۔ وہاں پیدا ہوئے۔
(چہاردہ معصوم)

۷۔ حضرت حسن امیر معاویہ کی بیعت کرنے کے بعد منصب امامت سے معزول ہو گئے تھے، لوگ انہیں مذل المومن کہتے تھے۔ (اصول کافی)

۸۔ خمینی صاحب کی کتاب الحکومت الاسلامیہ کے مطابق امام کے خفیہ پیغامات بھی حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔

۹۔ امام مہدی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئیں گے اور ان کی بیعت عام خانہ کعبہ میں ہوگی۔

(مجمع الزوائد)

۱۰۔ حضرت مہدی کی عمر ظہور و خلافت کے وقت چالیس سال ہوگی۔

(الحاوی للفتاویٰ)

احتجاج طبرسی کے آخری صفحات میں امام مہدی کی غیبتِ صغریٰ کا یہ حال لکھا ہے کہ چار حضرات نے یہ دعویٰ کیا کہ امام کی غیبت میں ان کے ساتھ ان کا سفارتی رابطہ قائم رہا ان چاروں میں آخری صاحب علی بن محمد سویری تھے جن کا انتقال ۳۲۹ھ میں ہوا۔

مطلب یہ ہے کہ امام حسن عسکری کے کم سن بیٹے مہدی نے غائب ہونے کے بعد اپنے چند خاص لوگوں کے ساتھ باضابطہ رابطہ جاری رکھا۔ اس رابطہ کو شیعہ حضرات غائبتِ صغرٰی کا نام دیتے ہیں۔ جبکہ آگے چل کر آخری معصوم امام نے مکمل طور پر سب سے اپنا تعلق توڑ کر بے رخی اختیار کر لی جسے غیبتِ کبریٰ کے نام سے لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

۹۔ امام سرمن رائے غار (عراق) سے خروج کریں گے ان کے ہاتھ پر حضرت محمد اور حضرت علی بھی بیعت کریں گے۔ (حق الیقین)

۱۰۔ اگر اس سامرہ کے غار سے آج ہی خروج ہو تو ان کی عمر ۱۲۰۰ (بارہ سو) سال سے زیادہ بنتی ہے۔

۱۱۔ امام مہدی کا ظہور مکمل حالتِ پردہ میں ہوگا جیسا کہ آدمی مکمل پردہ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''یخروج رجل من اھل بیتی فی الحرم '' حرم میں میرے اہل بیت میں سے مہدی کا ظہور ہوگا۔ (مستدرک)

۱۲۔ امام مہدی کا ظہور مسلمانوں کے ختم ہونے یا کم ہونے کے وقت نہیں ہوگا۔

۱۳۔ ظہور مہدی کے وقت لوگوں کی عمریں زیادہ یا کم ہونے کا احادیث میں کہیں تذکرہ نہیں کہ حضرت مہدی کی آمد پر عمریں دراز ہوجائیں گی۔

۱۴۔ یہ احادیث میں کہیں بھی مذکور نہیں کہ ظہور مہدی کے بعد کسی خاص طبقہ کے ہاں ہر سال ایک لڑکا پیدا ہوگا۔

۱۵۔ ظہور مہدی کے وقت کسی خاص چشمہ کا جاری ہونا کہیں احادیث میں موجود نہیں۔

۱۶۔ ظہور مہدی کا سب سے پہلا کام شام کی طرف سے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے

۱۱۔ حق الیقین میں ملا باقر مجلسی بیان کرتے ہیں کہ امام قائم برہنہ حالت میں ظاہر ہوں گے، کھلے آفتاب کے سامنے اسی حالت میں آئیں گے اور ایک آواز لگانے والا کہے گا کہ یہ امیر المومنین ہیں۔

۱۲۔ دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے تب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔
(چودہ ستارے از نجم الحسن کراروی)

۱۳۔ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا اس وقت امام کے نور سے دنیا روشن ہوجائے گی ہر شیعہ کی عمر ہزار سال ہوگی۔ (انوار النعمانیہ بحوالہ شیعہ اور اسلام کا تقابلی مطالعہ)

۱۴۔ ظہور مہدی کے بعد ہر شیعہ کے ہاں ہر سال ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ (ایضاً)

۱۵۔ ظہور مہدی کے بعد کوفہ کی جامعہ مسجد سے گھی اور دودھ کے چشمے جاری ہوں گے۔ (ایضاً)

۱۶۔ جس وقت امام قائم حاضر ہوں گے تو ان کے سامنے سنی کفار کو پیش کیا جائے گا۔

ارادے سے آنے والے سفیانی لشکر کا مقابلہ کرنا ہے۔ (مستدرک حاکم)

۱۷۔ حضرت مہدی نبی کریم ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ (کنزالعمال)

سب سے پہلے وہ سنی علماء کو قتل کریں گے۔ (حق الیقین)

۱۷۔ جب امام مہدی آئیں گے تو نئی شریعت اور نئے احکامات جاری کریں گے۔ (بحوالہ انوار)

کیا دو مہدی دنیا میں تشریف لائیں گے؟

مذکورہ بالا تجزیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس مہدی کے بارے میں بتایا ہے وہ ملت جعفریہ والا مہدی نہیں ہے۔ شیعہ حضرات نے امام مہدی کی جن صفات کا ذکر کیا ہے وہ کوئی اور شخصیت ہیں۔ اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دو مہدی تشریف لائیں گی؟ ایک وہ جن کی صفات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور دوسرا جن کے بارے میں ملت جعفریہ کا عقیدہ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس سوال کا جواب نفی میں ہے کیونکہ ان دونوں فریقوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ مہدی تو دنیا میں ایک ہی آئے گا۔ لہٰذا یہ طے کرنا ہوگا کہ ان دونوں مہدیوں میں سے کون ایسا ہوگا جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرے گا اور مسلمانوں کی خوش حالی اور ترقی کا سبب بنے گا۔

حضرت مہدی کس کام کے لئے تشریف لائیں گے؟

امت میں اتحاد و اتفاق، اسلام کا غلبہ، ظلم کا خاتمہ، عدل و انصاف کا قیام اور اسلامی نظام کو دنیا میں نافذ کرنے کے لئے حضرت مہدی کا ظہور ہو گا۔ چنانچہ روایات میں ان امور کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر آخر زمانے سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ اس سے قبل ظلم سے بھری ہو گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں ایک شخص مہدی سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیاں اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ افراد بیعت کریں گے بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ بیعتِ خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہو گا یہاں تک کہ یہ لشکر جب مکہ اور مدینہ کے درمیان جب وادی بیداء میں پہنچے گا تو زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے کے بعد ایک قریشی نسل کا شخص جس کی ننھیال بنو کلب میں ہو گی (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست سے دو چار کرے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اس وقت کہا جائے گا، آج کے دن وہ شخص خسارے

میں رہا جو بنو کلب کی غنیمت سے محروم رہا (یعنی ان کے ہاتھ بے انتہا مالِ غنیمت حاصل ہوگا)۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابوالطفیلؓ محمد بن حنفیہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ حضرت علیؓ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ مہدی کا ظہور آخری زمانے میں ہو گا۔ اس وقت بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کی نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ ظہور مہدی کے وقت اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانیت اور الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ ہی کسی کو دیکھ کر مرعوب ہوں گے۔ خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کے برابر ہوگی۔ ان کی فضیلت ان کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر اردن کو عبور کیا تھا۔ حضرت محمد بن علیؒ (حنفیہ) نے مجمع سے پوچھا کہ تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ (مستدرک حاکم)

ذخیرہ احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی کچھ صفات حقیقت جاننے کے لئے عرض کی جاتی ہیں:

- وہ مردوں کو زندہ نہیں کریں گے۔
- کسی مرے ہوئے شخص کو حیات سے نواز کر جزا یا سزا نہیں دیں گے۔

- روضہ اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو توڑنے کا حکم نہیں دیں گے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور وزیروں کی توہین نہیں کریں گے۔
- ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبروں سے نکال کر ان کی توہین نہیں کریں گے۔
- وہ اہل حق کو ناحق قتل نہیں کریں گے۔
- دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت ان کی عمر مبارک چالیس سال ہوگی۔
- وہ شرعی پردے میں ظاہر ہوں گے، برہنہ ظاہر نہیں ہوں گے۔
- ان کا ظہور مکہ مکرمہ میں حرمِ کعبہ میں ہوگا۔
- وہ خود سے اپنے مہدی ہونے کا اعلان نہیں کریں گے۔

فتنے

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔ ان فتنوں میں بیٹھا ہونے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، چلنے والا سعی کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا تو وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ لہٰذا جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ پائے اور ٹھکانہ پائے تو وہیں پناہ لے لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس وقت ان میں دین پر ڈٹ جانے والا اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اعمال صالحہ میں جلدی کرو قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔ آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر اٹھے گا۔ اپنا دین و مذہب دنیا کے تھوڑے سے فائدے کے لئے بیچ دے گا۔ (صحیح مسلم)

آجکل مسلمان کچھ ایسے فتنوں کا شکار ہو رہے ہیں جن کا اثر مسلمانوں کے عقائد پر ہو رہا ہے، کچھ فتنے ایسے ہیں جن کا اثر ان کے اعمال پر ہو رہا ہے، کچھ

فتنے ایسے ہیں جو ظاہری جسموں کو متاثر کر رہے ہیں اور کچھ دلوں کو۔ مسلمانوں کے دل بزدلی، لالچ، بغض و کینہ و حسد سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان فتنوں نے معاشرتی نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ گھروں سے خیر و برکت اٹھ گئی ہے، کچھ گھرانے ایسے ہیں کہ جن کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے تفریق پیدا ہوگئی ہے۔ باپ و بیٹا ایک دوسرے کے لئے اجنبی بن گئے ہیں، ماں اور بیٹی میں پہلے جیسی الفت و محبت نہیں رہی ہے، تاجروں میں خود غرضی اور مال کی حرص پیدا ہوگئی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ان فتنوں کے بارے میں ہمیں پہلے سے ہی آگاہ فرما دیا تھا اور ان کے تدارک کے لئے حل بھی بتا دیا ہے۔ ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ ''فتنۂ دجال'' ہے، ہم اس فتنے کے قریب ترین پہنچ چکے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس کے بارے میں تفصیل سے اور کھلے الفاظ میں بیان کیا جائے اور لوگوں کو غفلت سے جگایا جائے۔

امت کو صحیح راہ دکھانا اور صراط مستقیم سے بھٹکانے والوں سے بچانا علماء کا فرض ہے۔ وہی اس لائق ہیں کہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور امت مسلمہ کو حالات کی سنگینی کا ادراک دلائیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس جدید دور میں سائنس کے بے انتہا ترقی کے باوجود سارے کے سارے اختیارات اسی ربِ کائنات کے پاس ہیں۔ اس کی بادشاہت میں نہ امریکہ شریک ہوسکتا ہے اور نہ کانا دجال۔ موت و حیات کا اختیار دنیا کے کسی خفیہ ادارے کو حاصل نہیں ہے۔ دنیا کی

آزمائشیں اور امتحانات سب وقتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی قربانیوں سے غافل نہیں ہے۔ ظالم کی رسی لمبی ہوتی دیکھ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس نے عرش کے مالک کو عاجز کر دیا۔ تمام تر طاقتیں اور اختیارات اللہ ہی کے پاس ہیں اور وہ حکمت والے ہیں۔ دنیا دارالامتحان اور دارالفتن ہے۔ اگر کوئی شخص فتنوں سے بچنا چاہے تو ناممکن نہیں ہے۔ بقول حضرت عمرؓ کے کہ وہ شخص جو کسی خاردار پگڈنڈی پر جا رہا ہو جس کے دونوں طرف کانٹوں بھری جھاڑیاں ہوں، جن میں فتنے چھپے بیٹھ ہوں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان جھاڑیوں سے بچتے بچاتے منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ سفر بھی جاری رکھنا ہے اور دامن کو بھی بچانا ہے کہیں کانٹوں میں نہ الجھ جائے۔ اس خوف سے بیٹھا بھی نہیں جا سکتا کہ کہیں کانٹے دامن نہ پکڑ لیں منزل پر پہنچنا ضروری ہے لیکن فتنوں سے محتاط رہتے ہوئے۔ ہم دنیاوی معاملات میں اتنا کھو گئے ہیں کہ قبرستان جا کر بھی ہمیں آخرت کا خیال نہیں آتا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا۔ لہٰذا تم فناء ہونے والی پر باقی رہنے والی پر ترجیح دو۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے ذریعہ دنیا کمائیں گے۔ یہ لوگوں کو دکھانے کے لئے زاہدوں کا لبادہ اوڑھے ہوں گے۔ ان کی زبانیں شکر

سے زیادہ میٹھی اور بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! کیا مجھے دھوکہ دیتے ہو؟ یا میرے اوپر ہی جرأت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم! ان لوگوں پر انہی میں سے ایسا فتنہ مسلط کر دوں گا کہ ان کے اہل عقل وخرد بھی حیران رہ جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور
رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں:

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء (صحابہ کرامؓ) بھول گئے ہیں یا ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں۔

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ کا ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے اور جس کو ماننے والوں کی تعداد تین سو یا تین سو سے زیادہ نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ تک کا نام بتایا تھا۔

(سنن ابوداؤد)

مدینہ منورہ میں آگ کا نکلنا:

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز میں ایک آگ نہ بھڑک اٹھے جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردن روشن کردے گی۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اس حدیث میں ایک آگ کا ذکر آیا ہے اس کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ اور دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا واقعہ پیش آچکا ہے۔ یہ آگ جمادی الثانی ۶۵۰ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ کی بعض وادیوں سے نمودار ہوئی اور تقریباً ایک مہینہ تک چلی۔ راویوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے ایک آگ نمودار ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ ایک پورا شہر ہے اور اس میں میں قلعہ اور برج کے کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں، اس کی لمبائی چار میل اور چوڑائی چار میل تھی۔ آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اسے شیشہ اور موم کی طرح پگھلا دیتا۔ اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کی موجوں جیسا جوش تھا۔ یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے اندر سے سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہیں۔ وہ آگ اسی کیفیت کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ پہنچی مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ منورہ آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں کو روشن کئے ہوئی تھیں۔ یہاں تک کہ حرمِ نبوی ﷺ اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی۔ لوگ رات کے وقت اس روشنی میں اپنا کام کاج کیا

کرتے تھے، بلکہ ان دنوں اس علاقے کے اوپر سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ گئی تھی۔

مکہ مکرمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ اس وقت وہ یمامہ اور بصریٰ میں تھے تو وہ آگ انہوں نے وہاں دیکھی۔ اس آگ کی عجیب خصوصیات یہ تھیں کہ یہ پتھروں کو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک بڑا پتھر تھا اس کا آدھا حصہ حرم نبوی کی حدود میں تھا اور آدھ حصہ حرم نبوی کے باہر تھا۔ آگ نے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حرم سے باہر تھا لیکن جب آگ اس حصہ تک پہنچی جو حرم میں تھا تو آگ ٹھنڈی پڑ گئی اور پتھر کا آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا۔ بصریٰ کے لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے اس آگ کی روشنی میں جو حجاز سے ظاہر ہوئی تھی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ: ابن کثیر)

پندرہ خصلتوں کا ارتکاب:

حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب میری امت پندرہ خصلتوں کا ارتکاب کرے گی تو ان پر بلائیں نازل ہوں گی۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سے افعال ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا!

۱۔ جب مالِ غنیمت کو دولت سمجھا جائے گا۔

۲۔ امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا۔

۳۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔

۴۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا۔

۵۔ آدمی اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا۔

۶۔ آدمی اپنے دوست پر احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا۔

۷۔ مساجد میں آوازیں بلند ہو جائیں گی۔

۸۔ قوم کا سب سے ذلیل آدمی ان کا حکمران ہو گا۔

۹۔ آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا۔

۱۰۔ شراب پی جائے گی۔

۱۱۔ مرد کثرت سے ریشم پہنیں گے۔

۱۲۔ گانے والیاں اور بجانے کے آلات کثرت سے ہوں گے۔

۱۳۔ اس امت کے بعد کا آنے والا طبقہ اپنے پہلوں پر لعنت کرے گا۔

۱۴۔ انتظار کرو سرخ آندھیوں کا اور زمین کے دھنس جانے کا۔

۱۵۔ چہروں کے مسخ ہو جانے کا۔

(ترمذی شریف)

پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا:

حضرت ابو سعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم ضرور پہلے لوگوں کی روش اور طریقے اختیار کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی اتباع میں اس میں داخل ہونگے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ پہلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا! تو اور کون (یعنی وہی)۔ (بخاری و مسلم)

مساجد کو سجانے کا بیان:

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگ مسجدیں میں ایک دوسرے کو دکھاوا نہ کرنے لگیں۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان)

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے، وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہوں گی۔ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بدترین طبقہ علماء سوُ (دنیا پرست علماء) کا ہوگا۔ انہی سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں واپس لوٹیں گے۔ (تفسیر قرطبی)

سود عام ہو جائے گا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ سود کھائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کہ تمام لوگ سود کھائیں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ان لوگوں میں سے جو شخص سود نہیں کھائے گا اس کو سود کا کچھ غبار (ضرور) پہنچے گا۔ (سنن ابوداوٗد، مسند احمد)

منافق بھی قرآن پڑھے گا:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں قرّا (قرآن کی تلاوت کرنے والے) بہت ہوں گے اور دین کی سمجھ رکھنے والے کم ہوں گے۔ علم اٹھالیا جائے گا، ہرج اور جاہلیت زیادہ ہو جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تمہارے درمیان قتل۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا۔ پھر ایک زمانہ آئے گا منافق، کافر اور مشرک مومن سے (دین کے معاملات کے بارے میں) جھگڑا کریں گے۔ (مستدرک حاکم، علامہ ذہبیؒ)

حضرت ابو عامر اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں جن باتوں کا اپنی امت میں خطرہ محسوس کرتا ہوں ان میں زیادہ خوف والی بات یہ ہے کہ ان کے لئے مال کی زیادتی ہو جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور آپس میں لڑیں گے۔ ان کے لئے قرآن کا پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ اس قرآن کو ہر نیک، فاسق و فاجر اور منافق پڑھے گا اور یہ لوگ فتنہ پھیلانے اور اس کی تاویل کی غرض سے اس کے ذریعہ مومن سے جھگڑا کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تاویل و تفسیر کوئی نہیں جانتا۔ (یعنی وہ آیات جن کا علم صرف اللہ کو ہے) اور وہ علم کے جاننے والے یوں کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے۔

خلافت ٹوٹ جائے گی:

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کر کے ٹوٹیں گی۔ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے بعد والی کڑی کو پکڑ لیں گے۔ ان میں سے سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ اسلامی نظام عدالت کی کڑی ہو گی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز ہو گی۔

(معجم الکبیر)

یعنی مسلمان جس چیز کو سب سے پہلے چھوڑیں گے وہ اسلامی عدالتی نظام ہو گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ٹوٹنے والی کڑی ''امانت''

ہوگی۔ حقوق، فرائض اور حدود اللہ یعنی اسلام کے عدالتی نظام سے متعلق احکامات اور یہ سب اسلامی خلافت کے تحت صحیح طور پر انجام پاتے ہیں۔ چنانچہ جو پہلی چیز اس امت سے اٹھے گی وہ خلافت ہوگی۔ جب خلافت اٹھ جائے گی تو اسلامی عدالتی نظام بھی ختم ہوجائے گا اور آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز ہوگی۔

دجال کی آمد کا انکار:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رجم (سنگسار) کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کریں گے اور ان لوگوں (یعنی گناہ گار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔ (فتح الباری)

علماء قتل کیئے جائیں گے:

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے! علماء پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب ان کو موت سرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔ تم میں سے کوئی اپنی بھائی کی قبر پر آئے گا اور یوں کہے گا کہ کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔ (مستدرک حاکم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! علماء پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا قتل ایسے کیا جائے گا جیسے چوروں کو قتل کیا جاتا ہے تو کاش اس وقت علماء جان بوجھ کرانجان بن جائیں۔

نئی نئی بیماریاں پھیلیں گی:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ O

(سورۃ الروم ۔ ۴۱)

خشکی و سمندر میں فساد پیدا ہو گیا لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے،
تا کہ اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کا کچھ مزا چکھائے اور وہ باز آجائیں۔

دنیا میں نئی نئی بیماریاں ظاہر ہوں گی جن کا لوگ علاج تلاش کریں گے۔ ممکن ہے انسانیت کے دشمن انسانوں پر ایسے وائرس سے حملہ آور ہوں جو کثیر تعداد میں لوگوں کی موت کا سبب بنیں۔ پھر ان کے علاج کے بہانے ایسے قطرے پلائے جائیں گے یا ایسے ٹیکے لگائے جائیں گے جو آگے چل کر مختلف بیماریوں کا سبب بنیں۔ اس وقت ایسے ہتھیار بنا لئے گئے ہیں جن کے ذریعہ فضا میں مختلف بیماریوں کے جراثیم پھیلائے جاسکتے ہیں جو کثیر تعداد میں ایک ساتھ لوگوں کو بیمار کر کے انہیں موت کے منہ میں پہنچا سکتے ہیں۔

وقت کا تیزی سے گزرنا:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے۔ چنانچہ سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر، دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ کھجور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔

(ابن حیان)

ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا:

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ہر قوم کا حکمران منافق نہیں بن جاتا۔

(معجم الاوسط)

حج کے موقع پر منیٰ میں قتل عام:

حضرت عمرہ بن شعیبؒ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ذوالقعدہ کے مہینہ میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہدہ شکنی ہوگی، چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتل عام اور خون خرابہ ہوگا۔ نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والے بھی بھاگ کر رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم پر جمع ہو جائیں گے اور وہاں

لوگ حضرت امام مہدی کو پہچان کر ان کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں گے۔ اگرچہ امام مہدی اس کو پسند نہیں کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو آپ کی گردن اڑا دیں گے۔ پھر آپ بیعت لینے پر راضی ہو جائیں گے، بیعت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کے برابر ہو گی۔ ان بیعت کرنے والوں سے زمین و آسمان والے خوش ہوں گے۔ (مستدرک حاکم)

ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کی وفات کے بعد اختلاف ہو جائے گا۔ خاندانِ بنی ہاشم کا ایک شخص اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا جائے گا لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی آخر الزماں ہیں ان کو گھر سے باہر نکال لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ ان کی بیعت کا سن کر شام سے ایک لشکر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہو گا چنانچہ یہ لشکر بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ان کے پاس عراق سے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے۔ پھر ایک شخص شام سے نکلے گا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہو گی وہ اپنا لشکر حضرت مہدی کے خلاف مقابلہ کے لئے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کو بھی شکست سے دو چار کرے گا جس کے نتیجہ میں ان پر آفت آئے گی۔ یہی بنو کلب کی جنگ ہے جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو بنو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر وہ (حضرت مہدی) خزانوں کہ منہ کھول

دیں گے اور مال تقسیم کریں گے اور اسلام دنیا میں مستحکم ہو جائے گا، وہ اس طرح سات یا نو سال رہیں گے۔ (مجمع الزوائد، طبرانی)

سنن ابو داؤد کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر حضرت مہدی وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔

ابدال: ابدال اولیاء کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستّر (۷۰) رہتی ہے۔ اس میں چالیس ابدال شام و عراق میں رہتے ہیں اور تیس ابدال باقی ممالک میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ جمع الجوامع میں حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ابدال نے جو درجہ پایا وہ بہت زیادہ نماز روزہ کی وجہ سے نہیں اور نہ عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں میں ممتاز کیا گیا ہے۔ بلکہ انھوں نے اتنا اعلیٰ درجہ سخاوت، نفس کشی، دریا دلی، سلامتی دل اور مسلمانوں کے لئے خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا۔

ایک اور حدیث میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جس شخص میں تین صفتیں یعنی رضاء بقضاء (تقدیر پر راضی رہنا)، ممنوعہ چیزوں سے مکمل بچنا اور اللہ کے دین کی خاطر غصہ کرنا پائی جائیں تو اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے۔ (مظاہر الحق جدید)

سفیانی کون ہے؟

حضرت عبداللہ بن قبطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حسن بن علیؓ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت حسنؓ نے فرمایا! اے ام المومنینؓ! آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ اردن، لبنان، فلسطین اور اسرائیل اس میں شامل تھے) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا، وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے حتیٰ کہ وہ ماں کے پیٹ میں موجود بچوں کو بھی وہ قتل کر دیں گے۔ اس انتشار کی صورت میں حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا یعنی (حضرت مہدی) اس کو پکڑنے کے لئے لشکر اس کی طرف روانہ ہوگا تو جب یہ مقامِ بیداء پر پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ سوائے ایک شخص کو جو لوگوں کو ڈرائے گا۔ (یعنی اطلاع دے گا)

1۔ حضرت امام مہدی

حضرت مہدی کا آنا حق ہے:

حضرت مہدی کا ظہور قربِ قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے جو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس کو غلط اور من گھڑت کہنا جیسا کہ بعض ناسمجھ لوگ کہتے ہیں غلط اور اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت مہدی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! ''ھُوَ حَقّ'' یعنی حضرت مہدی کا آنا یقینی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ وہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (مستدرک حاکم)

امام مہدی کا نام محمد اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر عبداللہ ہو گا۔ آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہو گی۔ آپ حضرت علی مرتضیٰؓ کے بیٹے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (کتاب الفتن للنعیم)

آپ کا حلیہ:

آپ کی چوڑی پیشانی ہو گی، لمبی ناک ہو گی۔ آپ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ آپ کے سر کے بال اگلے حصہ میں کم ہوں گے۔

حضرت مہدی کی حضرت حسن بن علیؓ کی نسل سے ہونے کی حکمت:

حضرت حسنؓ نے اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰؓ کی شہادت کے بعد حکومت سنبھالی تھی۔ اس وقت کے حالات میں مسلمانوں کے دو خلیفہ بن گئے تھے۔ عراق وحجاز وغیرہ میں حضرت حسن بن علیؓ اور شام اور اس کے قرب و جوار میں حضرت امیر معاویہؓ۔ چھ ماہ کی حکمرانی کے بعد سیدنا حسن بن علیؓ نے بغیر کسی دنیوی فائدے کے محض اللہ کی رضا کی خاطر حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں دست بردار ہو گئے تاکہ ایک شخص مسلمانوں کا حکمران ہو اور مسلمانوں میں اتفاق واتحاد پیدا ہو جائے۔ اس طرح آپس کی رنجش اور خونریزی سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کو دنیا میں یہ صلہ دیا کہ ان کی نسل سے قربِ قیامت میں ایک خلیفہ بنے گا جو پوری دنیا پر حکمرانی کرے گا اور دنیا کو عدل وانصاف اور مال و دولت کی برکتوں سے بھر دے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! (آخری زمانے میں) میری امت پر ان کے حکمرانوں کی طرف سے سخت مصیبتیں آئیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری نسل میں سے ایک شخص کو کھڑا کرے گا اس کی جدوجہد سے ایسا انقلاب برپا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی زمین جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی اسی طرح عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔ آسمان والے بھی اس سے راضی ہوں گے اور

زمین میں رہنے والے بھی۔ زمین میں جو بیج ڈالیں گے اس کو زمین اپنے پاس روک کر نہیں رکھے گی بلکہ اس سے جو پودا برامد ہونا چاہئے وہ برامد ہوگا (یعنی بیج کا ایک دانہ بھی ضائع نہیں ہوگا)۔ اسی طرح آسمان بارش کے قطرے ذخیرہ نہیں کرے گا بلکہ ان کو برسا دے گا۔ یہ مرد مجاہد لوگوں کے درمیان سات سال یا آٹھ سال یا نو سال زندگی گزارے گا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ اللہ کرنے والوں کو قتل کیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت علی المرتضیٰؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت مہدی مدینہ طیبہ میں پیدا ہوں گے اور وہیں ان کی تربیت ہوگی۔ مکہ مکرمہ میں ان کی بیعتِ خلافت ہوگی، بیعت کے وقت ان کی عمر مبارک چالیس سال ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہو گی۔ جس طرح صورت و سیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شباہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی اور نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

امام مہدی کے ظہور کا وقت:

خطہ ٔ عرب کے حالات خراب ہو جائیں گے۔ اس وقت خلیفوں کی اولاد میں سے تین افراد کعبہ اور اس کے خزانے پر قبضہ کرنے کے لئے آپس میں جنگ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک بیت اللہ پر قبضہ کرنے کا خواہاں ہو گا مگر کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ یہ بات عام ہو جائے گی تو اس وقت کعبہ کے قریب حضرت مہدی کی بیعت کی جائے گی۔

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تمہارے کعبہ کے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی خلیفہ کا بیٹا ہو گا مگر یہ خزانہ کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ پھر مشرق سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے۔ وہ تم کو اس طریقہ سے قتل کریں گے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے کوئی بات فرمائی جو مجھے یاد نہیں رہی۔ پھر فرمایا! جب تم اس (مہدی) کو دیکھو تو اس کی بیعت کر لو خواہ تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر جانا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم)

حضرت مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور مکہ میں ظاہر ہوں گے۔ ان کی تائید کے لئے مشرق (خراسان) سے لوگ آئیں گے جو ان سے بیعت کریں گے۔ ان کے جھنڈوں کا رنگ کالا ہو گا۔

حضرت مہدی کا احادیث مقدسہ میں ذکر:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہوگا جو میرے ہم نام ہوگا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابواسحاق سبیعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر ایک دن فرمایا! میرا یہ فرزند سید ہوگا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا اور وہ عادات میں ان کے مشابہ ہوگا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد ان کے عدل وانصاف کا ذکر کیا کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

(ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مہدی ہم میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ایک ہی رات میں اصلاح فرمادے گا۔

(مسند احمد)

حضرت زربن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص والئی نہ بن جائے جو میرا ہم نام ہوگا۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت سعید بن مسیّبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہؓ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ ہم نے امام مہدی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے۔ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (ابن ماجہ، سنن ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی۔ جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ جبکہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہو گی۔ ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تم اس لشکر میں شامل ہونا جو خراسان (افغانستان) سے آئے گا۔ (ابن عدی)

حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خراسان (افغانستان) کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ ایک لشکر آئے گا کوئی طاقت ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں (اسلامی) جھنڈے نصب کر دیں گے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مہدی ہم اہل بیت میں سے ہیں، اللہ عزوجل ایک ہی رات میں ان میں امارت کی صلاحیت پیدا فرما دیں گے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اگر خراسان (افغانستان) سے کالے جھنڈے برامد ہوں تو اس کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ اس میں اللہ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے (یعنی وہ امام مہدی کے ساتھیوں میں ہوں گے)۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اگر دنیا میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل اور لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ ان میں مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص آئے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔ (معجم الکبیر، سنن ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں تمہیں مہدی کی خوشخبری سناتا ہوں، جو میری امت میں اس وقت ظاہر ہوگا جب اختلافات اور زلزلے بکثرت ہوں گے۔ وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے قبل ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی، وہ مال کو صحیح صحیح تقسیم کرے گا، کسی نے پوچھا کہ صحیح صحیح تقسیم کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! لوگوں کے درمیاں برابر اور انصاف سے تقسیم کرے گا اور اس کے زمانے میں اللہ تعالی امتِ محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دے گا اور اس کے عدل میں انہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔ حتیٰ کہ وہ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ ندا لگاتا پھرے گا کہ جسے مال

کی ضرورت ہے وہ ہمارے پاس آجائے تو صرف ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ وہ اس سے کہے گا کہ تم خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے مال عطا کرو۔ خزانچی حسبِ حکم اس سے کہے گا کہ اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر اٹھا کر لے جاؤ۔ جب وہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر باندھ لے گا تو اسے شرم آئے گی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ میں تو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ بھوکا ہوں۔ کیا میرے پاس اتنا مال نہیں تھا جو اور لوگوں کے پاس تھا۔ یہ سوچ کر وہ سارا مال لوٹانا چاہے گا لیکن خزانچی اس سے کہے گا کہ ہم لوگ دے کر واپس نہیں لیتے۔ سات یا آٹھ یا نو سال تک یہی صورت حال رہے گی۔ (مسند احمد)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن انسان کو سخت مصیبت اور پریشانیوں میں مبتلا کر دینے والی بلا و آفت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی یہاں تک کہ کسی شخص کو کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں ملے گی جہاں وہ اس آفت و بلا کی صورت میں رونما ہونے والے ظلم و ستم سے پناہ حاصل کر لے، پھر جب ظلم و ستم اور ناانصافی کا وہ دور اپنی حدیں پار کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ میری اولاد اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو جو عدل و انصاف اور علم و دانائی میں کامل ہوگا جس کا لقب مہدی ہوگا امامت کے منصب پر سرفراز کر کے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ وہ شخص زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھر گئی تھی۔ اس سے آسمان والے بھی

خوش ہوں گے یعنی فرشتے اور انبیاء کرام کی روحیں اور زمین کے رہنے والے بھی راضی و مطمئن ہوں گے خواہ وہ کسی جنس و نوع سے تعلق رکھتے ہوں، یہاں تک کہ جنگل کے جانور اور پانی کی مچھلیاں بھی۔ آسمان اپنی بارش کے قطروں میں سے کچھ باقی رکھے بغیر کثرت سے پانی برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں دنیا سے چلے گئے کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے۔ وہ شخص یعنی مہدی اس خوش حالی و کامرانی کے ساتھ سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔

(مستدرک حاکم)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس مال اور غلہ آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کن لوگوں کی طرف سے عائد کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا! غیر عرب (یعنی نصاریٰ) کی جانب سے، پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی۔ فرمایا! اہل روم (یعنی یورپ و امریکہ) کی جانب سے ہوگی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (امام مہدی) جو لوگوں کو اموال لپ بھر بھر کے دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

مزید فرمایا! اس ذات کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے، یقیناً

اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹے گا جس طرح ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی، حتیٰ کے ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! مدینہ سے جب بھی کوئی (اس سے بے رغبتی کی بناپر) نکل جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ آسانیاں اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو وہ مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے نہیں۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابونضرہؒ تابعی بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا! قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جائیں گے اور نہ غلہ۔ ان سے پوچھا کہ یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا! رومیوں (یعنی یورپ وامریکہ) کی طرف سے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا! رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے! میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال لپ بھر بھر کے دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ (صحیح مسلم)

ام المومنین حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عنقریب اس گھر یعنی بیت اللہ میں کچھ لوگ پناہ لیں گے جن کے پاس دشمن کا حملہ روکنے کی طاقت نہیں ہوگی، ان کی تعداد زیادہ نہ ہوگی اور نہ ان کے پاس اسلحہ ہوگا۔ ایک لشکر ان کو ختم کرنے کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دئے جائیں گے۔ (مسلم، باب الفتن)

ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک خلیفہ کی وفات کے وقت لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا۔ بنو ہاشم کا ایک آدمی مدینہ سے بھاگ کر مکہ آئے گا، لوگ اس کو گھر سے نکال کر مسجد حرام لے آئیں گے، مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد شام و عراق سے علماء و فضلاء امام مہدی کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں گے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد، طبرانی، ابن ابی شیبہ، کنز العمال)

ایک روایت میں تو یہاں تک موجود ہے کہ امام مہدی کو دیکھنے والے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ لازمی ان کی بیعت کریں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (ابن ماجہ، مستدرک حاکم، البدایہ والنہایہ)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک شخص (مہدی) کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی۔ اس گھر کی حرمت اس کے رہنے والے ہی پامال کریں گے۔ اور جب وہ اس کی حرمت کو پامال کر دیں گے تو پھر حبشی آئیں گے جو کعبہ کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ اس تباہی کے بعد یہ اللہ کا گھر کبھی آباد نہ ہو سکے گا۔ یہی لوگ ہوں گے جو خزانہ بھی نکال کر لے جائیں گے۔ (مسند احمد)

امام مہدی کے بارے میں اہل تشیع کا عقیدہ

شیعوں کا عقیدہ ہے جو ان کے نزدیک ایمان کا جزو سمجھا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سے قیامت تک اللہ تعالیٰ نے بارہ امام نامزد کر دئے ہیں۔ ان سب کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے برابر ہے اور دوسرے تمام انبیاء و رسولوں سے بالاتر ہے۔ یہ سب رسول اللہ ﷺ کی طرح معصوم ہیں اور ان کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی طرح فرض ہے۔ ان سب کو وہ تمام صفات وکمالات حاصل ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کئے گئے تھے۔ بس فرق یہ ہے کہ ان کو نبی یا رسول نہ کہا جائیگا بلکہ امام کہا جائے گا اور امامت کا درجہ نبوت و رسالت سے بالاتر ہے۔ ان کی امامت پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح نبوت پر ایمان لانا نجات کی شرط ہے۔ ان بارہ میں سب سے پہلے امام امیر المومنین حضرت علیؓ ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے حضرت حسنؓ اور ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی حضرت حسینؓ، ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت علی بن حسین (زین العابدینؒ) ان کے بعد اسی طرح ہر امام کا بیٹا امام ہوتا رہا یہاں تک کے گیارویں امام حسن عسکری تھے۔ جن کی وفات ۲۶۰ھ میں ہوئی۔ شیعہ اثنا عشریہ کا یہ عقیدہ ہے ان کی وفات سے چار پانچ سال پہلے ان کی ایک فرنگی کنیز (نرجس جنہیں نرگس بھی کہا جاتا ہے) کے بطن سے ایک بیٹے پیدا ہوئے تھے جن کو انہوں نے لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ انہیں کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس وجہ سے لوگوں کو ان کی پیدائش کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا۔ یہ

صاحبزادے حضرت حسن عسکری کی وفات سے دس دن پہلے (چار یا پانچ سال کی عمر میں) امامت سے متعلق وہ تمام سامان جو حضرت علی مرتضیٰؓ سے لے کر جو گیارویں امام حسن عسکری تک امام کے پاس رہے تھے لے کر معجزانہ طور پر غائب ہو گئے اور اپنے شہر ''سرمن رائے'' (موجودہ سامرہ) کے ایک غار میں روپوش ہو گئے۔ اس وقت سے اسی غار میں روپوش ہیں۔ ان کی غیوبت اور روپوشی کو اب تک تقریباً بارہ سو سال کا عرصہ گزر گیا ہے، شیعہ صاحبان کا عقیدہ وایمان ہے کہ وہی بارہویں امام (امام مہدی) ہیں۔ وہی کسی وقت غار سے باہر آئیں گے۔

ان کے پاس بے شمار کرامات وتصرفات ہوں گے۔ وہ مردوں کو زندہ کریں گے۔ (معاذاللہ) حضرات (ابوبکر وعمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہم، (ام المومنین حضرت) عائشہ (صدیقہ ؓ) کو جو ان کے نزدیک ساری دنیا کہ کافروں اور مجرموں، فرعونوں، نمرودوں وغیرہ سے بدتر درجہ کے کفار ومجرمین ہیں، ان کو قبروں سے نکال کر زندہ کریں گے اور ان کو سزا دیں گے۔ ان کو سولی پر چڑھائیں گے اور ہزار بار زندہ کر کے ان کو سولی دیں گے اسی طرح ان کا ساتھ دینے والے صحابہ کرام اور ان سے محبت وعقیدت رکھنے والے تمام سنیوں کو بھی زندہ کر کے سزا دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ، امیر المومنین حضرت علیؓ، تمام ائمہ معصومین اور خاص محبین شیعہ بھی زندہ کئے جائیں گے اور (معاذاللہ) اپنے ان دشمنوں کو سزا اور عذاب دیں گے۔ گویا شیعوں کے یہ امام مہدی قیامت سے پہلے ایک قیامت بپا کریں گے، شیعہ حضرات کی خاص مذہبی اصطلاح میں اس کا نام ''رجعت'' ہے

اور اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ رجعت کے سلسلہ میں شیعی روایات میں یہ بھی ہے کہ جب یہ رجعت ہوگی تو ان امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے رسول اللہ (ﷺ) بیعت کریں گے اس کے بعد دوسرے نمبر پر امیر المومنین حضرت علیؓ بیعت کریں گے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے حضرات بیعت کریں گے۔ یہ ہیں شیعہ حضرات کے امام مہدی جن کا وہ شدت سے انتظار کر رہے ہیں اور ان کو مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں، مثلاً **القائم، الحجة، المنتظر** وغیرہ۔ ان کے غار سے برامد ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ " **عجل الله فرجه** "(اللہ جلدی ان کو باہر لائے)

اہل سنت کے نزدیک اول سے آخر تک یہ صرف ایک خرافاتی داستان ہے جو اس وجہ سے گھڑی گئی ہے کہ حقیقت میں شیعوں کے گیارویں امام حسن عسکری لاولد فوت ہوئے تھے۔ ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا اور اس سے اثنا عشری کا یہ عقیدہ کہ امام کا بیٹا ہی امام ہوتا ہے اور بارھواں امام آخری امام ہوگا۔ اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ صرف اس غلط عقیدہ کی مجبوری سے یہ بے تکی داستان گھڑی گئی جو غور و فکر کی صلاحیت رکھنے والے شیعہ حضرات کے لئے آزمائش کا سامان بنی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث، ج۸ ص۱۱۸)

شیعہ حضرات کی سب سے معتبر کتاب اصول کافی میں ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ امام صادق نے فرمایا! جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور شاہد

(گواہ) کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اسی کتاب میں صحیح خبر ابان سے منقول ہے اس نے کہا! میں نے حضرت امام صادق سے سنا کہ آپ نے فرمایا! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ہمارے مہدی کا ظہور نہ ہو جائے اور وہ آل داؤد کے حکم کی حکومت کریں گے، گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(ارتباتِ منتظر، جلد اول، ص ۲٦)

جعید ہمدانی اپنی سند سے حضرت امام علی بن حسینؑ سے روایت نقل ہے، انہوں نے فرمایا کہ آل داؤد کے حکم کے مطابق عمل کرانے میں اگر کوئی مشکل پیش آئے گی تو روح القدس ہماری راہنمائی کریں گے۔

حضرت امام مہدی کی سیرت واخلاقِ کریمہ:

امام مہدی کی سیرت اور اخلاق کا اجمالی نقشہ سید برزنجیؒ نے کھینچا ہے اور کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

امام مہدی رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے، کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند خراب کر کے اس کو نہیں جگائیں گے، ناحق خون نہیں بہائیں گے، سنت کے خلاف کام کرنے والوں سے جہاد کریں گے، تمام سنتوں کو زندہ کریں گے اور ہر قسم کی بدعت کو ختم کر کے چین لیں گے، آخری زمانے میں ہونے کے باوجود دین پر اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے لوگ قائم تھے۔ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے حکمران ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔ لوگوں کو بے حساب مال عطا کریں گے۔ مسلمانوں میں الفت، پیار ومحبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے اور تقسیم بالکل ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں رہنے والے ملائکہ بھی ان سے راضی ہوں گے اور زمین میں بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے، پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندر میں خوش ہوں گی۔ امت محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دیں گے ایک منادی آواز کرے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو تو وہ آ کر لے جائے تو ان کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ منادی اس سے کہے گا کہ تم

خزانچی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آ کر اسے پیغام پہنچائے گا تو وہ کہے گا کہ تم کو جتنا مال لینا ہے لے لو۔ وہ شخص اپنی گود میں بھر بھر کے مال جمع کرے گا کہ اچانک اسے شرم سی محسوس ہو گی اور اپنے دل میں کہے گا کہ تو امتِ محمدیہ کا سب سے زیادہ لالچی انسان ہے، یہ سوچ کر وہ اس مال کو واپس کرنا چاہے گا تو وہ مال اس سے واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ ہم لوگ مال دے کر واپس نہیں لیتے۔ ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے اس کی مثال لوگوں نے نہ سنی ہو گی۔ بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان اپنا کوئی قطرہ باقی نہیں چھوڑے گا اور زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی اگنے سے باقی نہیں رہے گا۔ ان کے زمانے میں جنگیں ہوں گی، وہ زمین کے نیچے چھپے ہوئے خزانوں کو نکال لیں گے اور شہروں کے شہر فتح کر لیں گے۔ ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے بندھے ہوئے پیش کئے جائیں گے اور وہ ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی آرائش و تزئین کے لئے استعمال کریں گے۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پاس تابع ہو کر آتی ہیں۔ لوگ اپنی سابقہ نیکیوں کی طرف واپس آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد فرمائے گا جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کوہلوں پر مارتے ہوں گے۔ ان کے لشکر کی حفاظت کی خاطر سب سے آگے جبرائیل علیہ السلام اور سب سے پیچھے میکائیل علیہ السلام ہوں گے، ان کے زمانے میں بھیڑیئے اور بکریاں

ایک ہی جگہ چریں گی، بچے سانپ اور بچھوؤں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ انسان ایک مُد (مقدار کا پیمانہ) بوئے گا اور اس سے سات سو گنا کی پیداوار ہوگی۔ سودخوری، وباؤں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہوجائیگی۔ لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی، امانتوں کی ادائیگیوں کا اہتمام کیا جائے گا، شریر و بدکار لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حضور اکرم ﷺ کی اولاد اور اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا، امام مہدی عوام کی مقبول ترین شخصیت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کو بجھائیں گے اور زمین میں اتنا امن و امان قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی، اللہ کے علاوہ اسے کسی چیز کا خوف نہیں ہو گا۔ امام مہدی کے فیصلوں میں ظلم و ناانصافی کا شائبہ تک نہ ہوگا۔ طاؤس نے لکھا ہے کہ امام مہدی اپنے عمال کی کڑی نگرانی کرنے والے، سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، کتاب الفتن)

حضرت امام مہدی کے نام ونسب اور حلیہ شریف کے بارے میں

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

حضرت امام مہدی حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ آپ کا قد و قامت قدرے لمبا، بدن چست، گوری رنگت اور چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کے چہرے کے مشابہ ہوگا۔ کشادہ پیشانی، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے، آبروقوس کی طرح گول ہوں گی، آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ ہوں گی گویا کہ سرمہ لگایا ہوا ہے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر ہوں گے، دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا، آپ کی داڑھی گھنی ہوگی۔ آپ کے اخلاق رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے پوری مطابقت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا اسم شریف محمد، والد گرامی کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ آپ کی زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے آپ تنگ دل ہوکر اپنی ران پر کبھی کبھی ہاتھ ماریں گے۔ آپ کو علم لدنی (خدا داد علم) حاصل ہوگا۔ ظہور کے وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوگی۔ اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح بازو پھیلا دیا کریں گے۔ آپ دو سفید عبائیں زیب تن کریں گے۔

شاہ روم کی مسلمانوں سے جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا:

روم کے بادشاہ کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ ہو جائے گی اور دوسرے فرقہ سے صلح ہو جائے گی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ (استنبول) پر قبضہ کرلے گا۔ بادشاہ روم دارالخلافہ چھوڑ کر ملک شام پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کی فوج کی مدد سے اسلامی فوج کے ساتھ جنگ کرے گا اور فتح پائے گا۔ مسلمانوں کو شکست دینے کے بعد ان کی فوج کا ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب آ گئی اور اسی کے نام سے فتح حاصل ہوئی ہے۔ یہ سن کر فوج میں سے ایک شخص اس کو مارے گا اور کہے گا کہ دین اسلام غالب ہوا ہے اور اسی کی وجہ سے فتح ہوئی ہے۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شرع ہو جائے گی۔ اسلامی فوج کا سپہ سالار شہید ہو جائے گا اور ملک شام پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ فوج میں جو خانہ جنگی شروع ہو گئی تھی ان میں صلح ہو جائے گی۔

اسلامی فوج کے باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے جائیں گی۔ عیسائیوں کی حکومت خیبر (جو مدینہ منورہ کے قریب ہے) تک پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کریں تا کہ ان کے ذریعہ سے ان مصیبتوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

امام مہدی کی تلاش اور بیعت:

حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے۔ وہ اس فکر کی وجہ سے کہ کہیں مسلمان مجھ جیسے کمزور انسان کو اس عظیم کام کے سرانجام دینے کے لئے نہ کہہ دیں اس لئے وہ مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیاء کرام اور ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت امام مہدی کو رکن اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک جماعت پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے گذشتہ رمضان المبارک میں چانداور سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی!

﴿ هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْ الَهٗ وَاَطِيْعُوْا ﴾

اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام لوگ سن لیں گے۔ بیعت کے وقت امام مہدی کی عمر چالیس سال ہو گی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ مکرمہ چلی آئیں گی۔ شام، عراق و یمن کے اولیاء کرام اور ابدال عظام آپ کی صحبت میں اور ملکِ عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے۔ آپ اس خزانے کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو ’’رتاج الکعبہ‘‘ کہتے ہیں) نکال کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیں گے۔

کتاب الفتن میں بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ بیعت محرم الحرام میں عاشورہ کی رات کو ہوگی۔

جب امام مہدی کی بیعت کی خبر پھیل جائے گی تو خراساں سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج کا لشکر لے کر آپ کی مدد کو روانہ ہوگا۔ وہ لشکر راستے میں بہت سے عیسائیوں اور بد دینوں کا صفایا کرتا ہوا آئے گا۔ اس لشکر کے سپہ سالار کا نام '' منصور '' ہوگا۔

ایک لشکر (جو اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے گا) امام مہدی کی مخالفت میں ان سے لڑنے کے لئے آئے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان کے پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اس جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدہ و عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے، ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا اس لشکر کے بھیجنے والے حاکم کو خبر دے گا۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کو جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ اپنے اور روم کے ممالک سے بڑی فوج لے کر امام مہدی کے مقابلہ میں شام میں جمع ہو جائیں گے۔

عیسائیوں اور امام مہدی کی جنگ اور امام مہدی کی فتح:

دشمن فوج کے اس وقت ستّر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے (جن کی کل تعداد ۸۴۰۰۰۰ ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر حاضری دیں گے اور پھر ملک شام کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت امام مہدی کی فوج میں تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو عیسائی فوج کے خوف سے بھاگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ باقی فوج میں کچھ تو شہید ہو کر بدر و اُحد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد سے فتح یاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز بھی عیسائی فوج کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ یا تو فتح پائیں گے اور غازی بنیں گے یا شہید ہو جائیں گے۔

ایک دوسری روایت حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی ہے: آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کے انتقال کے بعد کچھ اختلاف رونما ہو گا، اس وقت ایک شخص مدینہ کا باشندہ بھاگ کر مکہ مکرمہ آئے گا، مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو مجبور کر کے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت کر لیں گے۔ پھر شام سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر

بھیجا جائے گا جس کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ امام مہدی کی یہ کرامت دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں اور بھی آ آ کران سے بیعت کریں گی۔ اس کے بعد پھر قریش میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کے ماموں قبیلہ کلب سے ہوں گے۔ وہ ظاہر ہو کران کے مقابلہ میں لشکر بھیجے گا، اللہ تعالیٰ امام مہدی کوان کے اوپر غالب فرمائے گا اور یہ بنوکلب کا لشکر ہوگا جس کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو قبیلہ کلب کی غنیمت میں شریک نہ ہو۔ کامیابی کے بعدامام مہدی اس مال کوتقسیم کر دیں گے۔ ان کے عہد میں تمام روئے زمین پراسلام ہی اسلام پھیل جائے گا اس کے بعدسات برس تک وہ زندہ رہیں گے۔ اس کے بعدان کی وفات ہوجائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ آسمان اور زمین کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے، آسمان خوب بارشیں برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگوں کی تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی اور ظلم کی حالت میں اس دنیا سے چلے گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے، اسی برکت

کے حال میں وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہے گا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈے خراساں (افغانستان) کی جانب سے آرہے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا اگرچہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چلنا ہی کیوں نہ پڑے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (مسند احمد و بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے اندر عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے اور اس وقت تمہارا امام وہ شخص ہوگا جو خود تم میں سے ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اقتداء کریں گے۔ (ابو نعیم)

حضرت امام مہدی کے عہد خلافت کی خوش حالی،
اس کی مدت اوران کی وفات:

تمام زمین حضرت امام مہدی کے عدل وانصاف سے روشن جائے گی۔ ظلم اور بے انصافی ختم ہوجائے گی۔ تمام لوگ اطاعت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی سرگرمیوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ آپ کی خلافت سات، آٹھ یا نو سال ہوگی۔ سات سال عیسائیوں کے فتنوں کا مقابلہ کرنے اور ملک کے انتظام میں گزریں گے، آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ میں اورنواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر کل ۴۹ سال ہو گی۔ جب آپ کی وفات ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں اور آپ کو دفن کریں گے۔ اس کے بعد تمام انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

حضرت عمیر بن ہانیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب لوگ دو خیموں میں تقسیم ہوجائیں گے (اہل ایمان امام مہدی کے جھنڈے تلے ہوں گے اور منافقین دجال کے جھنڈے تلے) ایک اہل ایمان کا خیمہ جس میں نفاق بالکل نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا خیمہ جس میں ایمان بالکل نہیں ہوگا، جب وہ اکٹھے ہو جائیں (یعنی ایمان والے ایک طرف اور منافقین دوسری طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل۔

(سنن ابوداؤد، مستدرک حاکم، کتاب الفتن نعیم بن حماد)

امام مہدی کے زمانے میں ہونے والی خونی جنگیں

جب سفیانی کے لشکر کی زمین میں دھنسنے کی خبریں دنیا میں پھیلیں گی تو امام مہدی کو بہت شہرت حاصل ہو جائے گی۔ مشرق ومغرب سے وفد آپ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں گے۔ آپ سے بیعت کر کے آپ کی مدد کرنے کا وعدہ کریں گے۔ آپ کا ایک ہی نعرہ ہوگا ''فتح یا شہادت''۔

امام مہدی کے ساتھ مسلمانوں کا ایک لشکر جمع ہو جائے گا۔ انہیں آرام و سکون کی فرصت نہیں ملے گی۔ وہ مسلسل معرکوں اور جنگوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ ان کی جنگوں میں مقتولین کی اتنی تعداد ہو گی کہ گھوڑے خون میں کودتے پھریں گے۔ ارتداد کا بہت سخت فتنہ پھیل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ہم سلامتی اور ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں۔

امام مہدی کے بڑے بڑے معارکے:

۱۔ جزیرۃ العرب کے اسلام دشمن عربوں سے مسلمانوں کی جنگ

۲۔ فارس کے شیعوں سے مسلمانوں کی جنگ

۳۔ روما (امریکہ و روس) سے جنگ

۴۔ یہودیوں سے جنگ

۵۔ لادین ترکوں سے قسطنطنیہ میں جنگ

۶۔ کمیونسٹوں سے خوزستان وکرمان میں جنگ

۷۔ اہل یورپ سے جنگ

ان سب جنگوں میں امام مہدی کو فتح نصیب ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

ان جنگوں سے متعلق احادیث مبارکہ:

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! پہلے تم جزیرۃ العرب پر چڑھائی کرو گے، اللہ تمہیں فتح دے گا۔ پھر فارس پر پھر روم پر حملہ کروگے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ان میں بھی فتح نصیب کرے گا۔ پھر تم دجال سے جہاد کروگے، اللہ تمہیں فتح دے گا۔ (صحیح مسلم، مسند احمد، ابن ماجہ)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بیت المقدس کے آباد ہونے کے بعد یثرب کی بربادی ہوگی۔ یثرب کی بربادی کے بعد خونریز معرکہ کا آغاز ہوگا۔ اس کے بعد قسطنطنیہ فتح ہوگا اور اس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑلیں۔ مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپ جائے گا تو وہ درخت یا پتھر پکار اٹھے گا، ''اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، آؤ اسے قتل کرو۔ صرف غرقد (ایک کانٹے دار جھاڑی جو بیت المقدس کے قریب و جوار میں ہوتی ہے، جو چھونے والے کو تکلیف دیتی ہے) کا درخت یہ بات نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (مسلم)

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تک قیامت بپا نہیں ہو گی جب تک تم خوزستان اور کرمان کے عجمیوں سے جنگ نہ کرلو۔ جن کے چہرے سرخ، ناک چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ یوں معلوم ہو گا کہ ان کے چہرے ہتھوڑوں سے کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (بخاری، مسند احمد)

۵۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور روم میں سے کون سا شہر پہلے فتح ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہرقل کا شہر پہلے فتح ہو گا۔ یعنی قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہو گا۔ (مسند احمد، حاکم)

پہلی جنگ: جزیرۃ العرب کی جنگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم جزیرۃ العرب پر چڑھائی کرو گے اور اللہ تمہیں فتح دے گا۔

یہ اس زمانے میں ہو گا جب اہل روم عہد شکنی کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فوج جمع کریں گے۔ لشکر کے دھنس جانے کے بعد سب سے پہلا لشکر یہی جزیدۃ العرب کے مسلمانوں کا لشکر ہو گا۔ (قرطبی)

سفیانی نامی قریش کا ایک آدمی یہ لشکر تیار کرے گا اور اپنے ننھیال بنو کلب سے مدد لے گا۔ وہ امام مہدی سے جنگ کے لئے نکلیں گے، امام مہدی ان کو بدترین شکست دیں گے، بہت بڑی مقدار میں مالِ غنیمت ہاتھ لگے گا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ لے۔

اس جنگ کے بعد جزیرۃ العرب امام مہدی کے لئے اپنے دروازے کھول دے گا۔ وہ اس پر قبضہ کرلیں گے اور پورا علاقہ ان کے زیر نگیں ہو جائے گا۔

دوسری جنگ: فارس (ایران) سے جنگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اور تم فارس پر حملہ کرو گے اور اللہ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا۔

فارس (ایران) سے شیعوں کا ایک لشکر نکلے گا وہ مسلمانوں کے سخت دشمن ہوں گے۔ وہ ان کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہوں گے اور نہ قول وقرار کا اور نہ اس بات پر ان کو شرم محسوس ہوگی کہ وہ اس امام مہدی کے خلاف لڑنے کے لئے لشکر روانہ کر رہے ہیں جو وہ بارھویں امام نہیں جس کا وہ انتظار کر رہے تھے۔ امام مہدی ان کو بدترین شکست دیں گے۔ امام مہدی کا جھنڈا کبھی نہیں جھکے گا۔ اس کے جھنڈے سفید اور زرد رنگ کے ہوں گے جن میں دھاریاں ہوں گی اور ان میں اسم اعظم لکھا ہوا ہوگا۔

تیسری جنگ: اہل روم (امریکہ وروس) سے جنگ

یہ جنگ الملحمة الکبریٰ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! پھر تم روم پر حملہ کرو گے، اللہ اسے فتح دے گا۔

یہ جنگ سب جنگوں سے سخت ہوگی۔ یہ وہی جنگ ہے جو رومیوں سے

ہر مجدون کی جنگ سے لوٹنے کے نو ماہ بعد ہو گی۔ عہد شکنی کے عرصہ میں رومی حکمران چھپ چھپ کر اکٹھے ہوں گے، وہ لشکر جرار لے کر ہماری طرف (مسلمانوں) آئیں گے جس میں تقریباً ایک ملین سپاہی ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ وہ تمہاری طرف اسی (۸۰) جھنڈوں تلے آئیں گے، ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) سپاہی ہوں گے۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک رومیوں کا لشکر اعماق یا دابق میں نہ جمع ہو جائے۔ ان کے مقابلے کے لئے مدینہ منورہ سے ایک لشکر نکلے گا جو اس زمانے کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہو گا۔ جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی ان سے کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ، ہمیں ان سے لڑنے میں رکاوٹ نہ بنو۔ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں سے لڑنے نہیں دیں گے، چنانچہ لڑائی شروع ہو جائے گی۔ ایک تہائی شکست کھا جائیں گے، اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہداء میں شمار ہوں گے۔ ایک تہائی فتح حاصل کریں گے، انہیں کبھی بھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا۔ وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔

جب وہ زیتوں کے درختوں پر اپنی تلواریں لٹکا کر مال غنیمت کی تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان آواز دے گا کہ مسیح (دجال) نے پیچھے سے ان کے اہل و عیال پر حملہ کر دیا ہے۔ وہ فوراً اس کے پیچھے نکل جائیں گے لیکن بعد میں معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹی تھی۔ جب وہ ملک شام پہنچیں گے تو دجال کا خروج ہو جائے گا۔ وہ نماز کے لئے اپنی صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہو جائے گا۔ امام مہدی آپؑ سے نماز پڑھانے کے لئے کہیں گے لیکن وہ منع کر دیں گے اور حضرت امام مہدی کو امامت کے لئے کہیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر وہ لشکر کی کمانڈ سنبھال لیں گے اور دجال سے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ جب دجال کا ان سے سامنا ہوگا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پگھلتا ہے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسلمان ایک دستہ تیار کریں گے جو موت پر بیعت کریں گے کہ صرف غلبہ کی صورت میں واپس آئیں گے۔ وہ دشمن سے لڑیں گے یہاں تک کہ رات حائل ہو جائے گی، چنانچہ دونوں لشکر بغیر غلبہ کے لوٹ آئیں گے، وہ دستہ فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ موت کے لئے تیار کریں گے جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ صرف فتح حاصل کر کے لوٹیں۔ ان کی لڑائی ہو گی، یہاں تک کہ درمیان میں رات حائل ہو جائے گی اور وہ بغیر فتح پائے واپس آ

جائیں گے، وہ دستہ بھی فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ موت کے لئے تیار کریں گے جس کے ذمہ ہر حالت میں فتح حاصل کرنا ہوگی۔ وہ ایک دوسرے سے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ دونوں لشکر بغیر غلبہ پائے لوٹ آئیں گے، وہ دستہ بھی فنا ہو جائے گا۔ چوتھے دن باقی مسلمان ان سے لڑنے کے لئے جائیں گے۔ اللہ رومیوں کی قسمت میں شکست لکھ دے گا، مسلمان ان کو اس طرح قتل کریں گے کہ ایسا قتل عام اس سے پہلے کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک پرندہ جب ان کی لاشوں کے پاس سے گزرے گا تو آخر تک پہنچنے سے پہلے گر کر مر جائے گا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اہل روم اور مسلمانوں کے درمیان زبردست معرکہ ہوگا جسے ''الملحمة الكبرىٰ'' کا نام دیا گیا ہے۔ ملک شام میں دمشق سے قریب اعماق یا دابق نامی مقام پر ہوگا۔ امام مہدی کا صدر مقام دمشق سے قریب غوطہ میں ہوگا۔

اہل روم مسلمانوں سے سب سے پہلی بات یہ کریں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو جو قیدی بنائے گئے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر مجدون کے معرکہ کے بعد بہت سے عیسائی مسلمان ہو جائیں گے اور وہ مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو کر امام مہدی کی طرف سے لڑیں گے۔ اہل روم سمجھیں گے کہ وہ ان کے آدمی ہیں جنہیں قید کر لیا گیا ہے اور جنہوں نے غداری کی ہے، چنانچہ وہ انہی سے انتقاماً لڑائی کا آغاز کرنا چاہیں گے۔

چار دن تک مسلسل جاری رہنے والی جنگ میں خوب قتل و غارت ہوگی۔ اس جنگ میں حائل ہونے والی رات کے سوا تلواریں نیام میں نہیں جائیں گی، چوتھے روز جنگ کے جو نتائج نکلیں گے ان میں رومیوں کو بدترین شکست ہوگی۔ ایسی شکست جو اس سے پہلے انہوں نے نہیں دیکھی ہوگی۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں قتل ہوں گے کہ اس کا شمار نہیں کیا جاسکے گا۔ ان کا پورا لشکر تباہ ہو جائے گا اور اللہ ان کو مصائب میں مبتلا کر دے گا۔

مسلمانوں کو اتنی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا کہ جان لبوں پر آجائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندے مہدی محمد بن عبداللہ کی مدد فرمائے گا۔ ایک تہائی لشکر مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ جائے گا، اللہ بھی ان کا ساتھ چھوڑ دے گا اور ان کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوگی۔ ایک تہائی لشکر جام شہادت نوش کر لے گا، وہ اللہ کے نزدیک بہترن شہید ہوں گے، باقی ایک تہائی فتح پالے گا۔ ان کو پھر کبھی بھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا، وہی جنتی ہوں گے۔

چوتھی جنگ: قسطنطنیہ کی جنگ

قسطنطنیہ کا نام آستانہ سے استنبول بنا یا اسلام سے اسلامبول بنا پھر استنبول ہوگیا۔ یہ ترکی میں واقع ہے۔ یہ خلافتِ عثمانہ کا دارالخلافہ تھا حتیٰ کے نوآبادیاتی نظام کے ایجنٹ مصطفیٰ کمال پاشا نے آکر بیسویں صدی کے آغاز میں خلافتِ عثمانیہ کو ختم کر دیا اور اس کی جگہ لادینی نظام قائم کر دیا۔ اس نے اعلیٰ شے کو

کمتر شے میں بدل دیا۔ اس عمل سے اس نے ترکی کو اسلام اور اس کی تعلیمات سے پیچھے دھکیل دیا حتیٰ کے دشمن یہودیوں کے ساتھ عسکری تعاون اور مشترکہ دفاعی معاہدے کر کے عربوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ جنگی مشقوں کے لئے یہودی جہاز کو اپنی فضا استعمال کرنے کے لئے اجازت دے کر انتہائی بے غیرتی اور سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ (اللہ تعالیٰ کا بہت کرم و احسان ہے کہ اب حالات بدلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں)۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم نے اس شہر کے متعلق سنا جس کا ایک حصہ خشکی پر اور دوسرا حصہ سمندر میں ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک اسحاق (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) سپاہی اس پر چڑھائی نہ کر دیں۔ جب وہ اس شہر میں آ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ ہتھیاروں سے لڑیں گے نہ تیروں سے۔ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر کا ورد کریں گے تو ایک حصہ کو شکست ہو جائے گی۔ (حدیث میں راوی ثور کہتا ہے اس کا مطلب ہے کہ سمندر والا حصہ شکست کھا جائے گا) پھر دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر کا ورد کریں گے تو دوسرا حصہ مغلوب ہو جائے گا۔ پھر تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر کا ورد کریں گے تو شہر کو ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اس دوران جبکہ وہ مال غنیمت بانٹ رہے ہوں گے تو ان کو ایک چیخ سنائی دی جائے گی اور کہا جا رہا ہو گا کہ دجال کا خروج

ہو گیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھوڑ کر اس کی طرف پلٹ جائیں گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے متعلق وہ عیسائی ہوں گے جو ہرمجدون کی جنگ کے بعد مسلمان ہو جائیں گے اور غالبًا انہی کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ (ابن کثیر، باب الفتن والملاحم)

پانچویں جنگ: یہودیوں کے ساتھ جنگ

دو تہائی یہودی ہرمجدون کی جنگ میں ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ باقی ماندہ یہودی دوبارہ تیاری کر کے جنگ کے لئے آئیں گے۔ ان کی ہلاکت امام مہدی کے ہاتھوں ہوگی۔ یہ سب اس وقت ہوگا جب مسلمان قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور یہودیوں کا سردار دجال کا ظہور ہوگا۔

سفر حزقیال میں ہے کہ اسرائیل کے گھرانے کو اپنے مردوں کو دفن کرتے کرتے سات ماہ گزر جائیں گے تب کہیں جا کر زمین صاف ہوگی۔

(النبوۃ والسیاسۃ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اور دجال کے قتل ہونے کے بعد مسلمانوں کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل عام ہوگا۔ مسند احمد میں امام احمد بن حنبلؒ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! حتیٰ کے شجر وحجر آواز دیں گے (اور ان کی آواز سنائی دی جائے گی) یہ رہا یہودی اور دجال کا پیرو کار اس کو قتل کر دو۔ (مسند احمد)

یہودی جس قدر چاہے اکٹھے ہو جائیں، کتنی علاقوں پر قبضہ کر لیں، جس قدر معاہدے چاہے کریں اور توڑیں، جتنی من مانیاں کر لیں لیکن ان کا انجام خوفناک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَقُلْنَا مِن بَعْدِهِ لِبَنِىٓ إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفاً O

(سورۃ الاسراء ۔ ۱۰۴)

اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس سرزمین میں رہو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

وہ کتابیں جن میں امام مہدی کا تذکرہ آیا ہے:

۱۔ المصنف عبدالرزاق	اس میں گیارہ احادیث ہیں۔
۲۔ جامع الترمذی	اس میں تین احادیث ہیں
۳۔ کتاب الفتن	اس میں کثرت سے احادیث ہیں
۴۔ المصنف ابی شیبہ	اس میں سولہ روایات ہیں
۵۔ سنن ابن ماجہ	اس میں سات احادیث ہیں
۶۔ سنن ابوداؤد	اس میں تیرہ احادیث ہیں
۷۔ بخاری و مسلم	اس میں نام لئے بغیر کچھ احادیث ہیں

2 ۔ دجال

دجال کون ہے؟

دجال اولادِ آدم میں سے ایک شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ کچھ ایسی طاقتیں دے گا کہ جو اس کے علاوہ کسی اور بشر کو حاصل نہیں ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کی آزمائش وامتحان کے لئے اسے یہ طاقتیں عطا فرمائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں متنبہ کیا ہے کہ ہم اس کی گمراہی کو اختیار نہ کریں۔ آپ ﷺ نے ہمیں اس کی جسمانی ساخت اور اخلاقی علامات سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔

لفظ دجال:

لفظ دجال ''دجل'' سے مشتق ہے جو دَجَلَ یَدْجُلُ کا مصدر ہے۔ اس کے معنی خلط ملط کرنا، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا، ملمع سازی کرنا وغیرہ ہے۔ یوں دجال کے معنی بہت زیادہ جھوٹا اور دھوکے باز کے ہیں۔ امام ابن اثیرؒ نے دجال سے مراد جھوٹے اور خلاف واقعہ بات سنانے والوں کے ہیں۔ ''لسان العرب'' میں ہے کہ دجال سے مراد وہ جھوٹا مسیح اور یقیناً اس کے دجل سے مراد اس کا جادو اور اس کا جھوٹ ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ مسیح دجال یہود کا ایک آدمی ہوگا جو امت کے آخر میں ظاہر ہوگا۔ اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر دے گا۔ **المعجم الوسیط** میں یوں مذکور

ہے ’’ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور خلاف حقیقت بات کا دعویٰ کرنے والا ‘‘

’’ مسیح ‘‘ کے ایک معنی ہیں بہت سیاحت کرنے والا شخص۔ چونکہ دجال اپنے فتنہ کو پھیلاتا ہوا پوری دنیا کہ سیاحت کرے گا اس لئے اسے مسیح کہا جاتا ہے۔ صاحبِ قاموس نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پوری زمین کی سیر کرے گا۔

ملائکہ سے بھول کر بھی ’’ نہ ماننا ‘‘ نہیں ہوسکتا اور شیطان سے بھول کر بھی ’’ ماننا ‘‘ نہیں ہوسکتا، اس میں ماننے کا جذبہ ہی نہیں۔ اس طرح کفر اور ایمان میں مقابلہ ہوا، کیونکہ ضد ضد سے ٹکراتی ہے اس لئے دونوں کو طویل عمر دی گئی، دونوں مختلف شکلوں میں ملتے جلتے ہیں، اگر ایک طرح سے فرشتوں کو دوام حاصل ہے تو شیطان کو بھی حاصل ہے۔ اگر قلب کی ایک جانب شیطان ہے تو دوسری جانب فرشتہ ہے۔ ایمان و کفر کا مقابلہ برابر جاری ہے لیکن ہماری ان مادی آنکھوں کو نظر نہیں آتا اس لئے اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ اس مقابلہ کی ایک جھلک اور اس کا نظارہ ان مادی آنکھوں کو بھی کروانا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شخصیت کو پیدا کیا جس کی اصل فطرت ’’شیطان‘‘ ہے اور جسم و ڈھانچہ انسان کا ہے اس کو ہم ’’دجال‘‘ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک ایسی شخصیت کی تخلیق فرمائی جس کی اصل فطرت ’’ ملکیت‘‘

ہے اور ڈھانچہ انسانی ہے ان کو ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقدس نام سے جانتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ان دونوں میں باہمی جوڑ ونسبت بھی بہت زیادہ رکھی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے اور دجال بھی بنی اسرائیلی ہوگا۔ جب دجال اچانک ظاہر ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اچانک ظاہر ہوجائیں گے۔ دجال کا جب ظہور ہوگا تو وہ خدائی دعویٰ کرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو عیسائی خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں وہ عبدیت کا دعویٰ کریں گے۔ دونوں کو مختلف انداز سے ''مسیح'' کہا جائے گا۔ دجال کا ظہور ملک شام میں ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور بھی ملک شام میں ہوگا۔ دجال کا کام اسلام کو مٹانا ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کام کفر کو مٹا کر اسلام کو قائم کرنا ہوگا۔ دجال دنیا میں آکر فتنہ وفساد پھیلائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ دجال سے بڑے بڑے خوارق ظاہر ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی معجزے ظاہر ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

﴿ سیکونون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون ﴾

ان میں آخری کذاب ''دجال اکبر'' ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور دجال خاتم الدجالین ہوگا اس لئے اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے زمانے میں نہیں ہوا لیکن سرور دو عالم ﷺ نبیوں کے سردار

ہیں اور دجال سراپا ظلمت اس لئے وہ آپ ﷺ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ اس لئے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا۔

(فتنۂ دجال)

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ دجال ایک '' شق '' نامی کاہن کی اولاد میں سے ہے، شیطان اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ دجال حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں مزدوری (میسن تھا) کرتا تھا۔ اس کی عجیب وغریب مشکوک حرکتوں کی وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے قید کردیا تھا اور اب بھی یہ کسی جزیرہ میں زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ (الاشاعہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا ہے کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبیؑ کو بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، وہ لامحالہ تمہاری طرف خروج کرے گا۔ اگر اس کے نکلنے کے وقت میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کے سامنے حجت پیش کردوں گا اور اگر اس کا خروج میرے بعد ہوا تو ہر آدمی خود اپنی حجت پیش کرے گا اور میں ہر مسلمان کے لئے اپنے بعد اللہ کو چھوڑ رہا ہوں۔ وہ شام وعراق کے درمیان ایک شگاف سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد برپا کردے گا۔

اے اللہ کے بندو! اے لوگو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے لئے اس کے ایسے اوصاف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کئے ہوں گے۔ وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں لیکن تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکو گے اور دجال کانا ہے تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ اس کو ہر پڑھا لکھا اوران پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ دجال کا ایک فتنہ تو یہ ہے کہ اس کے پاس جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی۔ اس کی جنت اصل میں دوزخ ہے اوراس کی دوزخ اصل میں جنت ہے۔ جواس کی آزمائش میں پڑے وہ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے اورسورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنی چاہئیں۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ ایک بدو (دیہاتی) سے کہے گا کہ میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تم میرے رب ہونے کی گواہی دوگے؟ وہ کہے گا! ہاں۔ پھر شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ کہیں گے اے میرے بیٹے! اس کی پیروی کرو، یہ تمہارا رب ہے۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک انسان پر قابو پا کراس کو قتل کردے گا، پھر اسے آرے سے دو حصوں میں چیر دے گا۔ پھر کہے گا اے میرے بندو! اسے دیکھو، میں اسے دوبارہ زندہ کردوں گا، مگر وہ پھر بھی کہے گا کہ میرے سوا اس کا کوئی رب ہے۔ چنانچہ اللہ اسے دوبارہ زندہ کردے گا اور وہ خبیث اس سے کہے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہے گا کہ میرا رب تو اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے متعلق مجھے آج کے دن سے بڑھ کر کبھی بھی بصیرت

حاصل نہیں ہوئی تھی۔ یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی۔ وہ زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگانے لگے گی۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کرے گا تو اس قبیلہ کے تمام چرنے والے جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا حتیٰ کے ان کے مویشی اسی دن سے بہت زیادہ موٹے تازے ہونا شروع ہو جائیں گے، ان کے پہلو تن جائیں گے اور ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے۔

وہ زمین کی ہر چیز کو روند کر اس پر غالب آئے گا سوائے مکہ و مدینہ کے۔ وہ ان کی طرف جس راستے سے آئے گا وہاں اسے فرشتے تلوار سونتے ہوئے ملیں گے۔ حتیٰ کہ وہ بنجر زمین کے موڑ پر ایک قسم کی سرخ زمین پر پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہائشیوں سمیت تین مرتبہ لرز اٹھے گا۔ اس میں رہنے والا ہر منافق مرد و عورت نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔ وہ خبیث مدینہ سے اس طرح دور ہٹ جائے گا جیسے دھونکنی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے، اس دن کو نجات کا دن کہا جائے گا۔ پوچھا گیا کہ ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ ان دنوں تھوڑے ہوں گے۔

ایک مرد صالح (امام مہدی) مسلمانوں کا امام ہوگا۔ جس دوران ان کا امام آگے بڑھ کر ان کو صبح کی نماز پڑھا رہا ہوگا اس صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

نزول ہوگا۔ وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آگے بڑھو اور نماز کے لئے جماعت کرواؤ کیونکہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے، اس لئے نماز بھی آپ کی امامت میں پڑھی جائے گی۔ جب نماز مکمل ہو جائے گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ دروازے کے پیچھے دجال ستر ہزار (۷۰۰۰۰) یہودیوں کے ساتھ موجود ہوگا۔ ان میں ہر ایک کے پاس تیز دھار تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اور بھاگ جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ لسلام اس کا پیچھا کریں گے اور اسے لُدّ شرقی کے دروازے پر جا کر پکڑ لیں گے اور اس کو وہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست سے دوچار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہودی جس چیز کی بھی پناہ لے گا وہ بول اٹھے گی خواہ وہ پتھر ہو درخت ہو، دیوار ہو یا کوئی جانور ہو (سوائے غرقد کے درخت کے، کیونکہ وہ تو یہودیوں کا درخت ہے اس لئے نہیں بولے گا) وہ چیز کہے گی اے اللہ کے بندے مسلمان! یہ رہا یہودی آؤ اور اسے قتل کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت میری امت کے درمیان ایک انصاف پسند جج اور ایک عادل امام کی ہوگی۔ وہ صلیب توڑ

دیں گے اور خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ ساقط کریں گے، زکوٰۃ معاف کر دیں گے، وہ کینہ و بغض کو ختم کر دیں گے، وہ ہر گرم چیز کی گرمی نکال دیں گے حتیٰ کہ ایک بچہ سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال دے گا اور اسے سانپ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ایک بچی شیر کو تکلیف پہنچائے گی مگر وہ ضرر نہ پہنچائے گا۔ بھیڑیا بھیڑوں کی کتے کی مانند رکھوالی کرے گا۔ دنیا امن و چین سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ اتفاق اور اتحاد کا دور دورہ ہو گا۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہو گی۔ جنگ ہتھیار ڈال دے گی۔ قریش اپنی حکومت چھین لیں گے اور زمین چاند کے فرش کی طرح ہو گی۔ اس میں وہ نباتات اگیں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت اگتی تھیں یہاں تک کہ لوگ انگور کے ایک گچھے کو مل کر کھائیں گے اور وہ انہیں سیر کر دے گا۔ لوگ ایک انار مل کر کھائیں گے تو ان کا پیٹ بھر جائے گا۔ بیل اتنے اور اتنے پیسوں میں مل جائے گا اور گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو گی۔ دجال کے خروج سے پہلے تین سال بہت سخت ہوں گے جن میں لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ ایک تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ملے گا کہ ایک تہائی نباتات روک لے۔ پھر دوسرے سال آسمان کو حکم ہو گا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ملے گا کہ دو تہائی نباتات روک لے۔ پھر تیسرے سال آسمان کو حکم ملے گا کہ ساری کی ساری بارش روک لے چنانچہ ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا اور زمین کو حکم ہو گا کہ تمام نباتات روک لے چنانچہ کوئی سبزہ نہیں اگے گا۔ کھر والا کوئی جانور باقی نہیں بچے گا

سوائے اس کے جسے اللہ بچائے۔

پوچھا گیا کہ ان دنوں لوگ زندہ کیسے رہیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا! تہلیل، تکبیر اور تحمید سے، یہ اذکار انہیں کھانے کا کام دیں گے (یعنی ان کی بھوک مٹا دیں گے)۔

(سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم، طبرانی، ابن عساکر)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ باہم گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت کیا کہ تم لوگ کیا باتیں کر رہے تھے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دھواں، دجال۔۔۔ الخ (صحیح مسلم)

حضرت امام احمدؒ نے جو رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سفینہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! آگاہ رہو مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے نہ ڈرایا ہو۔

وہ کانا ہے اس کی دائیں آنکھ کے درمیاں لفظ ''کافر'' تحریر ہے۔ وہ جب نکلے گا تو اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی۔ ایک جنت کی اور ایک جہنم کی، سو اس کی جنت دراصل جہنم اور اس کی جہنم دراصل جنت ہو گی۔ اس کے ساتھ دو

فرشتے بھی ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں اوران کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ان میں سے ایک دجال کے دائیں طرف ہوگا اور دوسرا بائیں طرف۔ یہ ایک آزمائش ہوگی، دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ (مسند احمد)

مسند احمد کی دوسری روایت جو حضرت سمرہؓ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ کوڑھی اور اندھے کو شفا دے گا اور مردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ گیا۔

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ دجال کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی۔ دراصل اس کی جنت دوزخ ہوگی اور اوراس کی دوزخ جنت ہوگی۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ وہ ایک ایسے شخص کو بلائے گا کہ صرف اس پر اللہ تعالیٰ دجال کو مسلط نہ ہونے دے گا۔ دجال اس شخص سے پوچھے گا کہ تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا تو اللہ کا دشمن ہے، تو جھوٹا اور دجال ہے، لہٰذا دجال آرا منگوا کر اس شخص کو کاٹ کر دو ٹکڑے کردے گا اور پھر اس کو دوبارہ زندہ کرے گا اور پوچھے گا کہ اب بتا؟ وہ شخص کہے گا، اللہ کی قسم! تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا اور کوئی نہیں، تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ (مسند احمد، فتح الباری، منشور للسیوطی)

طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع ؓ کی ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں ہے کہ دجال کے ساتھ شیطان بھی ہوں گے۔ وہ طرح طرح سے لوگوں کو ورغلائے گا، مردے زندہ ہو کر کہیں گے تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں تیرا باپ ہوں، تیرا بھائی ہوں۔ تیرا فلاں رشتہ دار ہوں کیا میں مر نہیں گیا تھا؟ دجال ہمارا رب ہے اب اس کی اتباع کرو۔ یوں وہ زندہ لوگوں کو ان کے مرے ہوئے رشتہ داروں کے ذریعہ ورغلانے کی کوشش کرے گا۔ روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص دجال کا انکار کرے گا۔ دجال اسے کہے گا کہ تو میری اتباع کیوں نہیں کرتا؟ یہ کہہ کر اس کو پکڑے گا اور اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے پوچھے گا، کیا میں تمہارے سامنے اس کو دوبارہ زندہ کروں؟ چنانچہ دجال اس کو دوبارہ زندہ کرے گا تو دوبارہ زندہ ہو کر وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ دجال کی مخالفت کرنے لگ جائے گا۔ (معجم الکبیر طبرانی، کنز العمال، مجمع الزوائد)

علامہ عماد الدین الفلاء اسماعیل ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں دجال کے متعلق جو تحریر فرماتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے۔ احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال اور وہ تمام خوارق عادت تصرفات جو اللہ تعالیٰ نے دجال کو دئے ہیں، دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا امتحان ہو گا۔ جیسے کے ذکر کیا گیا کہ جو دجال کی بات مان لے گا وہ خوب خوشحال ہو جائے گا، بارشیں ہوں گی، زراعت کی بہتات ہو گی، مال و مویشی خوب پھلیں پھولیں گے۔ اور جو اس کی بات کو نہیں مانے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ تنگی اور قحط سالی کا شکار ہو جائے گا۔ بیماریاں اس

پر حملہ آور ہوں گی، مال مویشی ہلاک ہو جائیں گے، عزیز و اقارب مر جائیں گے۔ پھل، زراعت و کاروبار تباہ ہو جائے گا۔ یعنی اس کو آفتیں گھیر لیں گی۔ زمین کے اندر چھپے خزانے دجال کے ساتھ ہوں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے ساتھ ہوتی ہیں۔

دجال کی طاقت و اختیار:

۱۔ وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔

۲۔ مخالفوں کو سزا دے گا۔

۳۔ اللہ کے محبوب اور دین حق پر استقامت اختیار کرنے والوں کو آریوں سے کاٹے گا۔

۴۔ جن کو وہ سزائیں دے گا وہ پکے مومن اور باکردار بزرگ ہوں گے۔

۵۔ اپنی بات منوانے کے لئے وہ کو قتل کرے گا اور دوبارہ اسی مقتول کو زندہ کرے گا۔

۶۔ جو شخص دین حق پر جتنا ثابت قدم ہوگا، دجال اس کا اتنا ہی دشمن ہوگا۔

۷۔ دجال کی بات ماننے والا دجال کی طرف سے راحت حاصل کرے گا۔

۸۔ دجال اپنے ماننے والوں کو بارشیں، زراعت میں ترقیاں اور مالی و جانی نفع بہم پہنچائے گا۔

۹۔ دجال کے ماننے والے اس دن خوش و خرم، جان و مال اور اولاد کی

فراوانی پائیں گے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کی آمد سے پہلے ستر (۷۰) سے زیادہ دجال آئیں گے۔ (مجمع الزوائد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے دجال نہیں اٹھیں گے جن میں ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یعنی تمام جھوٹے دجال نبوت کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہم کبھی شور شرابہ یا خوفزدہ کرنے والی کوئی بات سنتے تو ہم سمجھتے تھے کہ دجال آ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ دجال کے بارے میں اکثر بتاتے رہتے تھے اور جب آپ اسے بیان فرما رہے ہوتے تھے تو اس فتنہ کا نقشہ کھینچ دیتے تھے۔ (مجمع الزوائد)

حضرت ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! لوگ دجال کے خوف سے بھاگیں گے اور پہاڑوں پر پہنچ جائیں گے۔ ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کے ماں باپ تیس (۳۰) سال تک لاولد رہیں گے اور ان کے ہاں کوئی بچہ

نہ ہوگا۔ اس کے بعد ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ کانا ہوگا اور اس کے دانت بڑے بڑے ہوں گے۔ اس سے فائدہ بہت ہی کم ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی اور دل نہ سوئے گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے ماں باپ کے متعلق بتایا کہ اس کا باپ لمبا تڑنگا اور دبلا پتلا ہوگا۔ اس کی ناک پرندے کی چونچ کی طرح ہوگی۔ اس کی ماں بھاری بھرکم اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں سے ستر ہزار لوگ جن کے اوپر ہری (سبز) چادریں ہوں گی دجال کی پیروی کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت دجال کا ذکر اتنے زیادہ تفصیل سے بیان فرمایا کہ ہمیں یوں محسوس ہونے لگا کہ وہ یہیں کھجوروں کی جھنڈ میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ ہم بعد میں جب رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری گھبراہت کو محسوس کرلیا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دجال کا ذکر بہت تفصیل سے فرمایا تھا یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ وہ یہیں کہیں کھجوروں کے جھنڈ میں چھپا ہوا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں وہ فتنے زیادہ خوفزدہ کر رہے ہیں جو دجال کے علاوہ ہیں۔ اگر وہ میری موجودگی میں دجال نکل آیا تو میں تمہارے بغیر اکیلا ہی اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا جب میں تم

میں موجود نہیں ہوں گا تو پھر ہر شخص اپنی طرف سے اس سے نمٹ لے گا اور ہر مسلمان کے لئے اللہ مددگار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دجال جواں سال ہو گا، گنجلک بالوں والا ہوگا، اس کی ایک آنکھ باہر کو ابھری ہوئی ہوگی، گویا کہ عبدالعزہ بن قطن ہو۔ جس کو اس سے واسطہ پڑے وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ شام اور عراق کی سرحدیں جہاں ملتی ہیں وہاں اس کا خروج ہوگا، وہ دائیں بائیں ہر طرف فتنے پیدا کرے گا۔

اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ کتنا عرصہ زمین پر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! چالیس دن۔ ایک دن پورے سال کا ہوگا، ایک دن مہینہ کے برابر، ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی تمام دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ پوچھا کہ جو دن ایک سال کا ہوگا تو کیا اس میں ایک دن کی نمازیں کافی ہو جائیں گی۔ فرمایا! نہیں، نمازوں کے لئے تم وقت کا ایک اندازہ مقرر کر کے پڑھو گے۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کے آنے جانے کی رفتار کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ اس بارش کی طرح تیز ہوگا جس کے پیچھے سے تیز ہوائیں دھکیل رہی ہوں۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا جو اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ ان پر بارش برسائے اور زمین کو حکم دے گا کہ فصل اگائے، جانور شام کو چراہ گاہ سے واپس لوٹیں گے تو ان کی کوہانیں اونچی ہوں گی اور ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے، کوکھیں باہر نکلی ہوئی

ہوں گی۔ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کر دیں گے، ان سے واپس پلٹے گا تو وہ قحط زدہ ہو جائیں گے اور مالی طور پر تنگ دست ہو جائیں گے۔ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز باقی نہیں رہ جائے گی۔ دجال بنجر زمین پر سے گزرے گا تو اس کو حکم دے گا کہ اپنے خزانے اگل دے، اس زمیں کے خزانے اس کے قبضہ میں آ جائیں گے، پھر وہ ایک نوجوان کو بلائے گا جس کی جوانی جوبن پر ہوگی، تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا جنہیں ایک دوسرے سے دور پھینک دے گا پھر اسے بلائے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا چلا آئے گا۔ وہ اپنی یہی ساحرانہ شعبدہ بازیاں اپنے خدائی دعویٰ کے ثبوت میں دکھائے گا۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیج دیں گے، آپ دمشق کی مسجد کے سفید مینارے سے اتریں گے، زرد رنگ کی دو چادریں زیب تن کئے ہوئے ہوں گے، دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، آپؑ جب سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو سر سے قطرے موتیوں کی طرح لڑھکیں گے، آپؑ کے سانس کی ہوا آپؑ کی حد نظر تک اثر دکھائے گی، جس کافر کو پہنچے گی وہ مر جائے گا، آپؑ دجال کی طلب میں نکلیں گے حتیٰ کے اس باب لد پر پالیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے۔

(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال مرقناۃ کی بنجر زمیں پر اترے گا۔ اس کی طرف آنے والوں میں زیادہ تعداد

عورتوں کی ہوگی، حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ آدمی جب اپنے دوست کے پاس جائے گا تو گھر پر اپنی ماں، بیٹی اور بہن کو مضبوطی سے باندھ کر جائے گا کہ کہیں یہ نکل کر دجال کے پاس نہ چلی جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا، مسلمان اسے اور اس کے پیروگاروں کو قتل کریں گے کوئی بھی بچ کر نہیں جا سکے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی درخت یا پتھر وغیرہ کی اوٹ میں چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر مسلمان سے کہے گا کہ یہ آدمی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آ کر اسے قتل کرو۔ (مجمع الزوائد)

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
جب دجال آئے گا تو اس کے پاس ایک چیز ایسی ہوگی جیسے وہ جنت ہے اور ایک چیز آگ جیسی ہوگی، وہ جسے جنت کہہ رہا ہوگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی۔
(صحیح مسلم)

حضرت تمیم داریؓ کی روایت:

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اعلان کرنے والوں کی آواز سنی جو نبی کریم ﷺ کی طرف سے اعلان کررہا تھا ''**الصلاۃ جامعہ**'' یعنی سب لوگ باجماعت نماز کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں پہنچیں۔ میں بھی گھر سے مسجد کی طرف نکلی اور نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف سے متصل تھی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوکر ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا! اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی خوف یا رغبت کے معاملہ کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تمہیں اس لئے جمع کیا کہ تمیم داریؓ جو پہلے عیسائی تھے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور ایمان پر بیعت کی۔ انہوں نے مجھے ایک واقعہ بیان کی ہے جو اس بات کے ٹھیک مطابق ہے جو مسیح دجال کے بارے میں میں تمہیں بتا تا رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے ان کے ساتھ خاندان بنولخم و بنوجذام کے تیس افراد اور بھی تھے۔ جہاز طوفانی موجوں کے نرغے میں آ گیا اور ایک ماہ تک طوفانی موجیں جہاز کو ادھر سے ادھر گھماتی پھرتی رہیں حتیٰ کے ایک روز مغرب کے وقت ہم ایک سمندی جزیرہ کے قریب پہنچے اور ایک چھوٹی سی کشتی میں بیٹھ کر کنارے پر آئے اور جزیرہ میں داخل

ہوئے۔ وہاں ایک جانور نما انسان ملا جس پر اتنے زیادہ بال تھے کہ وہ بالوں میں چھپا ہوا تھا حتیٰ کے اس کے آگے اور پیچھے کا کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ (جاسوس) ہوں۔ انہوں نے کہا، جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا! اے لوگو! اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے وہ تم سے ملنے کے لئے بے تاب ہے۔ ہم جساسہ سے ڈر گئیے کہ یہ کوئی جن بھوت نہ ہو اور آدمی کا سن کر ہم فوراً وہاں سے چل دئے اور دیر میں داخل ہو گئے۔ (دیر یہودیوں کا عبادت خانہ ہوسکتا ہے یا ہندوؤں کا مندر ہو گا)

وہاں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا بھاری بھرکم انسان موجود ہے جو لوہے کی زنجیروں میں بری طرح سے جکڑا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں، گھٹنوں سے ٹخنوں تک آہنی زنجیریں پہنائی گئی ہیں۔ ہم نے تعجب سے اس سے پوچھا! ارے! تو کیا بلا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرا پتہ تو تم نے چلا لیا لہٰذا تم اپنا بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو۔ ہم نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں، ایک بحری جہاز میں سوار تھے پھر ہم سمندری طوفان میں گھر گئے اور ایک ماہ تک موجوں کے تھپیڑے کھاتے رہے، آخر آپ کے جزیرے میں ہم نے پناہ لی اور جہاز کی ایک چھوٹی سے کشتی پر سوار ہو کر جزیرہ میں داخل ہوئے تو ایک گھنے بالوں والی چلتی پھرتی چیز جس کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کیا چیز ہے؟ وہ چلتا پھرتا بالوں کا گچھا بولا کہ میں جساسہ ہوں۔ ہم نے پوچھا! یہ جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ تم دیر میں اس شخص سے ملو جو تم سے ملنے کا مشتاق ہے،

ہم اس سے ڈر گئے کہ کہیں یہ کوئی جن یا بھوت نہ ہو لہٰذا ہم نے تیرے پاس آنے میں جلدی کی۔ وہ کہنے لگا کہ تم لوگ مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا کہ تم اس بارے میں کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ کیا اس کے باغات پھل دے رہے ہیں؟ ہم نے کہا! ہاں۔ وہ کہنے لگا کہ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ وہ پھل نہیں دے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے بحر طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا کہ اس کی کیا بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ اس میں پانی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بہت پانی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے زُغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اس کی کیا بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ کیا اس چشمہ میں پانی ہے، انہوں نے بتایا کہ بہت پانی ہے لوگ اس چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ نبی امی کے بارے میں بتاؤ اس نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکل آئے اور یثرب میں قیام پذیر ہیں۔ اس نے کہا کہ عرب نے ان سے جنگ کی؟ انہوں نے کہا! ہاں۔ اس نے کہا کہ نتیجہ کیا ہوا؟ ہم نے بتایا کہ وہ آس پاس کے عرب پر غالب آ گئے ہیں اور اہل عرب نے ان کی اطاعت کر لی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ ہو گیا؟ ہم نے کہا! ہاں۔ وہ کہنے لگا! سنو! اہل عرب کا ان کی اطاعت کر لینا اہل عرب کے حق میں بہت بہتر ہے۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ مسیح (دجال) درحقیقت میں ہی ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی اور چالیس دنوں میں پوری زمین میں پھروں گا کوئی

شہر یا گاؤں نہیں چھوڑوں گا جس میں نہ اتروں سوائے مکہ اور مدینہ کے، یہ دونوں شہر مجھ پر حرام کر دئے گئے ہیں۔ جب بھی میں ان میں سے کسے شہر میں داخل ہونا چاہوں گا تو ایک فرشتہ ننگی تلوار لئے میرے استقبال کے لئے موجود ہوگا جو مجھے وہاں داخل ہونے سے روک دے گا۔ ان میں داخل ہونے کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مارا اور فرمایا! یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے (یعنی مدینہ منورہ)۔

فرمایا! سنو! کیا میں تمہیں یہ بات پہلے بتا چکا ہوں؟ لوگوں نے کہا! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! درحقیقت مجھے تمیم کی بات بہت پسند آئی، دجال کے بارے میں، مکہ اور مدینہ کے بارے میں جو بات میں تمہیں بتایا کرتا ہوں تمیم کی بات اس سے ٹھیک مطابقت رکھتی ہے اور سنو! یہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں، نہیں، نہیں، بلکہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ (صحیح مسلم)

دجال کے تین سوالات:

۱۔ بیسان میں واقع کھجوروں کے باغ میں پھل آتے ہیں یا نہیں؟

۲۔ طبریہ کی جھیل میں پانی ہے یا نہیں؟

۳۔ زُغر کے چشمہ سے لوگ کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں یا نہیں؟

چوتھی بات جو اہم ہے وہ اس شخصیت کا کردار ہے جسے ''جساسہ'' کا نام دیا گیا ہے؟

۱۔ بیسان کا باغ

بیسان فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت شرجیل بن حسنہؓ نے فتح کیا تھا۔ ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد جب جزیرۃ العرب کے ٹکڑے کر دئے گئے تو یہ علاقہ اردن کا حصہ بن گیا۔ ۱۹۴۸ء تک یہ علاقہ اردن کا حصہ تھا۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل نے بیسان سمیت اردگرد کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور تا حال یہ اسرائیل کا حصہ ہے۔ یہ علاقہ پرانے زمانے میں کھجوروں کے باغات کے لئے مشہور تھا جس کی تصدیق صحابیٔ رسول (حضرت تمیم داریؓ) نے کی۔ لیکن اب یہاں پھل پیدا نہیں ہوتا۔ یہ دجال کے اس بات کی تصدیق ہے کہ ''وہ زمانہ قریب ہے کہ جب ان درختوں میں پھل نہیں آئے گا۔'' دجال کے خروج کی تین بڑی علامتوں میں ایک علامت پوری ہوگئی۔

۲۔ بحریۂ طبریہ کا پانی

دجال کا دوسرا سوال تھا کہ بحریۂ طبریہ کا پانی خشک ہو چکا ہے یا نہیں؟ یعنی اس پانی کے خشک ہونے سے دجال کے خروج کا اہم تعلق ہے۔ بحریۂ طبریہ

اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس کی لمبائی ۵۵ کلومیٹر سے زیادہ، چوڑائی ۳ کلومیٹر اور انتہائی گہرائی ۱۵۷ فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۶۶ مربع کلومیٹر ہے۔ یہ اب اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس کا پانی بھی بغیر کسی ظاہری وجہ کے رفتہ رفتہ خشک ہوتا جا رہا ہے۔ اسرائیلی حکومت خلیج عقبہ سے پانی کی پائپ لائن لا کر یہاں پانی پہنچاتی ہے لیکن بحریۂ طبریہ کا پانی میٹھا اور سمندر کا پانی کھارا ہے۔ اس لئے اسے میٹھا کرنے کے لئے بڑے بڑے پلانٹ نصب کرنے پڑے ہیں، اس پر بڑے پیمانے پر اخراجات آتے ہیں۔ اس کا خشک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دجال کی زبانی اس کے خروج کی دوسری علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔

۳۔ زُغر کا چشمہ

دجال کا تیسرا سوال: جو درحقیقت اس کے خروج کی اجازت ملنے کا وقت قریب آنے کی تیسری علامت ہے۔ زُغر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی کا نام تھا۔ آپؑ کی دو بیٹیاں تھیں، ''رُبہ اور زُغر۔ جب بڑی بیٹی کا انتقال ہوا تو جس جگہ ان کو دفنایا گیا اس کے قریب ایک چشمہ تھا، اس کا نام ''عین الربہ'' پڑ گیا۔ عربی زبان میں چشمہ کو عین کہتے ہیں۔ چھوٹی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو ان کو جس جگہ دفن کیا گیا، وہاں پر بھی ایک چشمہ تھا تو اس چشمہ کا نام'' عین الزغر'' پڑ گیا۔ یہ جگہ بھی اسرائیل ہی میں بحرِ مردار (Dead Sea) کے مشرق میں

ہے۔ اس کا پانی پوری طرح خشک ہوتے ہی دجال کو خروج کی اجازت مل جائے گی۔

دجال کا جاسوس ''جساسہ''

جساسہ جاسوسی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اس جزیرہ پر دجال کے علاوہ جو واحد جاندار موجود تھا وہ جاسوسی پر متعین ایک عجیب وغریب مخلوق تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاسوسی اور اطلاعات کا حصول دجال کا اہم ترین حربہ ہوگا۔ دجال دنیا بھر میں اپنا مضبوط اقتدار قائم کرنے کے لئے خفیہ نگرانی کا جال بچھائے گا جس سے وہ لوگوں پر اپنا جابرانہ کنٹرول حاصل کرے گا۔

مثلاً ڈیٹا انفارمیشن، چینل، نگراں کیمرے اور کمپیوٹر کے ذریعہ لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، سفری ٹکٹ، شناختی کارڈ، کریڈٹ کارڈ اور دوسرے کارڈوں کے ذریعہ لوگوں کی مکمل معلومات حاصل کرنا، بینک اکاؤنٹ اور رقم کی منتقلی کے ذریعہ لوگوں کے متعلق ڈیٹا اکٹھا کرنا وغیرہ، جس پر کام شروع ہو چکا ہے جس میں تصاویر اور انگلیوں کے نشانات بھی جمع کئے جا رہے ہیں۔

حضرت ہشام بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن حوالہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو شخص تین موقعوں پر محفوظ رہا وہ نجات پا گیا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا! پھر کہا! میری موت پر، دجال کے ظہور کے وقت اور حق پر قائم سخی خلیفہ کے قتل کے وقت۔ (مسند احمد)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ (صحیح بخاری)

حضرت ہشام بن عامر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اس (دجال) کا سر پچھلی جانب سے گنجا ہوگا۔ عنقریب وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو جس نے یہ کہا کہ تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں ہے، ہمارا رب تو اللہ ہے، ہم نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کیا اور ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو اس پر اس کا کوئی زور نہیں چلے گا (یعنی دجال ایسا کہنے والے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (مسند احمد، مستدرک حاکم، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک دفعہ میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندمی رنگت کے تھے اور ان کے سر کے بال سفید تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (میری نظر ان پر پڑی) میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ موجود لوگوں نے بتایا کہ یہ

حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا، اس کے بال گھنگریالے تھے، ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔

(صحیح بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سوا دجال ہر شہر کو روند دے گا۔ ان (مکہ و مدینہ) کی ہر گھاٹی پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس پر ہر ایک کافر و منافق کو اللہ تعالیٰ وہاں سے باہر نکال دیں گے۔ (بخاری)

خروجِ دجال سے قبل کے واقعات:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ و فریب کے ہوں گے۔ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائے گا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔ ان میں روبیضہ بات کریں گے۔ پوچھا گیا کہ روبیضہ کون ہیں؟ فرمایا! گھٹیا (فاسق و فاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے اہم معاملات کا فیصلہ کریں گے۔ (مسند احمد)

حضرت عمیر بن ہانیؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں بٹ جائیں گے۔ ایک اہل ایمان کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا۔ دوسرا منافقین کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب یہ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔ (سنن ابوداؤد، مستدرک حاکم)

دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جب دین میں کمزوری آ چکی ہوگی۔ علم رخصت ہو رہا ہوگا اور جہالت عام ہوگی۔ (مسند احمد)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ دجال ایسے نکلے گا جب اچھے لوگ کم رہ جائیں گے، دین میں کمزوری آ چکی ہوگی، آپس کی عداوتیں بہت بڑھ جائیں گی۔ دجال کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی جیسے مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے۔(یعنی اس کے لئے ہر جگہ جانا آسان ہو جائے گا سوائے حرمین شریفین کے)
(مستدرک حاکم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں حطیم میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھا، انہوں نے ایک حدیث کا ذکر کیا اور فرمایا! اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہوں گے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا! اے عبداللہ (حضرت حذیفہؓ)! آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے ہی سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا! جی ہاں: میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ

بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

(مستدرک حاکم)

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم جزیرۃ العرب والوں سے لڑوگے اور اللہ تم کو اس کا فاتح بنادے گا، پھر تم فارس یعنی ایران والوں سے لڑوگے اور اللہ تم کو اس کا فاتح بنادے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تم کو اس کا فاتح بنادے گا، پھر تم دجال سے لڑوگے اور اللہ تم کو اس کا فاتح بنادے گا۔ پھر حضرت نافعؓ نے کہا کہ اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہوجائے۔ (صحیح مسلم)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بیت المقدس کے آباد ہونے سے مدینہ کی بربادی شروع ہو جائے گی، مدینہ کی بربادی ہوئی تو ایک عظیم جنگ شروع ہوجائے گی، وہ جنگ شروع ہوئی تو قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا اور جب قسطنطنیہ فتح ہوگا تو جلد ہی دجال کا خروج ہوگا۔

(سنن ابوداؤد)

حضرت ذو مخمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم عیسائیوں کے ساتھ صلح کرلوگے، پھر تم ایک لڑائی کروگے اور رومی تمہارے ساتھ غداری کریں گے۔ تم اس جنگ میں فتح یاب رہوگے، مال غنیمت حاصل کروگے اور نقصان سے محفوظ رہوگے۔ پھر تم میدانِ جنگ سے واپس لوٹوگے حتیٰ کہ تم اور

عیسائی اکٹھے ایک ٹیلے والی سبز جگہ پر پڑاؤ ڈالو گے۔ وہاں عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے اعلان کرے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ اس پر ایک مسلمان کو غصہ آ جائے گا وہ آگے بڑھ کر صلیب کے ٹکڑے کر دے گا۔ اس واعہ سے عیسائی بگڑ جائیں گے اور جنگ کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ مسلمان بھی جوش میں آ جائیں گے اور ہتھیار سنبھال لیں گے۔ ایک سخت لڑائی کریں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت عطا فرمائے گا۔

(سنن ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسائی ''اعماق یا دابق'' کے مقام پر پڑاؤ نہ ڈالیں۔ عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مدینہ سے ایک لشکر روانہ ہوگا جو اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگ ہوں گے۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہوں گے تو عیسائی کہیں گے کہ تم لوگ درمیان سے ہٹ جاؤ ہمیں پہلے ان لوگوں سے لڑنے دو جو ہم میں سے گرفتار ہو کر تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ (اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان پہلے بھی لڑائیاں ہو چکی ہوں گی جن میں مسلمان فتح یاب ہو گئے ہوں گے، عیسائیوں کو قیدی بنا لیا گیا ہوگا جو بعد میں مسلمان ہو گئے اور اب اسلامی لشکر میں شامل ہو کر عیسائیوں سے جہاد کرنے کے لئے آئے ہوئے ہوں گے)۔

مسلمان ان کی بات کا جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں سے کبھی الگ نہیں ہوں گے۔ لڑائی شروع ہو گی تو مسلم لشکر کا ایک تہائی حصہ میدانِ جنگ سے فرار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک لشکر کے ایک تہائی لوگ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائیں گے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے۔ باقی ایک تہائی لشکر لڑائی میں فتح حاصل کر لے گا۔ یہ لوگ کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے اور یہی لوگ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ جب وہ اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان آ کر آواز لگائے گا کہ لوگو! تمہارے پیچھے مسیح دجال تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے (اس شیطان کا مقصد مسلمانوں کو خوف اور گھبراہٹ میں مبتلا کرنا ہو گا)۔ لشکر اسلام کے فوجی وہاں سے دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلیں گے، بعد میں معلوم ہو گا کہ یہ خبر جھوٹی تھی لیکن جب وہ شام میں پہنچیں گے تو واقعی مسیح دجال کا ظہور ہو چکا ہو گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ام شریکؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! لوگ دجال سے ڈر کر پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے۔ حضرت ام شریکؓ نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا کہ پھر خوشحالی کا فتنہ ظاہر ہو گا جو ایک ایسے شخص کے قدموں

سے اٹھے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا۔ وہ خود کو میرے خاندان میں خیال کرے گا مگر درحقیقت اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا کیونکہ میرے دوست تو فقط متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک ایسے شخص پر متفق ہو جائیں گے جو ایسے ہوگا جیسے پسلی پر سرین (یعنی لوگ ایک ایسے شخص کو بادشاہ بنانے پر متفق ہو جائیں گے جو اپنی جہالت کے باعث بادشاہت کے لئے کسی صورت موزوں نہ ہوگا اور نہ وہ امور و معاملات پر قابو پانے کی اہلیت رکھتا ہوگا، جس طرح ایک پسلی بھاری سرین کا وزن برداشت نہیں کرسکتی)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس کے بعد ایک بہت ہولناک فتنہ شروع ہوگا۔ اس فتنہ کا اثر اور ضرر میری امت کے ہر شخص کو پہنچے گا، کوئی بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ پہلے سے زیادہ شدت اختیار کرلے گا۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا حتیٰ کے لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک ایمان والے جو نفاق سے بالکل پاک ہوں گے اور دوسرے نفاق والے جو ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ جب یہ حالات ہو جائیں تو اس وقت دجال کا انتظار کرنا۔ اسی روز آجائے گا یا اگلے روز ظاہر ہو جائے گا۔ (سنن ابوداوٗد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مکہ اور مدینہ کے علاوہ دجال دنیا کہ ہر ملک کو تاراج کرے گا۔ (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مدینہ کے دروازے پر فرشتے متعین ہیں، اس میں نہ تو طاعون کا مرض داخل ہو سکے گا نہ ہی دجال۔ (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسیح دجال مشرق کی جانب سے آئے گا۔ اس کا ارادہ مدینہ میں داخل ہونے کا ہوگا مگر جب جبلِ احد کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کے آگے آجائیں گے اور اس کا منہ شام کی طرف پھر دیں گے اور وہ وہیں جا کر مرے گا (اس زمانے میں موجودہ فلسطین، لبنان، اردن اور اسرائیل شام کا حصہ تھے)۔ (صحیح مسلم)

حضرت مجحن بن ادرعؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا!

نجات کا دن اور کیا ہے نجات کا دن؟ نجات کا دن اور کیا ہے نجات کا دن؟ نجات کا دن اور کیا ہے نجات کا دن؟ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دوہرائی۔ صحابہ نے عرض کیا! نجات کے دن سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! دجال آئے گا، وہ جبل احد پر چڑھ کر مدینہ کی طرف دیکھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تمہیں وہ سفید محل نظر آرہا ہے؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ جب مدینہ کی طرف آئے گا تو راستے میں ایک فرشتے کو مستعد پائے گا جو ننگی تلوار لئے کھڑا ہوگا۔ پھر وہ شام کی جانب جُرف کے مقام پر ایک شور زدہ زمین پر پڑاؤ ڈالے گا اور وہاں اپنا خیمہ لگائے گا۔ اس کے بعد مدینہ تین دفعہ زلزلے سے لرز اٹھے گا جس کے اثر سے تمام فاسق و منافق مرد اور عورتیں مدینہ چھوڑ کر دجال کی طرف نکل جائیں گے۔ یہی یوم نجات ہوگا۔

(مسند احمد)

جُرف: یہ مدینہ کا ایک نواحی مقام ہے جو مدینہ کے شمالی جانب تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بعض علماء نے اسے محجۃ الشام اور صاصین کے درمیان لکھا ہے جو شام کے حاجیوں کا راستہ ہے۔ آجکل اس کا ایک حصہ ازہری محلّہ کہلاتا ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جو کوئی دجال کے بارے میں سنے وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! جو خود کو مومن سمجھتا ہوگا، وہ جب اس کے قریب آئے گا تو اس کے پیدا کردہ شبہات سے متاثر ہو جائے گا اور اس کے پیروکاروں میں شامل ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: ﴿ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُوْنَهُ وَ يَقْتُلُوْنَ شِيْعَتَهُ ..... ﴾ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان دجال اور اس کے لشکر کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپے گا وہ پکار کر مسلمانوں سے کہیں گے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو۔ (مسند احمد، طبرانی)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد میں گی۔

(مسند احمد، سنن نسائی، طبرانی، بیہقی فی سنن الکبریٰ)

ایک حدیث میں حضرت خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا! میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور غالب رہے گا جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ کا امر آجائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(اللہ کا امر آنے کا مطلب ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے)

دجال کا حلیہ

دجال کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے اور وہ انتہائی گھونگھریالے ہوں گے۔ اس کا سر کسی درخت کی ٹہنی کی طرح ہوگا، اس کا رنگ انتہائی سفید ہوگا، بعض روایات میں سرخی مائل سفید بھی لکھا ہے، ایک آنکھ سے کانا ہوگا، آنکھ بالکل سپاٹ ہوگی، دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، پیشانی نمایاں ہوگی، ناک کے نتھنے چوڑے ہوں گے، بھاری بھرکم جسم ہوگا، قد چھوٹا ہوگا، دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوگا، قطن بن عبدالعزیٰ خزاعی کے مشابہ ہوگا، اس کی کنیت ابو یوسف ہوگی، اس کا سر پیچھے سے ایسا لگے گا جیسے وہ گنجا ہے جیسا افعی سانپ ہوتا ہے، اس کا کان کٹا ہوا ہوگا، جوان ہوگا، اس کا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی نسبت لمبا ہوگا، اس کی پیشانی پر **ک، ف، ر** لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھ

سکے گا چاہے وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ نے طبرانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغنمؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

اس بات میں کوئی شک اور پوشیدگی نہیں کہ دجال مشرق سے نکلے گا اور شروع میں حق کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، لوگ اس کی اتباع کریں گے وہ حق کو لوگوں کے سامنے گھڑ کر اس پر قتال کر کے لوگوں پر غالب آ جائے گا۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا ، یہاں تک کہ وہ کوفہ آ جائے گا اور اللہ کے دین کو غالب کر کے اس پر عمل پیرا ہو گا، لوگ اس کی اتباع کریں گے اور اس سے محبت کرنے لگیں گے کہ ایک دن وہ کہے گا کہ '' میں نبی ہوں ''۔

اس دعویٰ نبوت کو سن کر ہر عقلمند گھبرا جائے گا اور اس کو چھوڑ دے گا۔ کچھ عرصہ بعد وہ خدائی دعویٰ کرے گا جس سے اس کی دائیں آنکھ کی روشنی ختم ہو جائے گی، ایک کان کٹ جائے گا، غیبی طور پر اس کی آنکھوں کے درمیان '' کافر '' لکھ دیا جائے گا۔ کسی مسلمان پر یہ بات پوشیدہ نہیں رہے گی اور مخلوق میں جس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ برابر بھی موجود ہو گا وہ اس سے علیحدگی اور جدائی اختیار کر لے گا۔ اس کے ساتھی اور لشکری مجوسی، یہودی، عیسائی اور عجمی مشرک رہ جائیں گے۔ (النہایۃ فی الفتن والملاحم)

دجال کے پیروکار

ا۔ انسانی فطرت ہے کہ جس چیز میں ذرا سی جدّت یا کشش ہو لوگ اس کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ خاص طور پر وہ ضعیف الاعتقاد لوگ، جن کا دین اور دین والوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ اس گمراہی کے گرد جمع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس بھیڑ کے بل بوتے پر اپنے آپ کو دنیا کا بلا شرکتِ غیرے بادشاہ اور شہنشاہ سمجھنا شروع کر دے تو اس کو بیوقوف کہا جائے گا یا پھر اس کو اپنے دماغ کا علاج کروانے کا مشورہ دیا جائے گا۔

دجالی شعبدہ بازیوں اور خلاف عقل امور کو دیکھ کر بہت سے ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی دجال کے پیروکاروں میں شامل ہو جائیں گے۔ ان میں کچھ ایسے افراد بھی ہوں گے جو اپنے فقر و فاقہ کی وجہ سے تنگ ہوں گے اور یہ دیکھیں گے کہ اگر وہ دجال کی بات مان لیتے ہیں تو ان کی اس فقر و فاقہ سے جان چھوٹ جائے گی اور زندگی آرام و راحت سے گزرے گی۔

اس بات کا موجودہ حالات میں مشاہدہ کرنا اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے لیڈروں سے وابستہ ہوتے ہیں جن کو وہ خود غلط سمجھتے ہیں لیکن اپنے ذاتی منافع اور ذاتی مفادات کی وجہ سے ان کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ یہی حال اس وقت دجال کے بعض پیروکاروں کا ہوگا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ کچھ لوگ دجال کا ساتھ دیں گے اور کہیں گے کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ جھوٹا اور کذاب ہے لیکن ہم نے اس کا ساتھ اس لئے دیا ہے کہ اس کا کھائیں گے اور اس کے ساتھ دنیاوی

راحتیں حاصل کریں گے۔ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو یہ بھی اس میں غرق ہو جائیں گے۔

۲۔ دجال کے اصل پیروکار یہودی ہوں گے کیونکہ دجال خود بھی بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کوز (تبریز کا نواحی علاقہ) اور کرمان (ایران) سے اسی ہزار افراد کے ساتھ نیچے اترے گا جس پر طیلسان کی بنی ہوئی چادریں ہوں گی اور بالوں کی بنی ہوئی جوتیاں پہنے ہوئے ہوں گے، ان کے چہرے چپٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (بحوالہ المسیح الدجال)

۳۔ دجال کے پیروکاروں میں عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔

مصنف ابن ابی شیبہؒ اور درمنثور میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال اس کھاری زمین میں ''مرقناۃ'' کے پاس آئے گا اور اس کے پاس آنے والوں میں بہت بڑی تعداد عورتوں کی ہوگی۔

۴۔ کفار اور مشرکین دجال کے پیروکار ہوں گے۔ منکرین خدا کے دل میں نفاق کا مرض ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو مسلمانوں سے جب بھی دشمنی نکالنے کا موقعہ ملتا ہے تو وہ اس سے پوری طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ دجال کے لشکر میں شوق سے شامل ہوں گے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے دجال کا ساتھ دیں گے۔ مدینہ منورہ میں بھی ان کی ایک بڑی تعداد موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے شہر کو ان ناپاک لوگوں سے پاک کردے گا۔ خروجِ دجال کے بعد

مدینہ منورہ میں تین زلزلے آئیں گے جو بظاہر عذابِ خداوندی کا نمونہ ہوں گے، اہل ایمان کے لئے یہ زلزلے رحمت ثابت ہوں گے اور تمام منافقین اور کفار زلزلوں سے گھبرا کر مدینہ منورہ سے باہر نکل جائیں گے اس طرح مدینہ منورہ کفار اور منافقین سے پاک ہو جائے گا۔ اس دن کو احادیث میں ''یوم الخلاص'' کہا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نواح میں پڑاؤ ڈالے گا پھر مدینہ منورہ میں تین بار زلزلے آئیں گے جس کی وجہ سے تمام منافقین اور کفار مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

۵۔ تمام فاسق اور فاجر لوگ دجال کے پیروکار ہوں گے۔ دجال کے اکثر پیروکار یہودی، عجمی، ترک اور مخلوط لوگ ہوں گے۔ ان میں دیہاتیوں اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔

حضرت صعب بن جثامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کا خروج نہ ہوگا یہاں تک کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے اور ائمہ کرام منبروں پر اس کا تذکرہ کرنا چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد)

حضرت جنادہ بن امیہؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک انصاری صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک حدیث مبارک سنائی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا! میں تمہیں مسیح دجال سے ڈراتا ہوں اور فرمایا کہ وہ زمین میں چالیس دن رہے گا اور اس کی حکومت ہر

گھاٹ پر پہنچ جائے گی لیکن وہ چار جگہوں میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور کوہ طور۔ (مسند احمد)

دجال کے خروج کی علامات

۱۔ خروج دجال کی سب سے اہم علامت حضرت امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ یہ ایک ایسی کھلی اور روشن علامت ہوگی جس کو دیکھ کر ہر انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ اب دجال کے نکلنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

۲۔ بیسان کے نخلستان میں پھل آنا بند ہو جائیں گے۔ یہ علاقہ نہر بیسان (اردن) کے قریب فلسطین کی حدود میں واقع ہے اور دجال کے خروج سے پہلے وہاں درختوں پر پھل آنا بند ہو جائیں گے۔

۳۔ بحرۂ طبریہ کا پانی خشک ہو جائے گا۔

۴۔ دین میں کمزوری آنا اور مسلمانوں میں آپس میں بغض اور نفرت کا پھیل کانا۔

حضرت معمر بن راشدؒ نے اپنی جامع میں حضرت قتادہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک دن کوفہ میں ایک منادی کرنے والے نے ندا لگائی کہ دجال نکل آیا۔ ایک شخص حضرت حدیفہ بن اسیدؓ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ آپ یہاں بیٹھے ہیں اور اور کوفہ والے دجال سے قتال کر رہے ہیں۔ حضرت حدیفہؓ نے ان سے فرمایا! یہاں بیٹھ جاؤ، تھوڑی دیر بعد ان کا سردار بھی آ گیا اور آ کر کہنے لگا کہ آپ دونوں

یہاں بیٹھے ہیں اور ادھر کوفہ والے دجال سے نیزہ بازی کر رہے ہیں۔ حضرت حدیفہ ؓ نے اس سے بھی فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ یہ خبر جھوٹی ہے۔ پھر اس شخص نے حضرت حدیفہؓ سے کہا کہ ہمیں دجال کے سلسلہ میں کوئی حدیث سنایئے۔ حضرت حدیفہ بن اسید ؓ نے فرمایا! اگر آج دجال نکل آئے تو بچے ہی اس کو کنکر مار مار کر ہلاک کر دیں گے اور زمین میں دفن کر دیں گے۔ دجال اس وقت نکلے گا جب صحیح اہل ایمان کی تعداد بہت کم ہو گی، طعام کی اشیاء ناقص، آپس میں ناچاقی، دین پر عمل کرنے میں کمی ہوگی اور اس زمین کو اس طرح لپیٹ دیا جائے گا جس طرح مینڈھے کی کھال کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔

(المسیح الدجال از خالد بن محمد)

۵۔ زغر کے چشمہ کا پانی خشک ہو جائے گا۔

۶۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔

سنن ابو داؤد میں حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بیت المقدس کا آباد ہونا اور مدینہ کا ویران ہونا ہے۔ مدینہ کی ویرانی جنگوں کی علامت ہے، جنگوں کا ہونا قسطنطنیہ کے فتح کا پیش خیمہ ہے، قسطنطنیہ کا فتح ہونا گویا دجال کا نکلنا ہے۔ پھر جس شخص سے حدیث بیان فرمائی تو اس کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ بیشک یہ بات حق ہے اس طرح جس طرح تم یہاں بیٹھے ہو۔ (ابوداؤد)

۷۔ مسجدوں کے محراب ومنبر سے دجال کا تذکرہ ختم ہوجائے گا۔

۸۔ سچ اور جھوٹ، امانت وخیانت کا مفہوم بدل جائیگا۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلیٰ میں ارشاد نبوی ﷺ نقل ہے کہ دجال کے خروج سے پہلے کچھ دھوکے کے سال ہوں گے۔ جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا۔ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا۔

۹۔ بھوک اور قحط سالی کا دور دورہ ہوگا۔

حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے روایت ہے کہ خروج دجال سے قبل تین سال ایسے ہوں گے جو انتہائی شدید ہوں گے۔ لوگ اس میں قحط سالی کا شکار ہوں گے۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم دیں گے کہ ایک تہائی پیداوار روک ہے۔ دوسرے سال آسمان کو حکم دیں گے کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم دیں گے کہ دو تہائی پیداوار روک لے۔ پھر تیسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں کے کہ اپنی بارش مکمل طور پر روک لے، ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا اور زمین کو حکم دیں گے کہ اپنی ساری پیداوار روک لے اور گھاس کا تنکا بھی نہیں اگے گا، ہر سم والا جانور ہلاک ہوجائے گا۔

الا ماشاء اللّٰہ

صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ اس زمانے میں پھر لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھے

گی؟ فرمایا! تہلیل وتکبیراور تسبیح وتحمید ان کے لئے کھانے کا کام دے گی۔

(سنن ابن ماجہ)

۱۰۔ مسلمانوں میں عربوں کی تعداد کم ہوجائے گی۔

خروج دجال کے وقت اہل عرب بہت کم ہوں گے اور عجمیوں کی بہت بڑی تعداد ہوگی۔

۱۱۔ رومیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ قیامت کے قریب رومیوں کی تعداد میں انتہائی کثرت ہوجائے گی۔ (یعنی عیسائیوں کی بہت تعداد ہوگی)

زمین پرخروج کے بعد دجال کے قیام کی مدت

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے حالات اور واقعات کی تفصیل بتائی۔ صحابہ کرامؓ کے سولات وجوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! دجال زمین میں کتنی مدت تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! چالیس دن رہے گا۔ جس میں ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا، ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور اور باقی تمام دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس کا جو ایک دن پورے ایک سال کے برابر ہے، کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟

فرمایا! نہیں! بلکہ تم اندازے کے ساتھ نمازیں ادا کرتے رہنا۔ (مسلم شریف)

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس ۔۔۔۔ رہے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

اہل تشیع عالم ملا باقر مجلسی اپنے امام مہدی کے بارے میں لکھتے ہیں:

۱۔ جس وقت مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے پہلے سنیوں اور خاص کر ان کے عالموں کو قتل کرنے کی کاروائی کریں گے اور ان کو قتل کر کے نیست و نابود کر دیں گے۔ (حق الیقین، ص ۱۳۹)

۲۔ ابن بابویہ سے امام باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں کے تو وہ عائشہ (ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے۔ (حیات القلوب)

۳۔ امام مہدی حضرت حسین کے قاتلوں کی اولاد کو قتل کریں گے کیونکہ وہ اپنے اباء کے فعل سے راضی تھے اور جو بھی غلط کام پر راضی ہو وہ اسی کرنے والے جیسا ہوتا ہے پھر عائشہ (ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو زندہ کر کے عذاب دیں گے۔ (حق الیقین، ج ۲ ص ۹۲ باب، کیف رجعت)

۴۔ امام مہدی ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کی لاشوں کو قبروں سے نکال لے گا اور لاشوں کو درختوں پر لٹکانے کا حکم دے گا۔

۵۔ امام کے حکم سے لاشوں کے کفن اتار لئے جائیں گے۔

۶۔ جب یہ لاشیں درختوں پر لٹکائی جائیں گی تو درخت ہرے بھرے ہو جائیں گے اور پھل دینے لگیں گے۔ (بصائر الدراجات)

۷۔ امام مہدی جن لوگوں کو زندہ کریں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی۔

(غایۃ المقصود، ج ۱ ص ۱۷۸)

۸۔ قرآنی وعدے کے مطابق آل محمد کو حکومتِ عامہ عالم دی جائے گی اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آل محمد کی حکومت نہ ہو۔

(چودہ ستارے از سید نجم الحسن کراروی، ص ۲۰۲)

۹۔ شیعہ مجتہد قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا اس وقت امام کے نور سے پوری دنیا منور ہو جائے گی ہر شیعہ کی عمر ہزار سال ہوگی اور ان کے ہاں ہر سال بیٹا پیدا ہوگا۔

(انوار النعمانیہ بحوالہ شیعہ مذہب اور اسلام کا تقابلی مطالعہ)

۱۰۔ وہ مخالفین کو آگ میں جلائے گا اس طرح کہ آگ کو حکم دے گا اور وہ اس کا حکم مانے گی۔

۱۱۔ ائمہ معصومین اور تمام مومنین اس کی موجودگی میں زندہ ہوں گے۔

۱۲۔ اس کے پاس آگ وغیرہ اور آلاتِ سزا کے خزانے ہوں گے جو دشمن کو سزا دینے کے لئے استعمال کرے گا۔

۱۳۔ سزا دینے کے لئے اس مہدی کے کارندے بھی ہوں گے جو اس کے حکم سے سزا جاری کریں گے۔

۱۴۔ جو اس کی بات مانے گا یہ اس کو نواز دے گا گویا اس کے پاس رزق، پانی اور مال کے خزانے ہوں گے۔

۱۵۔ وہ گھی کا چشمہ اور دودھ اور پانی کی نہریں چلائے گا۔

۱۶۔ شیعہ مجتہد ملا باقر مجلسی نے مفصل بن عمر کے حوالے سے امام جعفر صادق سے منسوب روایت نقل کی ہے کہ

مفصل نے امام جعفر صادق سے عرض کیا اے میرے آقا! صاحب الامر امام مہدی مکہ معظّمہ کے بعد دوسرے کس مقام کا رخ کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے نانا رسولِ خدا ﷺ کے شہر مدینہ جائیں گے وہاں ان سے ایک عجیب بات کا ظہور ہوگا جو مومنین کے لئے خوشی و شادمانی کا اور کافروں منافقوں کے لئے ذلت وخواری کا سبب ہوگا۔ مفصل نے پوچھا وہ کیا عجب بات ہوگی؟ امام جعفر نے فرمایا کہ جب وہ نانا رسولِ خدا کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو وہاں کے لوگوں سے پوچھیں گے کہ لوگو! بتاؤ! کیا یہ قبر ہمارے نانا رسولِ خدا کی ہے؟ لوگ کہیں گے کہ ہاں یہ انہی کی قبر ہے۔ پھر پوچھیں گے اور کون لوگ ہیں جو ہمارے نانا کے پاس دفن کر دئے گئے۔ لوگ بتائیں گے یہ آپ کے خاص مصاحب ابو بکر وعمر ہیں۔ حضرت صاحب الامر سب کچھ جاننے کے باوجود ان لوگوں سے کہیں گے کہ ابو بکر کون تھا اور عمر کون تھا اور کس خصوصیت کی وجہ سے ان دونوں کو ہمارے نانا رسولِ خدا کے ساتھ دفن کیا گیا؟ لوگ کہیں گے یہ دونوں آپ کے خلیفہ اور آپ کی بیویوں عائشہ اور حفصہ کے باپ ہیں۔ اس کے بعد جناب صاحب الامر فرمائیں گے کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس کو اس بارے میں شک ہو کہ یہی دونوں یہاں دفن ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کو اس بارے میں شک ہو۔

سب یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ رسول خدا کے پاس یہی دو بزرگ مدفون ہیں۔ پھر تین دن کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ دیوار توڑ دی جائے اور ان دونوں کو ان کی قبروں سے نکالا جائے۔

چنانچہ دونوں کو قبروں سے نکالا جائے گا، ان کا جسم تازہ ہوگا اور ان کا وہی کفن ہوگا جس میں ان کو دفن کیا گیا تھا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ ان کا کفن الگ کر دیا جائے، ان کی لاشوں کو برہنہ کر دیا جائے اور ایک سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ اس وقت مخلوق کے امتحان و آزمائش کے لئے یہ عجیب واقعہ ظہور میں آئے گا کہ وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا، تازہ ہری پتیاں نکل آئیں گی اور شاخیں بڑھ کر بلند ہو جائیں گی۔ پس جو لوگ جو ان دونوں سے محبت رکھتے اور مانتے ہوں گے (یعنی اہل ایمان اہل سنت) کہیں گے واللہ! یہ ان دونوں کی عنداللہ مقبولیت اور عظمت کی دلیل ہے، ان کی محبت کی وجہ سے ہم نجات کے مستحق ہوں گے اور جس سوکھے درخت کی طرح سرسبز ہو جانے کی خبر مشہور ہوگی وہ اس کو دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آ جائیں گے۔ جناب صاحب الامر کی طرف سے منادی کرنے والا ندا دے گا اور اعلان کرے گا جو لوگ ان دونوں سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں وہ ایک طرف کھڑے ہو جائیں۔ اس اعلان کے بعد لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ ان دونوں سے محبت کرنے والوں کا ہوگا اور دوسرا ان پر (نعوذ باللہ) لعنت کروالوں کا ہوگا۔ اس کے بعد صاحب الامر ان لوگوں سے جو ان دونوں سے محبت کرنے والے سے کہے گا کہ

ان دونوں سے بیزاری کا اعلان کرو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو تم پر ابھی ابھی خدا کا عذاب آجائے گا۔

وہ لوگ جواب دیں گے کہ جب ہم ان کی عنداللہ مقبولیت کے بارے میں نہیں جانتے تھے اس وقت بھی ہم نے ان سے بیزاری کا رویہ اختیار نہیں کیا تھا تو اب جبکہ ہم نے ان کے مقرب اور مقبولِ بارگاہ خداوندی ہونے کی علامت آنکھوں سے دیکھ لی ہے تو ہم کیسے ان سے بیزاری کا رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔ بلکہ اب ہم تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان سب لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے پر ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کے ان کی توہین و تذلیل کا معاملہ کیا ہے۔

ان لوگوں کا جواب سن کے امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے وہ ان لوگوں پر چلے گی اور ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ اب دونوں (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) کی لاشوں کو اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرت الٰہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ کہ دنیا کے آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم ہوا اور جو بھی کفر ہوا، ان سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا اور انہی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ سلمان فارسی کو پیٹنا، امیر المومنین اور فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ کو جلا دینے کے لئے ان کے گھر کے دروازے کو آگ لگانا اور امام حسن کو زہر دینا اور امام حسین اور ان کے بچوں اور چچازاد بھائیوں اور ان کے تمام مددگاروں کو کربلا میں قتل

کرنا اور رسول خدا کی اولاد کو قید کرنا اور ہر زمانے میں آل محمد کا خون بہانا اور ان کے علاوہ جو بھی ناحق خون کی گیا ہو اور کسی عورت کے ساتھ جہاں بھی زنا کیا گیا ہو اور جو سود یا حرام کا مال کھاتا ہو اور جو بھی گناہ اور کو ظلم قائم آل محمد یعنی امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو ان سب کو ان دونوں کے گناہوں میں گنوایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ یہ سب کچھ تم سے اور تمہاری وجہ سے ہوا۔ وہ دونوں اقرار کریں گے کہ ہاں ہماری وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اگر ہم رسول خدا کی وفات کے بعد پہلے ہی دن خلیفہ برحق علی کا حق یہ دونوں مل کر غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔

اس کے بعد صاحب الامر حکم فرمائیں گے کہ جو لوگ حاضر موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ پھر صاحب الامر حکم فرمائیں گے کہ ان دونوں کو درختوں پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے نکلے اور ان دونوں کو معہ درخت کے جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھوں کو دریاؤں پر چھڑک دے۔

مفصل نے عرض کیا: اے میرے آقا! یہ ان لوگوں کا آخری عذاب ہو گا۔ امام جعفر صادق نے فرمایا! اے مفصل: ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم! سید محمد رسول اللہ اور صدیق اکبر امیر المومنین علی اور سیدہ فاطمہ زہراء اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا اور تمام ائمہ معصومین اور تمام مومنین کے حساب میں ان دونوں کو عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ مار ڈالا جائے گا اور زندہ کیا

جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔ (بحوالہ ایرانی انقلاب، ص۲۱۹) (نعوذ باللہ، نقل کفر کفر نہ باشد)

مسیح دجال کی تعریف

دجال آدم زاد ہوگا۔ یہ یہودی مذہب سے تعلق رکھتا ہوگا۔ پیدائشی طور پر مسخ شدہ شکل کا حامل ہوگا۔ اس کے خیالات اور میلانات شیطانی ہوں گے ظاہری شکل وصورت سے بھی شیطان لگے گا۔ اس کے ارد گرد شیطانوں کا گھیرا ہوگا۔ (۷۰۰۰۰) ستر ہزار جبہ پوش یہودی اس کے ساتھ رہیں گے۔ اس کے والدین کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تیس برس تک دجال کے باپ کے ہاں اولاد نہیں ہوگی، پھر اس کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوگا، جس کا نفع بہت کم اور نقصان بہت زیادہ ہوگا، اس کی آنکھ تو سوئے گی لیکن دل نہیں سوئے گا۔ اس کے باپ کے متعلق بتایا کہ اس کا باپ دراز قد ہوگا جس کا گوشت تھرکتا ہوگا، اس کی ناک لمبی ہوگی بالکل چونچ کی طرح، اس کی ماں کے پستان بڑے بڑے ہوں گے۔ (مسند احمد)

جب اس کو دور سے آتا ہوا دیکھیں گے تو وہ کوتاہ قد اور عظیم الجثہ آدمی نظر آئے گا۔ اس کا رنگ گندمی اور سرخ ہوگا، اس کی جلد صاف ہوگی اور اس کے رخسار سرخ ہوں گے۔ اس کا سر اژدھے کی مانند بڑا ہوگا۔ اس کے بال سخت گھنگریالے ہوں گے۔ یوں لگے گا جیسے اس میں پانی اور ریت ملی ہوئی ہے، اس

کے بال بہت گھنے ہوں گے، یوں معلوم ہوگا جیسے بال درخت کی ٹہنیاں ہیں۔

(مسند احمد)

جب وہ چلے گا تو پیروں کے اگلے حصے اندر کی طرف جھکے ہوئے ہوں گے اور ایڑھیاں باہر کو نکلی ہوئی ہوں گی۔ جب اس کو قریب سے دیکھا جائے گا تو وہ شیطانی شکل کا لگے گا، اس کے چہرے کی دائیں جانب بالکل سپاٹ ہوگی، نہ آنکھ ہوگی نہ آبرو، اس کی بائیں آنکھ بہت ہی روشن اور سبز رنگ کی ہوگی۔ ایسے لگے گا جیسے ستارہ ہے جو موتی کی مانند چمک رہا ہے، گویا وہ ابھرا ہوا سبز فانوس ہے جو اس کے رخسار پر لٹک رہا ہے، جیسے تیرتا ہوا انگور کا دانہ۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کانا ہوگا، دائیں آنکھ نہیں ہوگی اس جگہ کوئی نور نہیں ہوگا، بائیں آنکھ ابھری ہوئی تیرتی ہوئی اور رخساروں پر لٹکی ہوئی ہوگی۔ (فتح الباری)

اس کے مزید اوصاف یہ ہوں گے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان ''ک۔ف۔ر'' کافر لکھا ہوا ہوگا۔

(جامع ترمذی)

دجال کا ٹھکانہ (اس وقت دجال کہاں ہے)

دجال اس وقت زندہ ہے، کھا پی رہا ہے مگر وہ ایک معینہ مدت کے لئے جزیرہ کی ایک عبادت گاہ میں قید ہے۔ یہ عبادت گاہ کہاں ہے، اس کو کس نے بند کیا ہوا ہے، کیا دجال یہودی شکاری کا بیٹا ہے؟

ایک روایت یہ ہے کہ اسے فرشتوں نے قید کیا ہوا ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے قید کیا تھا، وہ ایک عبادت خانہ میں بند ہے اور زنجیروں سے بندھا ہوا ہے۔ وہ عبادت خانہ یقینی طور پر مشرق میں ہے، بعض ورایات کے مطابق وہ یہودیوں کی بستی جو اصفہان میں ہے اس میں کسی جگہ پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دجال مشرق کی سرزمین خراساں سے نکلے گا۔ (ترمذی، حاکم)

دوسری حدیث میں ہے کہ اصفہان کے (۷۰۰۰۰) ستر ہزار جبہ پوش یہودی اس کے ساتھ ہوں گے۔ (صحیح مسلم، مسند احمد)

فتنہ دجال سے بچنے کی احتیاتی تدابیر:

دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے تدابیر دو حصوں میں تقسیم ہے:

۱۔ علمی تدابیر

۲۔ عملی تدابیر

• دین کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ ضعیف الاعتقاد لوگ دجال کے فتنہ میں جلد مبتلا ہو جائیں گے۔ دین کی بنیادی باتوں کے بارے میں جاننا اوران پر سختی سے عمل کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

• اعمال صالحہ کرنا۔ احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے خروج سے پہلے اعمال صالحہ کی طاقت کو مضبوط کرلو۔

• دجال کے چہرے پر تھوک دینا۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس (دجال) سے ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے چہرے پر تھوک دے۔ (مسند احمد، طبرانی)

• دجال کے شر سے پناہ مانگنا۔ حضرت ابو قلابہؓ حدیث نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کا دجال سے آمنا سامنا ہو جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے: ہمارا رب اللہ ہے، اس پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

• نمازوں میں دجال کے فتنہ سے حفاظت کی دعا مانگنا۔ ام المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

دعا کے الفاظ درج ذیل ہیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فَتْنَۃِ الْمَمَاتِ، ﴾

• دجال کی قربت سے بچنا۔ یہ انسان کی عادت ہے کہ اگر کوئی عجیب و غریب خبر سنے تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب خروج دجال کی خبر مشہور ہو گی تو لوگ چاہیں گے کہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ کیسا ہے۔ لوگ صرف اس کے دیکھنے کے لئے جائیں گے کہ ہم اس کو جھوٹا مانتے ہیں اور اس کی کوئی بات نہیں مانیں گے۔ لیکن جب وہ اس سے مل کر آئیں گے تو ان کے دلوں میں شکوک وشبہات کا ایک جال بچھ چکا ہوگا، اس لئے ہر ممکن کوشش کریں کہ اس سے دور ہی رہیں۔

• تسبیح وتکبیر وتہلیل۔ احادیث میں بیان ہوا ہے کہ دجال کے زمانے میں مسلمانوں کی غذا ہی تسبیح وتکبیر ہو گی اس لئے اس کا کثرت سے اہتمام کیا جائے۔

• رسول اللہ ﷺ نے چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور

مسیح دجال کے فتنہ سے۔ (مسلم)

• سورۃ کہف کو یا اس کی ابتدائی یا آخری دس آیات کو حفظ کر لینا چاہئے۔ جو سورۃ کہف کی ابتدائی تین آیات حفظ کر لے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے سورۃ کہف کی پہلی تین آیات حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنہ سے بچ گیا۔ (مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی)

• حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! جب سے اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا انہوں نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا تھا اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین امت ہو۔ اس لئے وہ ضرور تمہارے ہی اندر سے نکلے گا۔ (سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد)

• ہر قسم کے گناہوں سے سچی توبہ اور نیک اعمال کی پابندی۔

• اللہ تعالیٰ پر یقین اور اس کے تعلق کو مضبوط کرنا اور دین کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہونا اور فنائیت کا جذبہ پیدا کرنا۔

• آخری زمانے کے فتنوں اور حادثات کے بارے میں جاننا اور اس سے بچنے کے لئے ہدایاتِ نبوی ﷺ کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا۔

• دل کی گہراؤں سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتنوں کا شکار ہونے سے بچائے اور حق کی مدد کے وقت باطل کے ساتھ کھڑے ہونے کی بدبختی اور اس کے وبال و عذاب سے محفوظ رکھے۔

اس دعا کا اہتمام کرنا:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ وَ مَا بَطَنَ
اَللّٰھُمَّ أَرِنَاالْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ
وَ أَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ ﴾

- ان تمام گروہوں اور نت نئی پیدا شدہ جماعتوں سے علیحدہ رہنا جو علماء حق اور مشائخ عظام کے متفقہ اور معروف طریقے کے خلاف ہیں اور اپنی جہالت کی وجہ سے کسی نہ کسی گمراہی میں مبتلا ہیں۔
- حرمین شریفین کے شہروں میں پناہ لینے کی کوشش کی جائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اپنے شہروں میں رہتے ہوئے جید علماء کرام کے حلقوں سے جڑے رہنا۔
- پابندی سے ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالی جائے تسبیح تہلیل اور تکبیر پڑھنا۔ دجال کے فتنہ کے عروج کے دنوں میں جب وہ مخالفین پر غذائی پابندی لگائے گا تو ان دنوں ذکر و تسبیح غذا کا کام دے گی۔ لہٰذا ہر مسلمان صبح و شام کی مسنون دعائیں، تسبیحات اور استغفار کی عادت ڈالے۔ اس کے ساتھ ساتھ تہجد میں اٹھ کر نمازیں پڑھنے کی بھی عادت ڈالے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھائے جانے اور خروج دجال کے بعد واپس زمین پر آ کر دجال اور اس کے پیروکار یہودیوں کا خاتمہ کرنے پر یقین رکھے کہ یہ امت کا اجتماعی عقیدہ ہے۔

- جب حضرت مہدی کا ظہور ہو اور علماء کرام ان کو صحیح احادیث میں بیان کردہ علامات کے مطابق پائیں تو ہر مسلمان ان کی بیعت کرنے میں جلدی کرے۔ باطل پرست اور گمراہ بے دین لوگ دجالی قوتوں کے جن نمائندوں کو فرضی روحانی شخصیت کہہ کر ان کی تشہیر کرتے ہیں ان سے دور رہنا اور ان کے خلاف کلمۂ حق کہنے والے علماء حق کا ساتھ دینا۔
- سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات باقاعدگی سے پڑھنا۔ (ابوداؤد)
- سورۃ کہف کی آخری دس آیات باقاعدگی سے پڑھنا۔ (النسائی)
- دجال کے شر سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگنا۔ (مسلم)
- جتنا ممکن ہو سکے دجال سے دور رہنا۔ (ابوداؤد)

- حضرت حذیفہ بن یمان ؓ فرماتے ہیں کہ جب دجال کا سنو تو اس سے بھاگو، اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر نکل جانے کی تلقین کرو، وہاں نہ جا سکیں تو انہیں کہو کہ اپنے گھروں میں جم کر بیٹھ جاؤ۔

(مستدرک حاکم)

صحابہ کرام کی روحانی واخلاقی صفات کی روشنی میں:

۱۔ صحابہ کرام کے دل باطنی بیماریوں اور روحانی آلائشوں (یعنی تکبر، حسد، ریا، لالچ، بخل، بغض وغیرہ) سے بالکل پاک وصاف اور خالص ومخلص تھے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سچے اللہ والے بزرگ کی خدمت میں اپنے آپ کو پامال کرے اور ان کی اصلاحی تربیت کے ذریعہ ان مہلک روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

۲۔ وہ علم کے اعتبار سے عالمِ امکان میں علمیت اور حقیقت شناسی کی آخری حد تک پہنچ گئے تھے جہاں تک ان سے پہلے انبیاء کرام کو چھوڑ کر کوئی انسان نہیں پہنچ سکا تھا اور نہ آئندہ پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ روحانی اور رحمانی علم کی جستجو کرے۔ یہ علم اللہ والوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس علم کے بغیر کائنات اور اس میں موجود اشیاء وحوادث کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔

۳۔ وہ روئے زمین پر سب سے کم تکلف کے حامل بننے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ہر مسلمان بے تکلفی، سادگی، اور جفاکشی اختیار کرے۔ مغرب کی ایجاد کردہ طرح طرح کی سہولیات اور عیش وعشرت کے اسباب سے سختی کے ساتھ بچنے کی کوشش کرے۔ ہر طرح کے حالات میں رہنے، کھانے، پینے، اور پہننے کی عادت ڈالیں۔ پیدل چلنے، تیراکی کرنے، گھڑسواری، نشانہ بازی اور ورزش کے ذریعہ اپنے آپ کو چاق وچوبند رکھنے کا اہتمام کریں۔

جان و مال سے جہاد فی سبیل اللہ:

جہاد اسلام کو بلندیوں پر لے جانے کا راستہ ہے اور مسلمانوں کی ترقی کا ضامن ہے۔ دجال کے کارندوں (یہودیوں) کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کے اندر جذبۂ جہاد کا رخ پھیر کر انہیں بے مقصد اور غیر اہم علمی تحقیق، معیشت و اقتصادی ترقی میں حلال و حرام کی تفریق کے بغیر مالی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مشغول کر کے جہاد کے ذریعہ حاصل ہونے والی بے مثال، تیز رفتار ترقی سے غافل اور محروم کر دیں۔ جہاد کی توہین، انکار و تردید حتیٰ کہ جہاد سے پیٹھ پھیر کر دوسری چیزوں میں فلاح و کامیابی اور نجات تلاش کرنے والے بنا کر اللہ تعالیٰ کے غضب اور انتقام کا شکار بنا دیں۔ جہاد وہ عمل ہے جس سے یہودیوں کی جان نکلتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کی بقا و فلاح اسی میں ہے کہ اپنی نئی نسل میں جذبۂ جہاد کی روح پھونک کر اس دنیا سے جائیں۔ اپنے اہل و عیال و متعلقین کا اللہ کے راستے میں جان و مال قربان کرنے کا ذہن بنائیں۔ جذبۂ جہاد اور شہادت کا شوق میں فنائیت کے بغیر مسلمانوں کی بقا و ترقی کا تصور پہلے تھا نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔

۳۔ مال و اولاد کا فتنہ:

فتنۂ دجال دراصل ہے ہی مال کی محبت اور مادیت پرستی کا فتنہ۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر مسلمان حلال و حرام کا علم حاصل کرے۔ ہر طرح کے حرام سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کرے۔ صرف اور صرف حلال مال کمائیں اور پھر اس

میں سے خود بھی فی سبیل اللہ خرچ کریں اور اپنے بچوں سے بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈلوائیں۔ اولاد کی دینی تربیت کریں اور اپنی محبت کو ان کے دینی کاموں اور جہاد فی سبیل اللہ میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔

۴۔ فتنۂ جنس سے حفاظت:

۱۔ مرد اور عورتیں مکمل طور پر الگ الگ ماحول میں رہیں جو شرعی پردہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

۲۔ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شرعی مراعات دینا۔ ان کی مخصوص ذمہ داریوں کے علاوہ دیگر ذمہ داریوں سے سبکدوش کرنا جو ان کی فطرت اور شریعت کے خلاف ہیں۔

۳۔ بالغ ہونے کے بعد مردوں اور عورتوں کی شادی کرنے میں دیر نہ کرنا۔

۴۔ نکاح کو زیادہ سے زیادہ آسان بنانا اور تنسیخِ نکاح کو ضابطہ میں لانا۔

۵۔ کسی بھی عمر میں جنسی اور نفسیاتی محرومی کو کم سے کم واقع ہونے دینا۔ بڑی عمر کے مرد اور عورتوں کو بھی پاکیزہ گھریلو زندگی گزارنے کے لئے نکاح ثانی کی آسانی فراہم کرنا۔

۶۔ کثرتِ نکاح اور کثرت اولاد کو رواج دینا ورنہ امتِ مسلمہ سکڑتے سکڑتے دجالی فتنہ کے آگے سرنگوں ہو جائے گی۔

۷۔ مردوں کے لئے ایک سے زیادہ شادی۔ دوسری شادی ترجیحاً

بیوہ، مطلقہ، خلع یافتہ یا بے سہارا عورت سے کی جائے۔

۸۔ بیوہ اور مطلقہ عورتوں کی جلد دوسری شادی کا بندوبست کیا جائے۔

۹۔ شادی کے خرچ کو کم سے کم کیا جائے۔ بیوہ اور مطلقہ کے نکاح ثانی پر معاشرے کی پابندیوں کا خاتمہ کیا جائے۔

۱۰۔ ماہر اور تجربہ کار دائیوں کی زیرِ نگرانی گھر میں ولادت کا انتظام کیا جائے اور آپریشن سے حتیٰ الوسع بچا جائے۔

فتنۂ غذا سے حفاظت:

دجال کے فتنہ میں سب سے آسان شکار حلال وطیب کے بجائے حرام مال اور غذا کے شوقین جسم پر ہوتا ہے۔ لہٰذا جن چیزوں کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اس سے سختی سے بچا جائے۔ حرام لقمہ، حرام گھونٹ اور حرام لباس سے اپنے آپ کو گندہ نہ کیا جائے۔ مصنوئی طور پر پیدا کی ہوئی غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔ امت مسلمہ اپنے علاقوں میں فطری اور قدرتی غذا کے حصول کے لئے زراعت، باغبانی اور شجر کاری، حیوانات کی قدرتی افزائشِ نسل پر توجہ دی جائے۔ کیمیکل اجزاء سے پاک اجناس، پھل، گوشت اور دودھ حاصل کر کے ان کے مضر اثرات سے بچا جائے۔

میڈیا کے فتنہ سے حفاظت:

دجالی قوتوں کا سب سے اہم ہتھیار جھوٹ، مکر و فریب، جھوٹا پروپگنڈا، افواہیں، جھوٹے الزامات، دعوے اور دھمکیاں ہیں۔ اس دور کے مسلمانوں کو جدید ذرایع ابلاغ کے فتنے سے بچنا لازم ہے۔

(صبح و شام) سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ انہیں حق و باطل میں اور اصل و نقل میں تمیز کی صلاحیت عطا فرمائے۔

دعا کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بھی بچیں اور ظاہر و باطن میں تقویٰ کا اہتمام کریں اس کی برکت سے اہل ایمان میں روحانی طاقت اور فرقان حاصل ہوتا ہے۔ یعنی ایسی فہم و فراست جس سے صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

میڈیا پر انحصار کرنے کے بجائے حقیقتِ حال معلوم کرنے کے دوسرے نجی طریقے استعمال کئے جائیں۔ صحیح ذرائع سے زمینی حقیقتوں کو سمجھا جائے۔ علماء حق اور صالحین مشائخ سے رابطہ رکھنا بہت ضروری ہے۔

اگر جدید میڈیا سے کوئی خبر سنیں تو ان کی رو میں بہہ جانے کے بجائے ان کا تجزیہ کریں۔ جن اداروں، دینی افراد، نظریات یا جہادی تحریکوں کے متعلق افواہی خبریں فراہم کی جارہیں ہیں، ان پر بلا تحقیق یقین نہ کیا جائے۔

دین و مذہب اور ملک و ملت کے مفاد کے خلاف کسی خبر کو بلا تحقیق آگے نہ

پھیلایا جائے۔ ہمیشہ خیر کی بات آگے پھیلائی جائے۔ افواہوں کا آسان شکار بننے کے بجائے مومنانہ فراست کا اظہار کیا جائے۔

شیطانی فتنہ سے حفاظت:

شیطان نے جنت سے نکالے جانے کے وقت قسم کھائی تھی کہ وہ آدمؑ کی اولاد کو گمراہ کرنے کا ہر ممکن جتن کرے گا جس کے ذریعہ اسے جنت میں جانے سے روک دے اور اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا۔ شیطان کا سب سے بڑا آلہ کار دجال ہے۔ اس لئے شیطان کی پوجا اور دجال کی جھوٹی خدائی کو تسلیم کرنا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ ان دونوں چیزیں یعنی شیطانیت اور دجالیت کی تعظیم و تشہیر کے لئے آج کل کچھ شیطانی علامات اور دجالی نشانات باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت دنیا بھر میں پھیلائے جارہے ہیں۔ ان کو فروغ دے کر عنقریب ظہور ہونے والا ''ایک آنکھ کا شیطان'' سے لوگوں کو مانوس کیا جارہا ہے۔ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی ان علامات کو پہچاننا اور ان کی نحوست سے خود کو اور دوسروں کو بچانا ان کے پیچھے پیچھے آنے والے خفیہ شیطانی پیغامات کو مسترد کر کے رحمانی پیغامات کو پھیلانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ شیطان کی تین علامات میں آگ، سانپ اور سب سے مشہور علامت اکلوتی آنکھ ہے۔ جو دجال کی قابل نفرت پہچان ہے۔ دجال کے نمائندے اسے طاقت کا سرچشمہ بتا کر دنیا بھر کے لوگوں کو اس سے مرعوب کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اہرام مصر کی تکونی علامت اور عمارات، سانپ، آگ

(شیطان آگ سے بنا ہے) شیطان کے سینگ، سیاہ اور سفید خانے (روشنی کے مقابلہ میں تاریکی کا اظہار)، 666 کا عدد، گانوں اور پاپ میوزک میں شیطانی بول، فلموں کے وہ مناظر جن میں شیطانی علامات اور نشانات کی تشہیر کی جاتی ہے۔ سب سے بڑھ کر دو شیطانی کاموں سے مکمل طور پر بچا جائے جو شیطان کی پوجا کرنے والے اور دجال کی راہ ہموار کرنے والوں کے آزمودہ حربے ہیں۔

۱۔ فحاشی: یعنی جنسی بے راہ روی جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس سے وہ با آسانی دجال کا غلام اور شیطان کا پجاری بن جاتا ہے۔

۲۔ جادوگری: شیطان کو خوش کرنے کے لئے اور دنیاوی فائدے حاصل کرنے کے لئے شیطانی قوت کی مدد سے جادو کو سائنٹیفک طریقوں سے فروغ دینے کے لئے شیطان کے چیلے جدید انداز اختیار کررہے ہیں۔ اس شیطانی چال سے بچیں جس میں پھنسنے والا ایمان سے ہاتھ دھو کر دھوکے میں پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے موت کے سکرات آن گھیرتے ہیں۔

(دجال 2 ۔مفتی ابولبابہ شاہ منصور)

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جبکہ دین میں کمزوری آچکی ہوگی اور علم رخصت ہو رہا ہوگا۔ اس کے خروج کے بعد دنیا میں رہنے کی مدت چالیس روز ہوگی۔ اس مدت میں وہ گھومتا رہے گا۔ ان چالیس روز میں ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن

ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہو گا۔ پھر اس کے باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہو گا جس پر وہ سوار ہو گا۔ اس گدھے کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہو گا۔ دجال لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں حالانکہ وہ کانا ہو گا اور (ظاہر ہے) تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ”ک۔ف۔ر (کافر)“ لکھا ہوا ہو گا جسے ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔ وہ ہر پانی اور گھاٹ پر اترے گا سوائے مدینہ اور مکہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کر دیا ہے اور ان کے دروازوں اور راستوں پر فرشتے کھڑے ہیں (تاکہ دجال اندر داخل نہ ہو سکے)۔ اس کے ساتھ روٹی کے ذخیرے پہاڑ کی مانند ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو اس کی پیروی کریں گے سب لوگ مشقت میں ہوں گے۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ ایک نہر کو وہ جنت کہے گا اور دوسری نہر کو آگ کہے گا، پس جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے جنت رکھا ہے وہ درحقیقت آگ ہو گی اور جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے آگ رکھا ہے تو وہ درحقیقت جنت ہو گی۔ اللہ اس کے ساتھ شیطان بھیجے گا جو لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے اور اس کے ساتھ ایک عظیم فتنہ یہ ہو گا کہ وہ بادلوں کو حکم دے گا تو وہ بارش برساتے ہوئے نظر آئیں گے اور وہ ایک شخص کو قتل کرے گا اور پھر لوگوں کو نظر آئے گا کہ وہ اسے زندہ کر رہا ہے۔ دجال کو اس ایک شخص کے علاوہ کسی اور کو مارنے یا زندہ کرنے کی قدرت

نہیں ہوگی اور وہ کہے گا: لوگو! کیا اس جیسا کارنامہ رب کے سوا کوئی کرسکتا ہے (یعنی میرا یہ کارنامہ رب ہونے کی دلیل ہے)۔

پس مسلمان شام کے ''جبل دخان'' کی طرف بھاگ جائیں گے۔ دجال وہاں آ کر ان کا محاصرہ کرلے گا۔ یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا جو مسلمانوں کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔ پھر فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے وہ مسلمانوں سے کہیں گے: اس خبیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جن ہے (اس کا مقابلہ مشکل ہے)۔ الغرض جب مسلمان اس سے مقابلہ کے لئے روانہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ہوں گے۔ جب نماز کی اقامت ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا! یا روح اللہ! آگے بڑھئے (اور نماز پڑھائیے)۔ آپ فرمائیں گے! تمہارے امام کو آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہئے۔ غرض نماز ادا کر کے یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ پس کذاب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلنے لگتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو پکڑ لیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔ حتیٰ کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ یا روح اللہ! یہودی یہ چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بھی دجال کا پیروکار ہوگا اسے قتل کرکے چھوڑیں گے۔

(مسند احمد)

حضرت مجمع بن جاریہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
دجال مدینہ کے قریب آئے گا اور اس کے بیرونی علاقوں پر قابض ہو جائے گا مگر اسے مدینہ میں داخل ہونے سے روک دیا جائے گا۔ پھر وہ بیت المقدس میں جبل ایلیاء کے پاس آئے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا۔ مسلمان اس محاصرہ کی وجہ سے شدید مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ بالآخر مسلمانوں کے امیر کہیں گے کہ تم لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔ اٹھو اور اس شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے یا تو اللہ سے جا ملو یا پھر تمہیں فتح نصیب ہو جائے۔ وہ دجال سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کریں گے، جیسے ہی صبح ہو گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے۔ نماز ہو گی اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے۔ اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اللہ تعالیٰ نے مسیح دجال کو ہلاک کر دیا اور مسلمان غالب آ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے اور اس کے ساتھی شکست کھا جائیں گے۔ یہاں تک کہ درخت، پتھر اور مٹی بول کر کہیں گے کہ: اے مومن! میرے پیچھے ایک یہودی ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔ (مستدرک حاکم)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے ''لُد'' پر جا کر پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ آج کل لُد اسرائیل کا ایک شہر ہے۔

(صحیح مسلم)

دجال کے فتنے سے بچنے کی دعائیں

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فَتْنَۃِ الْمَمَاتِ،
اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ • (صحیح بخاری)

اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ • (مسلم)

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْجَھَنَّمَ وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ • (ابو داؤد)

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَارِ • أَعُوذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ بَاطِنِھَا وَظَاھِرِھَا وَأَعُوذُبِکَ مِنَ الاَعْوَرِ الْکَذَّابِ • (تھذیب الآثار)

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْکَسَلِ وَ اَرْذَلِ الْعُمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ •
(بخاری)

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْھَرَمِ والْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَ مَنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْنَّارِ وَ عَذَابِ الْنَّارِ وَ مَنْ شَرِّفِتْنَۃِ الْغِنَی وَ أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الفَقْرِ أَعُوذُبِک مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّال • اللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّی خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مَنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الْدَّنَسِ وَ بَاعِدْ بَیْنِی وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب • (بخاری)

اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْنَّارِ وَ عَذَابِ الْنَّارِ وَ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَ شَرِّفِتْنَۃِ الْغِنَی • اللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَ اَنْقِ قَلْبِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا اَنْقَیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ بَاعِدْ بَیْنِی وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ • اللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْھَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ •

(سنن النسائی)

3 ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت بی بی مریم علیہ السلام:

حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دنیا بھر میں چار عورتیں افضل ترین ہیں: مریم بنت عمران ؓ، آسیہ ؓ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد ؓ اور فاطمہ بنت محمد ؓ۔ (جامع الترمذی)

جب اللہ کے فرشتے نے حضرت مریم ؑ کو خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کرلیا ہے اور وہ انہیں ایک بیٹا عطا کرنے والا ہے جو عزت والا، پاکیزہ، معزز و محترم نبی ہوگا۔ معجزات کے ساتھ اس کی مدد کی جائے گی۔ یہ سن کر حضرت مریم ؑ بہت متعجب ہوئیں کہ بغیر باپ کے بچہ کس طرح ہوگا، ان کا کوئی شوہر ہی نہیں تو بچہ کیسے ہوگا؟ فرشتے نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو فقط یہ کہتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔

حضرت مریم ؑ نے اس پر سرِ تسلیم خم کرلیا اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگئیں۔ انہیں اندازہ ہوگیا کہ اس کام میں انہیں بڑی کڑی آزمائش سے گزرنا ہوگا۔ لوگ ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کریں گے کیونکہ وہ حقیقت سے بے خبر ہوں گے اور ان کی نظر صرف ظاہری حالات پر ہوگی۔ حضرت مریم ؑ مسجد اور اپنی عبادت گاہ سے صرف ماہواری کے ایام میں باہر نکلتی تھیں یا پھر اس وقت جب انہیں مسجد سے باہر پانی یا غذا کے حصول کی ضرورت پیش آتی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت خدائے واحد لاشریک لہٗ کی قدرت کی نشانی اور مظہر ہے کہ آپ کی ولادت بن باپ کے ہوئی۔ قرآن کریم میں آپ کا ذکر عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کہہ کر کیا گیا۔

حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب یہودیوں کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو چونکہ یہودیوں نے توریت میں پڑھا تھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام ان کے دین میں تبدیلیاں کریں گے یعنی یہودیوں نے جو توریت میں تحریفات کی ہیں ان کو بدل کر اللہ کے اصل احکامات کو رائج کریں گے۔ اس لئے یہودی ان کے دشمن ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کریں گے کہ یہ یہودی اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور مجھے قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ایک دن آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا '' من انصاری الی اللّٰہ '' (یعنی کون میرا مددگار ہوگا اللہ کے دین کی طرف)۔ بارہ لوگوں نے کہا کہ '' نحن انصارُ اللّٰہ أمنا با للّٰہ و اشھد بأنّا مسلمون '' یعنی ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں'' یہی لوگ حواریون کہلائے۔

یہودی اپنے کفر پر ڈٹے رہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اس شخص کو جس کا نام ططیانوس تھا آپ کے مکان پر بھیجا کہ آپؑ کی شناخت

کر کے نشاندہی کرے تاکہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور ططیانوس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہوگئی۔ یہودیوں نے ططیانوس کو پکڑ لیا، اس نے بہت شور مچایا کہ میں عیسیٰؑ نہیں ہوں۔ یہودیوں نے کہا کہ اگر تو عیسیٰؑ نہیں ہے تو عیسیٰؑ کہاں گئے۔ ططیانوس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل سے یہودی شک وشبہ میں پڑ گئے اور آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا یہاں تک کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے!

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى إِنِّىٓ مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ٥

(سورۃ آل عمران: ۵۵)

جب اللہ نے فرمایا! اے عیسیٰ! میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور میں تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور تمہیں کافروں سے پاک کر دوں گا اور تمہارے ماننے والوں کو تمہارے منکروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا، پھر تم سب لوگوں کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے، سو جن امور پر تم اختلاف کرتے تھے ان کا فیصلہ کر دوں گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِندَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ O

(سورۃ آل عمران ۔ ۵۹)

بے شک: اللہ کی نظر میں عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے کہ ان کو بھی مٹی سے بنایا پھر اس سے کہا کہ ہو جا سو وہ ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے چھ سال بعد تک حضرت مریم علیہ السلام حیات رہیں۔ قرب قیامت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے اور نبی آخر الزمان ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے، دجال اور خنزیر کو قتل کریں گیا ور صلیب توڑ دیں گے۔ آپ پینتالیس سال دنیا میں رہیں گے اور جب آپ کا انتقال ہو گا تو مدینہ منورہ میں روضۂ رسول ﷺ میں دفن ہوں گے۔ آپ شریعتِ محمدی کے مطابق فیصلے کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات:

۱۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردہ انسانوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔

۲۔ پیدائشی نابینا کی بینائی ٹھیک کر دیتے تھے۔

۳۔ کوڑھی اور جذامی کو اچھا کر دیتے تھے۔

۴۔ مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا تھا۔

۵۔ آپ یہ بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا ہے اور گھر میں کیا ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُواْ فِيْهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْناً O بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً O وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيْداً O (سورۃ النساء: ۱۵۷ ۔ ۱۵۹)

یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ

السلام کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا۔ یقین جانو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں۔ انہیں اس کا کوئی یقین نہیں، وہ محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں، البتہ اتنا یقین ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلاً لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ O
وَلَوْ نَشَاء لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ O
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ O

(سورۃ الزخرف: ۵۹ ـ ۶۱)

وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تو محض ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو مثال بنایا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے جو زمین میں جانشین ہوتے۔ یقیناً وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

قیامت کی ایک نشانی ہیں، سوتم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو اور میری اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب ضرور تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، مال بکثرت ہوگا، حتیٰ کے اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا! اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو۔

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً O

(سورۃ النساء ۔ ۱۵۹)

اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں نے (حضرت) عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا۔ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں، چوڑے سینے والے تھے اور درمیانے قد کے تھے۔ (حضرت)

موسیٰ (علیہ السلام) گندمی رنگت، دراز قد اور سیدھے بالوں والے، گویا آپ زط قبیلے کے لوگوں میں سے ہوں۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! تم لوگوں کا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ (صحیح بخاری)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس نازل ہوں گے۔ (طبرانی کبیر)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لئے قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔ ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا! آخر میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لایئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ اس کے جواب میں عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے اس وقت میں امامت نہیں کروں گا تمہارے بعض بعض کے لئے امیر ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اس فضیلت و بزرگی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور اس وقت کی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کرنا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر اتریں کے اور آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ، پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔ آپ اس کے ذریعہ زمین پر اتر آئیں گے اور امام مہدی سے ملاقات کریں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش اخلاقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور آپ سے فرمائیں گے:

اے اللہ کے نبیؑ! امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اللہ تعالیٰ نے اسی امت کو عطا فرمائی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ اے اللہ کے نبیؑ! یہ لشکر کا انتظام اب آپ کے سپرد ہے۔ آپ جس طرح چاہیں ہمیں حکم دیں۔ وہ فرمائیں گے کہ یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت رہے گا، میں تو صرف دجال کے قتل کے لئے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہاتھ سے مقدر ہے۔ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن ایک ہی ہوگا۔ یعنی دین اسلام کا مکمل نفاذ جس کے سائے میں ظلم اور زیادتی کا خاتمہ، امن و عافیت کا حصول، اللہ کے کلمہ کا بلند کرنا وغیرہ۔

حضرت سعید بن مسیّبؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے: وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں ابن مریمؑ عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوکر صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ کا خاتمہ کردیں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دیندار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم (علیہ السلام) تم میں نازل ہوں گے اور اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر ؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایک جماعت قیامت تک حق کی سربلندی کے لئے برسرِ پیکار رہے گی۔ فرمایا! پس عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا کہ آیئے نماز پڑھایئے۔ آپؑ فرمائیں گے! نہیں! اللہ نے اس امت کو اعزاز بخشا ہے اس لئے تم ہی میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ (مسلم و مسند احمد)

حضرت عثمان بن ابو العاص ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کے امیر (حضرت مہدی) ان سے فرمائیں گے کہ اے روح اللہؑ! آگے بڑھئے اور نماز پڑھایئے۔ وہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ بعض بعض پر امیر ہیں تو ان کے امیر

آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ (مسند احمد، مستدرک حاکم)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول فجر کے وقت ہوگا۔ امام مہدی کی قیادت میں مسلمان کفار سے جنگ کر رہے ہوں گے۔ دجال ظاہر ہو چکا ہوگا اور مسلمانوں پر بہت سخت وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کے خروج کے وقت خراب حالات اور مسلمانوں کی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! اس وقت لوگوں کے اندر ایک شدید قسم کے زلزلہ کی سی کیفیت ہوگی اور صبح کے وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ سو اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر کو شکست دے گا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میرے اور ان کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ ان کا قد و قامت درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید ہوگا، زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی ایسے (صاف اور چمک دار) ہوں گے گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ اسلام کی خاطر کفار سے جنگ کریں گے۔ صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ لینا بند کر دیں گے۔ اللہ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کو ختم کر دے گا اور انہی کے ہاتھوں مسیح دجال ہلاک ہوگا۔ پس حضرت

عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

مجمع بن جاریہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا! ابن مریمؑ دجال کو بابِ لُد پر قتل کریں گے۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایسی امت کیسی ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول دور میں میں ہوں اور آخری دور میں (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ (حاکم، مشکوۃ، نسائی)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم میں سے جو عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو پائے ان کو میرا سلام پہنچا دے۔ (مستدرک حاکم)

حضرت واثلہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی۔ زمین میں دھنسا دینے والا ایک واقعہ مشرق میں، ایک مغرب میں، ایک جزیرۃ العرب میں، دجال، دھواں، نزولِ عیسیٰ (علیہ السلام)، یاجوج و ماجوج، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئے محشر کی طرف لے جائے گی چھوٹی بڑی چیونٹیوں کو جمع کرے گی۔ (یعنی ہر چھوٹے بڑے، ضعیف وقوی کو محشر میں جمع کردے گی)۔

(طبرانی، مستدرک حاکم، کنز العمال)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا ارشاد ہے کہ تورات میں حضرت محمد ﷺ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ان کے پاس دفن کیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے کسی کو نہیں دی گئی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا (یعنی مسلمانوں کا) ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا حتیٰ کہ یہ لشکر اہل ہند کے بادشاہوں کو طوق و زنجیروں میں جکڑ لے گا۔ اللہ اس لشکر کے گناہ معاف کردے گا پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم (علیہ السلام) کو پائیں گے۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف، کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں ساتھی (حضرات ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ) کے برابر میں دفن کیا جائے گا، پس وہاں ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

(طبرانی، درالمنثور)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ (علیہ السلام) ضرور نازل ہوں گے۔ پھر اگر وہ میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر یا محمد کہیں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔ (مجمع الزوائد، تفسیر روح المعانی سورۃ الاحزاب)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) دنیا میں نازل ہونے کے اکیس سال بعد نکاح کریں گے اور نکاح کے بعد دنیا میں انیس سال تک قیام کریں گے (اس طرح دنیا میں ان کے قیام کی مدت چالیس سال ہو جائے گی)۔ (فتح الباری)

حضرت عمرو بن سفیان تابعیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری مرد نے ایک صحابی کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر کے بارے میں فرمایا تھا کہ دجال مدینہ سے باہر بنجر زمین تک آئے گا کیونکہ مدینہ طیبہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہے۔ پس مدینہ طیبہ میں ایک دو مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کے نتیجے میں منافق مرد اور عورتیں مدینہ طیبہ سے نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

پھر دجال شام کی طرف آئے گا اور شام کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کر لے گا۔ جب محاصرہ طول کھینچے گا تو ایک مسلمان اپنے ساتھیوں سے کہے گا۔ اے مسلمانوں تم اس طرح کب تک رہو گے کہ تمہارا دشمن تمہارے اس پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالے رہے۔ تم ان پر ٹوٹ پڑو، تمہیں دو فائدوں میں سے ایک ضرور ملے گا یا تو اللہ تعالیٰ تم کو شہادت عطا کرے گا یا فتح

نصیب کرے گا۔ یہ سن کر مسلمان جہاد کی بیعت کریں گے، اللہ جانتا ہے کہ ان کی طرف سے یہ بیعت بالکل سچی ہوگی۔

پھر ان پر ایسی تاریکی چھا جائے گی کہ اپنا آپ بھی سجھائی نہ دے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ پس ان کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی مٹ جائے گی۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی۔ لوگ ان سے پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) ہوں۔ اللہ کی پیدا کردہ جان اور اس کا کلمہ ہوں۔ تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو یا تو اللہ دجال اور اس کے فوجیوں پر آسمان سے بڑا عذاب نازل کر دے، یا ان کو زمین میں دھنسا دے، یا ان کے اوپر تمہارا اسلحہ مسلط کر دے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔

مسلمان کہیں گے کہ یہ آخری صورت ہمارے لئے اور ہمارے قلب کے لئے زیادہ قابلِ قبول ہے۔ چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے اور ڈیل ڈول والے یہودی کو بھی دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس سے تلوار بھی نہ اٹھائی جا سکے گی۔ پس مسلمان پہاڑوں سے اتر کر ان پر مسلط ہو جائیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

(الدرالمنثور)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، وہ پنج وقتہ نمازیں پڑھائیں گے، جمعہ کی نمازیں پڑھائیں گے، حلال چیزوں کی کثرت کر دیں گے۔ گویا میں انہیں بطنِ روحا کے مقام پر دیکھ رہا ہوں کہ ان کی سواریاں ان کو حج وعمرے کے واسطے لئے جا رہیں ہیں۔

(کنز العمال)

حضرت سلمہ بن نفیل السکونیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے نزول تک جہاد منقطع نہیں ہوگا۔

(سیرۃ المغلطائی، مسند احمد)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بلاشبہ: وہ (قیامت) اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو۔ آپ ﷺ نے فرمایا! دھواں، دجال، خروج دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، خروجِ یاجوج و ماجوج، اور تین جگہ سے زمین کا دھنسنا، ایک مشرق میں، ایک جگہ مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں زمین کا دھنس جانا، سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی وہ یمن میں عدن سے نکلنے والی ایک آگ ہے جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے: قریب ہے کہ تمہارے درمیان عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور اس وقت مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی شخص اسے قبول ہی نہیں کرے گا۔ اس زمانے میں ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ (صحیح بخاری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک:

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تمام انبیاء علاتی (باپ شریک) بھائی کی طرح ہیں۔ان کی مائیں الگ الگ ہیں مگر سب کے دین ایک ہیں۔ میں عیسیٰ بن مریمؑ کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ بلاشبہ نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد اور سرخ سفیدی مائل رنگ کے ہوں گے۔ ان کے اوپر ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے ہوں گے۔ بال سیدھے ہوں گے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے معلوم ہوں گے مگر ان کا سر گیلا نہ ہوگا۔ (ایک روایت میں کچھ گھنگریالے بال کا بھی ذکر آیا ہے)۔

وہ صلیب کے ٹکڑے کر دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور لوگوں کی اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دور میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو ختم کر دے گا۔ ان کے عہد میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا۔ زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے اور گائیں ساتھ پھریں گی، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ان کی حکومت چالیس سال تک رہے گی پھر وہ وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کا نماز جنازہ ادا کریں گے۔

(مسند احمد، مستدرک حاکم)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میں کعبۃ اللہ کے پاس ہوں۔ میں نے ایک گندمی رنگ کے شخص کو دیکھا جیسے تم نے بہت اچھی گندمی رنگت کے آدمی دیکھے ہوں گے۔ ان کے کندھوں تک بال تھے جیسے تم نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں گے اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی، ان میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہیں۔ لوگوں میں سب سے زیادہ وہ عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہیں۔ (صحیح مسلم)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بچا لیا ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی اور دوسری جو عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ ہو گی۔ (سنن النسائی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجال کے قتل کے لئے تیار ہوں گے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس میں یہ تاثیر ہو گی کہ جس کافر کو آپؑ کی سانس کی ہوا لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک جائے گا جہاں تک نظر جائے گی۔ وہ دجال کا تعاقب کریں گے اور بابِ لدُ (اسرائیل) کے پاس اسے گھیر لیں گے اور اسے نیزے سے قتل کر کے اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔

دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اس طرح پگھلنے لگے گا کہ اگر آپؑ اسے قتل نہ بھی کرتے تو وہ کافر نمک کی طرح خود بخود پگھل کر ختم ہو جاتا۔ پھر لشکر اسلام دجال کے لشکر کو جو اکثر یہودی ہوں گے کثرت سے قتل کرے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی زمین کی سیر کریں گے اور جن لوگوں کو دجال سے مصیبت پہنچی تھی ان کو تسلی دیں گے اور ان کے نقصان کی تلافی کریں گے۔ خنزیر قتل کر دئے جائیں گے، صلیب جس کو نصاریٰ پوجتے ہیں توڑ دی جائے گی۔ کسی کافر سے جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ وہ اس وقت ایمان لے آئے گا۔ پس اس وقت روئے زمین پر اسلام پھیل جائے گا، کفر مٹ جائے گا اور دنیا سے ظلم وستم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (عمدۃ الفقہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجتہد ہوں گے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہوئے شریعتِ محمدی کی پیروی کریں گے۔ جس کی علامت کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے امام (حضرت مہدی) کے پیچھے نماز پڑیں گے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپؑ شریعت محمدی کی پابندی کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر چہ پیغمبر ہیں لیکن ان کی شریعت کا دور سرورِ کائنات ﷺ کی رسالت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ جب وہ دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو آپ ﷺ کی امت میں شریک ہو کر قرآن وسنت کے موافق عمل کریں گے اور قرآن وحدیث سے احکام نکالیں گے۔ وہ کسی مجتہد کے تابع نہیں ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ کریں گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ضرور فج روحاء کے مقام پر حج یا عمرے کا یا دونوں کی نیت کر کے احرام باندھیں گے۔ (صحیح مسلم)

فج روحاء مدینہ طیبہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے جسے ذوالحلیفہ اور آج کل بیرٔ علیؓ کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے:

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
البتہ ضرور ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عادل حکمران اور منصف امام ہو کر نازل ہوں گے۔ وہ میری قبر پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے اپنے شاگردوں سے کہا:

اے میرے بھتیجو! اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنا تو کہنا کہ ابو ہریرہ آپؑ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

قیامت کی علاماتِ صغریٰ

۱۔ لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی۔

یہ اسلامی فتوحات کی کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ ان فتوحات میں کثرت سے لونڈیاں جنگی قیدیوں کے طور پر ہاتھ لگیں گی۔ لونڈی بچے کو جنم دیں گی جو اس کا مالک ہوگا کیونکہ وہ اس کے مالک کا بچہ ہوگا۔ دوسری توجیح یہ ہے کہ یہ والدین کی نافرمان اولاد کی طرف اشارہ ہے، یعنی بچہ یا بچی اپنی ماں سے ایسی سختی سے پیش آئے گا جیسے وہ اس کا آقا ہو۔ یہ دونوں باتیں ممکن ہیں۔

۲۔ برہنہ پیر، ننگ دھڑنگ اور محتاج بکریوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔ جیسا کہ عرب ممالک میں آج کل ہو رہا ہے۔

۳۔ معاملات کو نااہل لوگوں کے سپرد کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ (بخاری)

۴۔ کم علمی اور جہالت کا ظہور۔

۵۔ قتل وغارت کی کثرت۔ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک قیامت سے پہلے وہ زمانہ بھی آئے گا جب جہالت ڈیرے ڈال دے گی، علم اٹھ جائے گا، ''ہرج'' (قتل وغارت) کی کثرت ہوگی۔

۶۔ شراب کے لئے دوسرے نام ایجاد ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت کے لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل دیں گے۔

(مسند احمد وسنن نسائی)

۷۔ زنا اور بدعہدی کی کثرت ہوگی۔

۸۔ آدمی ریشم پہنیں گے۔

۹۔ گانے بجانے کو جائز سمجھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ریشم پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔ (بخاری)

۱۰۔ گانے والیوں کی کثرت ہوگی۔

۱۱۔ فحش کاری اور فحش گوئی کا ظہور ہوگا۔

۱۲۔ قطع تعلق عام ہوگا۔

۱۳۔ امین کو خائن سمجھ کر اس پر تہمتیں لگائی جائیں گی۔

۱۴۔ خائن کو امین سمجھ کر اس کی عزت کی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت کی نشانیوں میں فحش کاری، فحش گوئی، قطع تعلقی، امین کو خائن اور خائن کو امین سمجھنا ہے۔ (مسند احمد، بزار)

۱۵۔ مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا۔ یعنی آدمی مسجد سے گزر جائے گا اور نماز نہیں پڑھے گا۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مسجد کو راستوں کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

۱۶۔ ناگہانی اور اچانک موتوں کی کثرت ہوگی۔

۱۷۔ ایک ہی دعوت دینے والی دو بڑی جماعتوں میں جنگ ہوگی۔

۱۸۔ وقت میں سے برکت اٹھ جائے گی۔

۱۹۔ زلزلوں کی کثرت ہوگی۔

۲۰۔ فتنوں کا ظہور اور شر کا عام ہونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت آئے گی جب علم سمیٹ لیا جائے گا، زلزلے کثرت سے آنے لگیں گے، فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل و غارت بڑھ جائے گی۔ (بخاری، مسلم، سنن ابن ماجہ)

۲۱۔ تمام قومیں امت مسلمہ پر متفقہ طور پر پل پڑیں گی جیسے کھانے والے ایک پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ (راوی حضرت ثوبانؓ)

۲۲۔ علم کم عمر لوگوں کے پاس تلاش کیا جائے گا۔ ان سے مراد وہ طالب علم ہیں جن کو علم پر قدرت حاصل نہیں ہوتی، ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے اور فتوے لئے جائیں گے۔ جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت کی علامت میں کم عمر لوگوں کے یہاں علم کی تلاش ہے۔ (طبرانی)

۲۳۔ عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ انہوں نے جسم کے کچھ حصوں کو ڈھانپ رکھا ہوگا اور کچھ کو کھول رکھا ہوگا۔ ایسی عورتیں جو تنگ اور شفاف لباس پہنتی ہیں درحقیقت وہ بھی ننگی ہوتی ہیں۔

۲۴۔ احمقوں کا مجلسوں میں سینہ تان کر بیٹھنا (یعنی صدر مجلس ہونا) اور عام لوگوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو کرنا۔ (مسند احمد، طبرانی)

۲۵۔ آدمی اسی کو سلام کرے گا جس سے اس کی جان پہچان ہوگی۔ (مسند احمد)

۲۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ حلال مال حاصل کر رہا ہے یا حرام۔ (بخاری)

۲۷۔ جھوٹ عام ہو جائے گا اور کثرت سے بولا جائے گا۔

۲۸۔ بازار کثرت سے ہوں گے جس سے تجارت کی کثرت اور اس کی وسعت کا پتہ چلے گا۔ (ابن حبان)

۲۹۔ شیطانوں کے لئے سواری بھی ہوگی اور گھر بھی۔ (سنن ابوداؤد)

۳۰۔ مسجدوں اور ان کے ساز وسامان اور ان کی ٹیپ ٹاپ کے بارے میں لوگ ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ (مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۱۔ لوگ اپنے سروں پر سیاہ خضاب لگائیں گے۔ وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۲۔ رسول اللہ ﷺ کے دیدار کی تمنا ہوگی۔ اس وقت جب فتنے عام ہو جائیں گے اور دین پر عمل کرنا بہت کم ہو جائے گا تو ایسے لوگ بھی ہوں گے جو رسول اللہ ﷺ کو اپنے اہل وعیال سے زیادہ چاہنے والے ہوں گے۔

(بخاری، مسلم)

۳۳۔ طاعت گزاری اور آخرت کے عمل پر لوگ کم توجہ دیں گے۔

۳۴۔ لوگوں میں بخل بڑھ جائے گا۔ مال والا مال میں بخل کرے گا، علم والا علم میں بخل کرے گا، کاریگر اپنی کاریگری میں اور مہارت میں بخل کرے گا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

۳۵۔ لوگ ایک دوسرے کو بغیر کسی مقصد کے قتل کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر وہ وقت آ کر رہے گا جب نہ قاتل کو پتہ ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ (مسلم)

۳۶۔ سب لوگ عام طور پر مال لوٹ کھسوٹ کریں گے۔ وہ اس لوٹنے اور دھوکہ وفریب سے پرہیز نہیں کریں گے۔

۳۷۔ امانتیں لوٹ کا مال ہوجائیں گی۔

۳۸۔ احکام شریعت نفس پر گراں گزریں گے۔

۳۹۔ آدمی اپنی بیوی کا کہا مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔

۴۰۔ آدمی اپنے باپ سے بدسلوکی سے پیش آئے گا اور اپنے دوست کو اپنے نزدیک کرے گا۔

۴۱۔ مسجدوں میں شور بلند ہوگا۔

۴۲۔ سب سے کمینہ قوم کا لیڈر اور فاسق قبیلے کا سردار ہوگا۔

۴۳۔ آدمی کا احترام اس کی برائی کے خوف سے ہوگا نہ کہ فضل وکرم کی بنا پر کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب مال غنیمت گردش کرنے لگے گا، جب امانتوں کو مال غنیمت سمجھا جائے گا، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا، آدمی اپنی بیوی کا کہا مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا، جب اپنے دوست سے حسن سلوک کرے گا اور باپ سے بدسلوکی ہوگی، مسجدوں میں شوروغوغا بلند ہوگا، جب قوم کا

لیڈر ذلیل ترین شخص ہوگا اور بدکار قبیلہ کا سردار ہوگا، انسان کی عزت اس کے شر کے خوف سے ہوگی، شراب پی جائے گی، ریشم پہنا جائے گا، گانے والیاں اور موسیقی کو اپنایا جائے گا، اس امت کے آخری لوگ پہلوں پر لعنت کریں گے تو اس وقت سرخ آندیاں یا زمین میں دھنسنے یا شکلوں کا مسخ ہونے کا انتظار کرو۔ علامات کا پے در پے اس طرح ظہور ہوگا جیسے کہ موتیوں کی پرانی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور موتی پے در پے گر رہے ہوں۔ (ترمذی)

۴۴۔ فتنہ وفساد کی زیادتی کی وجہ سے پولیس کی نفری بڑھ جائے گی۔

۴۵۔ لوگ امامت کے لئے ایسے آدمی کو آگے کریں گے جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہوگی خواہ فقہ وفضیلت میں سب سے کم ہو۔

۴۶۔ حکومت کی خریداری۔ یعنی رشوت دے کر منصب حاصل کئے جائیں گے۔

۴۷۔ خون کی ارزانی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! چھ باتوں سے پہلے نیک عمل کرلو، احمقوں کی حکومت، پولیس کی کثرت، حکومت کی خریداری، خون کی ارزانی، قطع تعلقی، قرآن کو گیت کے انداز میں پڑھنے والے کو امامت کے لئے آگے کھڑا کرنا۔ (طبرانی)

۴۸۔ عورت کام اور تجارت میں مرد کا ہاتھ بٹائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت سے پہلے خاص لوگ ہتھیار ڈال دیں گے، تجارت پھیل جائے گی یہاں تک کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی۔ (مسند احمد)

۴۹۔ قلم میں وسعت اور تصنیف وتالیف کا کام زیادہ ہوجائے گا۔

۵۰۔ اولاد غضبناک ہوگی۔

۵۱۔ بارش کے باوجود گرمی ہوگی۔

۵۲۔ دین کو چھوڑ کر منصب یا نوکری کے حصول کے لئے علم حاصل کیا جائے گا۔

۵۳۔ موٹر گاڑیوں کی ایجاد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! آخری زمانے میں میری امت کے لوگ پالنوں سے ملتی جلتی زینوں پر سوار ہو کر مسجدوں کے دروازوں پر اتریں گے۔ ان کی عورتیں لباس پہنے ہوئے ہوں گی اس کے باوجود ننگی ہوں گی۔

(ابن حبان، مستدرک حاکم)

۵۴۔ امت مسلمہ میں خوشحالی اور پُر آسائش زندگی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت کے لوگ مغرورانہ چال چلیں گے اور فارس اور روم کے شہزادے ان کے خدمت گزار ہوں گے ان کے بدکار نیکوکاروں پر مسلط ہو جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۵۔ کمینوں کو عزت و مرتبہ ملے گا اور شریفوں کو پست کیا جائے گا۔ فاسقوں کی عزت ہوگی اور باعزت لوگوں کی تذلیل کی جائے گی۔

۵۶۔ ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کتنا دلیر ہے، وہ کتنا دانا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رتی بھر ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۷۔ فتنوں کی کثرت کی وجہ سے موت کی تمنا کی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ نہ کہے کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۔ عراق کا محاصرہ ہوگا اس سے کھانے پینے کی چیزیں اور دوسری امداد روک دی جائے گی۔

۵۹۔ پھر شام (سوریا، لبنان، اردن اور فلسطین شامل ہیں) کا محاصرہ ہوگا اس سے بھی کھانے پینے کی چیزیں اور دوسری امداد روک دی جائے گی۔ یہ علامات آپ ﷺ کی پیشین گوئیاں میں سب سے بڑھ کر حیران کن ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قریب ہے کہ اہل عراق کی طرف نہ قفیر (اہل عراق کا پیمانہ) بھیجی جائے اور نہ ہی درہم۔ ہم نے پوچھا! کون ایسا کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! عجمی ان چیزوں کو روک لیں گے۔ پھر فرمایا! قریب ہے کہ اہل شام کی طرف نہ دینار بھیجے جائیں اور نہ مدی (اہل شام کا پیمانہ)۔ (مسلم، مسند احمد)

۶۰۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات۔

۶۱۔ بیت المقدس کی فتح۔ یہ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں ہوئی۔

۶۲۔ وباؤں (طاؤن اور دوسری وبائی بیماریاں) کی وجہ سے اجتمائی موت۔

۶۳۔ مہنگائی کا ظہور قیمتوں کا بہت بڑھ جانا۔

۶۴۔ گانے بجانے کا فتنہ (ٹیلیویژن اور گانے) عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا۔

۶۵۔ صلح صفائی ہمارے اور اہل روم (یورپ وامریکہ) کے درمیان ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت سے پہلے چھ نشانیوں کو گن لو۔ میری وفات، بیت المقدس کی فتح، پھر جانوروں جیسی موت جو تم پر ایسے اثر انداز ہوگی جیسے قعاص کی گردن توڑ بیماری اثر انداز ہوتی ہے، مال کا پھیلاؤ یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا، پھر ایک فتنہ کھڑا ہوگا جو عربوں کے گھر گھر میں داخل ہوگا، پھر بنو اصفر (اہل روم) کے درمیاں صلح ہوگی وہ بے وفائی کریں گے اور وہ اسی (۸۰) جھنڈوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کردیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔ (بخاری)

مکہ و مدینہ کی بربادی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ کوئی آدمی بیت اللہ کے حج کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت عبدالرحمٰنؒ نے شعبہؒ کے واسطے سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حقیر حبشی تباہ کردے گا۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد)

ام المومنین حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا، خون بہایا جائے گا، زیب وزینت ظاہر ہوگی، عمارتیں اونچی بنائی جائیں گی، بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بیت اللہ کو آگ لگا دی جائے گی۔

(مسند احمد، طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم لوگ مدینہ منورہ کو خیر و بھلائی سے چھوڑ جاؤ گے پھر وہاں وحشی جانور، درندے اور چرندے بسنے لگیں گے۔ قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں اپنی بکریاں لینے آئیں گے تو وہاں وہ وحشی جانوروں کو پائیں گے پھر جب وہ واپس ثنیۃ الوداع کی گھاٹی میں پہنچیں گے (تو وحشت کی وجہ سے) منہ کے بل گر جائیں گے۔

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم لوگ اس طرح چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے اچھی کھجوریں ردّی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں۔ تم میں سے نیک لوگ اٹھا لئے جائیں گے اور صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ)

قیامت کی علاماتِ کبریٰ

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں دس نشانیاں ہیں جن میں چھ نشانیاں مسلمان دیکھیں گے اور چار نشانیاں صرف کافر دیکھیں گے۔

مسلمان اور کافر دونوں دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج وماجوج، سورج کا مغرب سے نکلنا، دابۃ الارض اور دھواں دیکھ سکیں گے۔

چار علامات صرف کافر دیکھ یں گے، تین خسوف (زمین کا دھنسنا) ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں، چوتھی وہ آگ جو عدن کی گہرائی یا مشرق سے نکل کر لوگوں کو ہانک کے حشر کے میدان میں لے جائے گی۔

پہلی علامت: دجال کا نکلنا

یہ ایک عظیم فتنہ ہوگا۔ دجال کی آمد کے وقت کے بارے میں بہت سے لوگوں کو شبہ ہے۔ یہ علاماتِ کبریٰ کی پہلی علامت ہوگی۔ اب یہ معاملہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور دنیا کے تینوں بڑے مذاہب کے لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

دوسری علامت: عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ انہیں پھانسی دی گئی بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا اور وہ آخری زمانے میں لوٹ کر آئیں گے، دجال کو قتل کریں گے اور اسلام کو دنیا میں غالب کریں گے اور لوگوں کو

اسلام کی دعوت دیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً O بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزاً حَكِيماً O وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً O

(سورۃ النساء: ۱۵۹ ۔ ۱۵۷)

اور ان کے اس کہنے پر کہ اللہ کے رسول مسیح ابن مریمؑ کو ہم نے قتل کر دیا، حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی دی بلکہ ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا اور بے شک جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ خود شک میں پڑے ہوئے ہیں ان کو اس کی خبر نہیں، وہ محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور یقیناً انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اور ان کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہی دیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول امام مہدی کے ظہور اور دجال کے خروج کے بعد ہوگا۔ دجال اپنے خروج کے بعد چالیس روز زمین پر قیام کرے گا، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر ہوگا، تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی تمام دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق شہر کی مسجد کے سفید مینار سے اپنے نزول کے بعد سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر دجال کو قتل کرنے نکل کھڑے ہوں گے اور اسے قتل کرتے ہوئے فرمائیں گے! ''تجھے ضرب لگانا میرے مقدر میں ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میرے اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ اترنے والے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لینا۔ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں، رنگ سرخی و سفیدی مائل ہوگا، زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے، پانی نہ پڑنے کے باوجود ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تینتیس (۳۳) سال کی عمر میں آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ وہ نزول کے وقت جوان ہوں گے۔ تمام انبیاء کرام میں سے صرف حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول میں کونسی حکمت پوشیدہ ہے؟ اس کے جواب میں علامہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس سے یہودیوں کی تردید مقصود ہے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا اور بتایا کہ ان کو قتل نہیں کیا گیا وہ دوبارہ دنیا میں آ کے دجال کو جو یہودی ہوگا قتل کریں گے۔ (فتح الباری)

ان کے دوبارہ نزول میں یہ حکمت بھی شامل ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معبود ہیں۔ وہ دنیا میں دوبارہ تشریف لا کر اس کی تکذیب کریں گے۔ اپنی بشریت کا اعلان کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں گے۔

علامہ ابن جوزیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں اپنے نزول کے بعد حضرت امام مہدی کی امامت میں نماز پڑھیں گے جس کا یہ مطلب ہو گا کہ آپ شریعت محمدی کی پابندی کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جلد ہی تمہارے درمیاں ابن مریمؑ ایک عادل منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ معاف کریں گے۔ اس وقت مال کی فراوانی ہو گی، اسلام کا دور دورہ ہو گا، ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر شمار کیا جائے گا۔

(بخاری، مسلم، مسند احمد، نسائی، ابوداؤد)

حضرت عیسیٰ علیہ اسلام چالیس سال دنیا میں قیام کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ان کے زمانے میں یاجوج و ماجوج کو ہلاک کر دیں گے تو اس کے بعد ان کی وفات ہو جائے گی۔

تیسری علامت: یاجوج و ماجوج

یاجوج و ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں دو قومیں ہوں گی۔ وہ یافت بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت نوح کے چار بیٹے تھے، ایک بیٹا کنعان طوفان نوح میں غرق ہو گیا تھا وہ ایمان نہیں لایا تھا۔ باقی تین بیٹے حام، سام اور یافت تھے۔ حام جو حبشیوں اور ان قوموں کے جد امجد ہیں جن کے رنگ کالے ہیں۔ سام جو عربوں، فارسیوں اور رومیوں کے جد امجد ہیں اور یافت ترکوں، چینیوں، روسیوں، جاپانیوں اور منگولوں وغیرہ کے جد امجد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا! اے آدم! وہ کہیں گے اے اللہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا! آگ والی جماعت کو نکالو۔ وہ کہیں گے کہ آگ والی جماعت میں کتنے لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا! ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ یوں معلوم ہوگا جیسے لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے مگر اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کون ہوگا جو باقی بچے گا؟ آپ نے فرمایا! خوشیاں مناؤ، وہ ایک تم میں سے ہوگا اور ہزار یاجوج و ماجوج میں سے ہوں گے۔

(صحیح بخاری)

ان کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ کالے اور بھورے بال ہوں گے، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے کوٹی ہوئی گول ڈھالیں۔ ان میں بعض کا قد کھجور کی مانند دراز ہوگا اور بعض کوتاہ قد ہوں گے۔ وہ ایسی باتیں کریں گے جن کا ان کو علم نہیں ہوگا اور نہ ان کے پاس اس کا ثبوت ہوگا۔

(الفتن والملاحم)

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً (91)ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (92)حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلاً (93) قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً (94)قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماً (95) آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً (96)فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا

اسۡتَطَاعُوا لَهُ نَقۡباً (97) قَالَ هَذَا رَحۡمَةٌ مِّن رَّبِّيۡ فَإِذَا جَاء وَعۡدُ رَبِّيۡ جَعَلَهُ دَكَّاء وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّيۡ حَقّاً (98) (سورۃ الکہف: ۹۱ ۔ ۹۸)

یہ قصہ اس طرح ہے، اور اس (ذوالقرنین) کے حال کی پوری خبر ہمارے ہی پاس ہے۔ پھر وہ ایک اور مہم کے لئے روانہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس پہاڑوں کے پار ایک ایسی قوم پائی جو کوئی بات نہیں سمجھ سکتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج و ماجوج نے ملک میں فساد ڈال رکھا ہے تو کیا ہم آپ کے ساتھ کچھ خرچ کا انتظام کر دیں تا کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک (مستحکم) دیوار بنا دیں۔ اس نے کہا کہ جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہی کافی ہے۔ سو تم ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک خوب مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ تم مجھے لوہے کے تختے لا دو۔ یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے درمیاں خلا کو برابر کر دیا گیا تو کہا کہ اس کو دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو سرخ انگارہ کر دیا تو اس نے کہا کہ اب تم میرے پاس لاؤ کہ میں اس پگھلے ہوئے تانبے کو اس پر ڈال دوں۔ پس یاجوج و ماجوج نہ تو اس پر چڑھ سکتے ہیں اور نہ اس میں نقب لگا سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ میرے رب کی عنایت ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اس کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔

یاجوج و ماجوج اس دیوار کے پیچھے بند ہیں جو حضرت ذوالقرنین نے ان کو روکنے کے لئے بنائی تھی۔ یاجوج و ماجوج فساد مچاتے تھے، لوٹ مار کرتے تھے، شرارتیں کرتے تھے۔ وہ دیوار بہت مضبوط، پکی، موٹی اور اونچی ہے۔ اسے لوہے کے مضبوط ٹکڑوں اور پگھلے ہوئے تانبے سے بنایا گیا تھا۔ یاجوج و ماجوج نہ اس کے اوپر چڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکتے ہیں۔ یہ دیوار دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ ترکی کے آخری سرے پر آرمینیا اور آذربائیجان کے قریب ہے۔ یعنی کوہ قاف کے پاس روس اور ترکی کے سرحد کے قریب واقع ہے۔ بات یہ ہے کہ نہ کوئی آدمی ان تک پہنچ سکتا ہے اور نہ ان کو نکال سکتا ہے بالکل اس طرح جیسے دجال ایک جگہ پر قید ہے۔ اسے بھی اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ ایک خاص وقت میں وہاں سے نکالے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجال کو قتل کر لیں گے اس کے کچھ عرصہ بعد یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا۔ وہ دیوار گر جائے گی جس کے پیچھے یاجوج و ماجوج بند ہیں۔ جب سے یاجوج و ماجوج بند ہیں وہ روزآنہ اس دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ جب ان کو سورج کی تھوڑی سے شعاع نظر آجاتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے کہ اب واپس لوٹ جاؤ ہم کل اسے کھول لیں گے۔ دوسرے دن جب وہ اسے مزید کھولنے کے لئے آتے ہیں تو وہ دیوار ان کو پہلے جیسی ملتی ہے۔ جب اللہ کا مقررہ وقت آجائے گا تو ان کے امیر کو القاء ہوگا اور وہ ان سے کہے گا کہ

لوٹ جاؤ کل ان شاء اللہ ہم اسے کھول دیں گے۔ وہ دوسرے دن لوٹ کر آئیں گے تو دیکھیں گے کہ کل جہاں تک کھود کر گئے تھے ویسی ہی ہے۔ وہ اسے توڑ کر نکلنے کا راستہ بنالیں گے۔

ایک دن نیند سے گھبرا کر بیدار ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، عرب اس فتنہ کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے جو قریب ہے۔ آج کے دن یاجوج وماجوج کی دیوار کو اس طرح کھول دیا گیا ہے، اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے ساتھ حلقہ بنا کر دکھایا۔ ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا!

اے اللہ کے رسول ﷺ! اس بات کے باوجود کہ ہم میں نیکوکار بھی ہوں گے کیا ہم پھر بھی ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں! جب برائی عام ہو جائے گی۔ (بخاری ومسلم)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ O وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ O

(سورۃ الانبیاء: ۹۶ ـ ۹۷)

یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھول دئے جائیں گے اور ہر بلند مقام سے دوڑتے

ہوئے آئیں گے، اور سچا وعدہ قریب آجائے گا ، اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔

جب یاجوج و ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ لوگوں کے خلاف خروج کریں گے۔ ہر بلندی سے نکلتے ہوئے معلوم ہوں گے، وہ لوگوں پر چھا جائیں گے۔ مسلمان ان سے بھاگ کر اپنے شہروں اور قلعوں کی پناہ لیں گے، وہ اپنے مویشی بھی ساتھ لے جائیں گے۔ یاجوج و ماجوج زمین کا سارا پانی پی جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں سے کچھ کا گزر ایک دریا کے پاس سے ہوگا وہ اس کا سارا پانی پی کر اس کو خشک کر دیں گے۔ ان کے بعد جو آدمی بھی اس دریا کہ پاس سے گزرے گا وہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں بھی پانی ہوتا تھا۔ جب روئے زمین میں شہروں اور قلعوں میں کوئی انسان باقی نہ رہے گا تو ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا۔ زمین والوں سے تو ہم فارغ ہو چکے، اب آسمان والے باقی رہ گئے ہیں ۔ ان میں ایک اپنے نیزے کو حرکت دے کر آسمان کی طرف پھینکے گا تو آزمائش کے طور پر خون آلود نیزہ اس کی طرف واپس آئے گا۔ وہ یہ سمجھے گے کہ انہوں نے آسمان والے رب کو مار دیا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی طرف کیڑے بھیجے گا جو ان کی گردنوں پر حملہ کریں گے۔ یہ کیڑا اس کیڑے کی طرح ہوگا جو ٹڈی کی گردن پر حملہ کرتا ہے۔ چنانچہ وہ سب مر جائیں گے اور ان کی کوئی آہٹ سنائی

نہیں دے گی۔ اس وقت مسلمان کہیں گے کہ دیکھئے کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دیکھ کر آئے کہ اس دشمن کا کیا ہوا۔ ان میں سے ایک آدمی ثواب کی غرض سے اپنے آپ کو وقف کر دے گا۔ وہ اپنے دل میں یہ بات بٹھالے گا کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ باہر آئے گا تو انہیں مردہ پائے گا، وہ ایک دوسرے کے اوپر گرے پڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ آواز دے گا کہ اے مسلمانوں کے گروہ! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے دشمن سے بچالیا۔ پھر وہ اپنے شہروں اور قلعوں سے باہر نکل آئیں گے۔ وہ اپنے مویشیوں کو کھلا چھوڑ دیں گے۔ جن کے لئے یاجوج و ماجوج کے گوشت کے علاوہ کوئی چراہ گاہ نہ بچے گی۔ وہ اس کا بھی اسی احسن طریقہ سے شکریہ ادا کریں گے جس طرح کبھی نباتات کے ملنے پر شکریہ ادا کیا کرتے تھے۔

(مسند احمد، سنن ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم)

یاجوج و ماجوج کی تعداد چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح گنی نہیں جاسکتی ہو گی۔ یہاں تک کہ مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو سات برس تک بطور ایندھن استعمال کرتے رہیں گے۔ (سنن ابن ماجہ)

جب یاجوج و ماجوج کا فتنہ عام ہوگا، ان کی برائی ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔ ان کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی۔ جب ان کا خروج ہو گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ پس میرے بندوں کو لے کر کوہ طور

(طورِسینا) پر چلے جاؤ۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے۔ وہ اس قدر تنگ ہوں گے کہ وہ ایک بیل کے سر کو آج کل کے ایک ہزار دینار سے بہتر سمجھیں گے۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ نیچے اترنا چاہیں گے۔ وہ اتنے تنگ ہوں گے کہ زمین پر ایک بالشت بھر جگہ نہ پاسکیں گے کیونکہ پوری زمین یاجوج وماجوج کی سڑی ہوئی لاشوں سے بھری ہوئی ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں جیسی ہوں گی، وہ ان لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ کی مرضی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو دیہات اور شہروں کے ہر گھر پر برسے گی، یہ بارش زمین کو دھو کر ایسا کر دے گی گویا اس پر جھاڑو دی گئی ہو۔ (صحیح مسلم، مسند احمد، جامع ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اے آدم! وہ کہیں گے، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیری اطاعت پر قائم ہوں اور ساری خیر و بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم والوں کو علیحدہ کر دو۔ وہ کہیں گے! یا اللہ! جہنمیوں کا گروہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا! ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ خوف وغم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہوں گے حالانکہ انہوں نے نشہ نہیں کیا ہوگا بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ ہم میں سے ایک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! خوش ہو جاؤ، تم میں سے ایک شخص ہوگا اور یاجوج وماجوج میں سے ایک کم ہزار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! وہ ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی کل تعداد کا چوتھائی ہو گے۔ ہم نے خوش ہوکر بلند آواز میں ''اللہ اکبر'' کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا! میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے خوش ہوکر پھر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا! میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر خوشی سے بلند آواز میں اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا! تم لوگ اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال یا سیاہ بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت سلمہ بن نفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! گھوڑوں کو چھوڑ دیا گیا ہے، ہتھیار رکھ دئے گئے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اب کوئی لڑائی نہیں ہوگی اور جنگیں اختتام پذیر ہو گئی ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! انہوں نے غلط کہا ہے، لڑائی تو اب آئی ہے۔ میری امت میں ایک جماعت ایسی رہے گی جو اللہ کے راستے میں لڑتی رہے گی۔ ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کو جنہیں اللہ رزق دے رہا ہوگا ٹیڑھا کر دے گا۔ ایک جماعت قیامت کے آنے تک اللہ تعالیٰ

کی راہ میں لڑتی رہے گی۔ لڑائی یاجوج وماجوج کے نکلنے تک موقوف نہیں ہوگی۔

(سنن الکبریٰ للنسائی)

جب اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں سوائے مومنوں کے اور کوئی نہیں بچے گا۔ برکات وخیرات ہر طرف پھیل جائیں گی۔ ان کے دل آپس میں صاف ہوں گے اور جنگ وجدال اور قتال ختم ہوجائیں گے۔

چوتھی علامت: مغرب سے سورج کا طلوع ہونا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن تَأْتِيهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُواْ إِنَّا مُنتَظِرُونَ O

(سورۃ الانعام ۔ ۱۵۸)

کیا یہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی نشانیاں آجائیں، جس دن ان کے رب کی نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ کہہ دیجئے! تم انتظار کرو، بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے سورج ہر روز مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ اس بات کی اجازت وہ اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے چنانچہ اللہ اسے اپنا عمل دوہرانے کی اجازت دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وقت مقررہ آ جائے گا تو وہ معمول کے مطابق اپنے رب سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا مگر اسے اجازت نہیں ملے گی۔ وہ پھر اجازت مانگے گا اسے پھر اجازت نہیں ملے گی۔ وہ پھر اجازت مانگے گا اسے پھر اجازت نہیں ملے گی۔ اس طرح تین دن تک سورج طلوع نہیں ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا جہاں سے آئے ہو واپس لوٹ جاؤ۔ لوگ یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو جائیں گے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو رہا ہے ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے۔ یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے پھر سجدہ میں گر جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے کہ اٹھو اور جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ۔ پس وہ لوٹ کر اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر اپنے راستے پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے جہاں سے آئے ہو وہاں لوٹ جاؤ تو پھر وہ اپنے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے پھر وہ چلتا رہتا ہے۔ لوگوں کو اس کی کوئی حرکت ناپسندیدہ نہیں لگتی یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے پہلے والے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا کہ اٹھو مغرب سے طلوع ہو جاؤ تو وہ

مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ کیا جانتے ہو یہ کب ہو گا؟ جب کسی ایسے آدمی کو ایمان لانے کا فائدہ نہ ہو گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ (صحیح مسلم)

حافظ ابو بکر بن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ''لوگوں پر ایک رات ایسی آئے گی جو ان کی عام تین راتوں کے برابر ہو گی، نفلی عبادت کرنے والے اسے پہچان لیں گے۔ ان میں سے کوئی کھڑے ہو کر اپنے حصہ کی نماز یا قرآن پڑھے گا اور پھر سو جائے گا، پھر کھڑا ہو کر اپنے حصہ کی نماز یا قرآن پڑھے گا پھر سو جائے گا۔ اس دوران لوگ ایک دوسرے پر چیخیں گے۔ وہ پوچھیں گے کیا ہو گیا اور گھبرا کر مسجد کی طرف جائیں گے۔ اچانک وہ دیکھیں گے کہ سورج مغرب سے نکلا ہوا ہے اور وہ آسمان کے درمیان تک پہنچنے کے بعد واپس لوٹ جائے گا''۔

امام حافظ بیہقیؒ حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک رات آدمی اپنے پڑوسی کو آواز دے گا اے فلاں! آج رات کیا بات ہے کہ میں جی بھر کے سویا اور اتنی نماز پڑھی کہ میں تھک گیا۔ اللہ تعالیٰ سورج سے کہے گا کہ وہاں سے نکلو جہاں تم غروب ہوتے ہو۔ اس دن ایسی شخص کو ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہو گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان سے کوئی نیکی نہ کمائی ہو۔

(فتح الباری)

سورج کا الٹا طلوع ہونا صرف ایک دن ہوگا اور اس کے ساتھ توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا پھر سورج اپنے معمول کی طرف لوٹ جائے گا اور قیامت تک مشرق سے طلوع ہوتا ہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی ہے جسے میں آج تک نہیں بھولا، میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت زمین سے ایک جانور نکلے گا، ان میں سے جو نشانی پہلے نمودار ہو گی تو دوسری بھی فوراً اس کے بعد نمودار ہوجائے گی۔

(صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ہجرت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔

(سنن ابوداؤد، مسند احمد)

یہ علامت مومن اور کافر دونوں دیکھیں گے۔ یہ علامت سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے رونما ہوگی:

(مسلم، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن تَأْتِيهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُواْ إِنَّا مُنتَظِرُونَ O

(سورۃ الانعام ۔ ۱۵۸)

کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا آپ کا رب آئے، یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں؟ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ کہہ دیجئے: تم انتظار کرو، بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب یہ تین نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہیں

دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور زمین سے جانور کا نکلنا۔ (صحیح مسلم)

پانچویں علامت: دابۃ الارض (جانور کا نکلنا)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ O

(سورۃ النمل ۔ ۸۲)

اور جب ان پر بات (قیامت کا وعدہ) پوری ہو جائے گی تو ان کے لئے ہم زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ (کافر) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے

دابۃ الارض کی صفات:

۱۔ وہ حقیقت میں ایک جانور ہوگا۔

۲۔ وہ لوگوں سے باتیں کرے گا۔

۳۔ وہ زمین سے نکلے گا۔

حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! وہ جانور نکلے گا اور لوگوں کی ناکوں کو داغے گا، پھر وہ سب تم سے مل جائیں گے حتیٰ کہ

ایک شخص اونٹ خریدے گا اور کوئی اس سے پوچھے گا کہ یہ اونٹ تم نے کس سے خریدا ہے تو وہ کہے گا۔ ایک ایسی شخص سے جس کی ناک کو آگ سے داغ لگا ہوا تھا۔

(مجمع الزوائد، مسند احمد)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ غالباً جانور کا خروج اسی روز ہوگا جس روز سورج مغرب سے نکلے گا۔ یہ جانور بھاری بھر کم ہوگا جس کے پر، روئیں اور ٹانگیں ہوں گی۔ وہ بڑی جسامت کا حامل ہوگا۔۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صفا پہاڑ کے شگاف سے نکلے گا۔ اگر گھوڑا تین دن تک دوڑتا رہے تو اسے جتنا عرصہ درکار ہوگا اتنے عرصہ میں اس جانور کا صرف تیسرا حصہ نکلے گا۔ وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑ کر مشرق کی طرف منہ کر کے چیخے گا تو اس کی چنگھاڑ مشرق کے پار ہو جائے گی پھر وہ مغرب کی طرف منہ کر کے چیخے گا تو اس کی چنگھاڑ مغرب کے پار ہو جائے گی۔ لوگ ڈر کر ایک ساتھ اور الگ الگ منتشر ہو جائیں گے۔ صرف مومنوں کی ایک جماعت اپنی جگہ کھڑی رہے گی۔ ان کو پتہ چل جائے گا کہ وہ اللہ کا جانور ہے اور اب وہ ڈر کر اللہ سے نہیں بھاگ سکتے۔ وہ انہی سے آغاز کرے گا اور کے چہروں کو جلا بخش کر ایسا کر دے گا جیسا کہ چمکتا ہوا موتی۔ پھر وہ روئے زمین پر پھرے گا نہ کوئی چاہنے والا اسے پکڑ سکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اس سے بھاگ سکے گا۔ آدمی اس سے بھاگ کر نماز کی پناہ لے گا تو وہ پیچھے سے آ کر کہے گا کہ اے فلاں! تو اب نماز پڑھ رہا ہے پھر وہ اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے کو داغ دے گا۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا! زمین کا جانور نکلے گا تو اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ عصا سے کافر کی ناک میں نکیل ڈالے گا اور مومن کے چہرے کا انگوٹھی سے جلا بخشے گا یہاں تک کہ ایک دسترخوان پر کھانا کھانے والے اکٹھے ہوکر کہیں گے کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

چھٹی علامت: دھواں

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

(سورۃ الدخان: ۱۰۔ ۱۱)

سو آپ اس روز کا انتظار کیجیئے جب آسمان میں ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو، جو سب لوگوں پر عام ہو جائے، یہ ایک دردناک سزا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھوئیں کا نکلنا، دجال کا ظاہر ہونا، جانور کا نکلنا، اجتماعی اور انفرادی عذاب۔ (صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک تمہارے رب نے تین چیزوں سے ڈرایا ہے، پہلی چیز دھواں ہے جو مومن کو اتنی تکلیف دے گا جتنی زکام دیتا ہے اور کافر کا مواخذہ کرے گا وہ پھول جائے گا، یہاں تک کہ اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگے گا۔ دوسری چیز جانور ہے اور تیسری دجال۔ (ابن جریر)

ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ دھوئیں والی نشانی ابھی نہیں آئی۔ مومن کو تو زکام کی شکل میں آئے گی اور کافر اتنا پھول جائے گا کہ اس کے جسم کے مساموں سے دھواں نکلے گا۔ (ابن کثیر)

اس نشانی کے بعد یمن کی جانب سے ایک نرم ہوا چلے گی اور سب مومنوں کی روح قبض کر لی جائے گی۔ ان میں صرف کافر بچیں گے تا کہ ان پر عذاب ڈالا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک قیامت سے پہلے یمن کی طرف سے ہوا آئے گی جس سے ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی اور وہ مر جائے گا۔

(مسند احمد، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ریشم سے بھی نرم ہوا بھیجے گا۔ جس کے دل میں دانے (رائی کا دانہ) کے برابر بھی ایمان ہو گا یہ ہوا اس کی روح قبض کئے بغیر نہیں چھوڑے گی۔

(مسلم، مستدرک حاکم)

وہ علامات جو مومن نہیں دیکھ سکیں گے

یہ علامات چار ہیں۔ تین خسوف (زمین کا دھنسنا) مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں، چوتھی علامت وہ آگ ہے جو عدن کی گہرائی یا مشرق سے نکل کر لوگوں کو ہانک کر محشر کے میداں لے جائے گی۔

خسف سے مراد زمین کا پھٹ کر لوگوں کو نگل جانا۔ یہ ایک قسم کا عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس امت پر تین طرح کے عذاب ہوں گے، زمین کے دھنسنے سے، صورت کے مسخ ہونے سے اور پتھروں کی بارش سے۔ یہ اس وقت آئیں گے جب گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کا چرچا ہوگا اور شراب نوشی عام ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہو ولعب میں رات گزاریں گے، جب صبح ہوگی تو سب کے سب خنزیر بن چکے ہوں گے۔ اس امت کے بعض قبائل کو ان کے گھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب صبح ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ آج رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ آج رات فلاں قبیلہ کے گھروں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ ان پر پتھر برسائے جائیں گے اور ان پر منحوس ہوا بھیجی جائے گی جو انہیں اس طرح ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گی جس طرح پہلی قوموں کو ان کے شراب پینے، سود کھانے، مردوں کے ریشم پہننے، گانے بجانے والی عورتیں رکھنے اور قطع رحمی کرنے کی وجہ سے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا تھا۔ (مستدرک الحاکم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قیامت بدکاروں پر آئے گی۔

(صحیح مسلم، مسند احمد)

دوسری جگہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا! قیامت اس وقت قائم ہوگی جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔

(مسند احمد، صحیح مسلم، جامع ترمذی، ابن حبان)

ان تین خسوف کے بعد آخری علامت نمودار ہوگی اور یہ کائنات ہولناک انجام کا آغاز ہوگا۔ یمن سے یا عدن سے یا مشرق سے ایک آگ نکل کر لوگوں کو ہانک کر سرزمین شام کے میدانِ حشر میں لے جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جہاں تک قیامت کی پہلی نشانی کا تعلق ہے وہ آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہو کر لوگوں کو حشر کے لئے مغرب جمع کردے گی۔

(صحیح بخاری، مسند احمد، سنن نسائی)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! روزِ قیامت لوگ تین گروہوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ تو پُر امید، کپڑے پہنے ہوئے سواریوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ دوسرا گروہ ایسا ہوگا جو کبھی چلے گا اور کبھی دوڑے گا اور تیسرا گروہ ایسا ہوگا جسے فرشتے ان کے چہروں کی بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا؛ ان دو گروہوں تو ہم نے معلوم کرلیا مگر یہ کون ہوں گے جو کبھی چلیں گے اور کبھی دوڑیں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ سواریوں پر ایسی آفت بھیجے گا کہ کوئی سواری نہیں بچے گی،

حتیٰ کہ ایک شخص جس کا ایک خوشنما باغ ہوگا، اسے ایک چھوٹے کجادہ والی عمر رسیدہ کمزور اونٹنی دی جائے گی مگر وہ اس پر سوار نہ ہو سکے گا۔

(مسند احمد، سنن النسائی)

دُرُود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاِخْوَانِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ✦

یا قاضی الحاجات　　　یا مجیب الدعواۃ

یا شافی الامراض　　　یا دافع البلیّات

یا حل المشکلات　　　یا کافی المھمّات

یا رافع الدرجات　　　یا ارحم الرٰحمین

(آمین)

ترجمہ! اے اللہ! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل اور اصحابؓ اور پیغمبروں پر درود بھیج اور اس کے ذریعے تو ہمیں تمام خوف و ہراس اور مصیبتوں سے نجات دیدے ہماری سب حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمیں تمام گناہوں سے پاک وصاف کر دے ہمیں اپنے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرما دے اور ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد تمام بھلائیوں سے نواز دے۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

دعا برائے حفاظت

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا

وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ

غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ

☆☆☆

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سکندر نقشبندی صاحب کی تصانیف

1- سیرتِ رسول اعظم ﷺ (ماہ وسال کے آئینہ میں)
2- ثانی اثنین ۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ
3- سیرتِ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ
4- سیرتِ امامِ اعظم ۔ ابوحنیفہؒ (حضرت نعمان بن ثابتؒ)
5- آئمہ حدیثؒ کے مختصر حالات
6- دل کی اقسام (قرآن کی روشنی میں)
7- نفس کا بیان
8- بشر و شجر
9- تصوف (قرآن وسنتِ رسول کریم ﷺ کی روشنی میں)
10۔ غفلت اور جہالت
11۔ اخلاقِ مومن
12۔ نفاق
13۔ اولیاءکرام کے ایمان افروز واقعات اور حالات
14۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (جلد اول)
15۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین (اور جلد دوم)
16۔ دجال۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
17۔ عظیم مسلمان مائیں
18۔ امتِ مسلمہ کی نامور شہداء خواتین
19۔ جہاد اور مجاہد
20 سیرتِ سیدنا امیر معاویہؓ

English publications of Sikander Naqvi

1- Biography of The Greatest Prophet ((ﷺ)
(According to the Calendar)

2- Al-Siddique (Syedna Abu Bakr Siddique RA)

3- Seerat Amirul Mominin Syedna Ali Al-Murtaza(RA)

4- HEARTS - In the light of Quran

5- What is Soul (Nafs)

6- Historical Trees of Islam

7- Biographies of Muhadeseen

8- Biograpy of Imam-e-Azam (Hazrat Abu Hanifa ra)

9- Great Women in Islamic History - !

10- Great Women in Islamic History - 2

11- Seerat Saydna Amir Muawiyah (RA)

12- Muslim Protocols

13- Carelessness and Negligance

14- Hypocrisy

15- Dajjal, Imam Mehdi and Hazrat Esa (AS)

16- Tasawwuf

17- Naqshbandia Family

18- Stories of Auliya Karam (ra)

سکندر نقشبندی صاحب کی تصانیف

PUBLICATIONS OF SIKANDER NAQSHBANDI

1- سیرتِ رسول اعظم ﷺ (ماہ و سال کے آئینہ میں)

2- ثانی اثنین۔ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ

3- سیرتِ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ ؓ

4 ۔ سیرتِ امامِ اعظم۔ ابو حنیفہؒ (حضرت نعمان بن ثابتؒ)

5۔ آئمہ حدیث کے مختصر حالات

6- دل کی اقسام (قرآن کی روشنی میں)

7- نفس کا بیان

8- بشر و شجر

9- تصوف (قرآن و سنتِ رسول کریم ﷺ کی روشنی میں)

10- غفلت اور جہالت

11- اخلاقِ مومن

12۔ نفاق

13۔ اولیاء کرام کے ایمان افروز واقعات اور حالات

14 ۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین جلد اول

15 ۔ تاریخ اسلام کی عظیم خواتین جلد دوم

16- خانوادہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

17۔ دجال۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

18۔ سیرت سیدنا امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

19- امت مسلمہ کی شہداء خواتین

sikander.naqshbandi@gmail.com
Link: https://archive.org/details/@sikander.naqshbandi